روزنامہ
مرشدانِ خبر
ممبئی رابطہ
DAILY MUMBAI RAABTA

صبح صادق	04:37
طلوع آفتاب	06:00
زوال آفتاب	12:38
غروب آفتاب	07:16

آج کی حدیث

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت جسے جنونی کیفیت یا آسیب لاحق تھا، بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے لئے دعا فرمائیں۔ آقا ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو میں اللہ سے دعا کر دیتا ہوں وہ تمہیں شفایاب فرما دیں گے اور اگر تم چاہو صبر کرلو! تم پر کوئی حساب نہیں ہوگا، وہ کہنے لگی، بلکہ میں صبر کر لیتی ہوں لیکن مجھ پر کوئی حساب نہ ہو'' (ابن حبان)

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990

ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 166, Monday- 15 June, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلدنمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۱۶۶ ❁ پیر، ۱۵رجون، ۲۰۲۶، ۲۸رذی الحجہ ۱۴۴۷ھ ❁ قیمت ۴روپے، صفحات:۸

انل امبانی گروپ کے سابق ایم ڈی ستیش سیٹھ ای ڈی کی تحویل میں

جانچ ایجنسی ای ڈی کے مطابق ستیش سیٹھ پر حوالہ چینلز کے ذریعے بیرون ملک اوور ریٹڈ ہیروں کی درآمد کے نام پر جعلی بل تیار کرکے فنڈز چوری کرنے کا الزام ہے

دہلی کی دوارکا کورٹ نے منی لانڈرنگ کیس میں ریلائنس انل امبانی گروپ (آر اے اے جی) کے سابق گروپ مینجنگ ڈائریکٹر ستیش سیٹھ کو منی لانڈرنگ معاملے میں 6 دن کی انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی حراست میں بھیج دیا ہے۔ تعطیلی جج وندنا جین (اے ایس جے-3، ساؤتھ ویسٹ) کی عدالت نے یہ فیصلہ سنایا۔ عدالت نے کہا کہ ملزم سے پیسے کہاں گئے اور پورے فنڈ ٹریل کا پتہ لگانے کے لیے تحویل میں پوچھ گچھ بہت ضروری ہے۔ ای ڈی نے 13 دن کی تحویل کا مطالبہ کیا تھا جسے عدالت نے 6 دن کے لیے منظور کیا۔ ای ڈی کے مطابق ستیش سیٹھ پر حوالہ چینلز کے ذریعے بیرون ملک اوور ریٹڈ ہیروں کی درآمد کے نام پر جعلی بل تیار کرکے فنڈز چوری کرنے کا الزام ہے۔ اس معاملے میں ای سی آئی آر نمبر ای سی آئی آر/ایس ٹی ایف/08/2026 درج کیا گیا ہے جو پی ایم ایل اے 2002 کی دفعہ 3 اور 4 کے تحت ہے۔ یہ مقدمہ ممبئی کے ڈی بی مارگ پولیس اسٹیشن درج ایف آئی آر نمبر 2026/172 (11 فروری 2026) سے متعلق ہے۔ ایف آئی آر میں تعزیرات ہند کی دفعہ 409، 465، 467، 468، 471 اور 120 بی عائد کی گئی ہے۔ تحقیقات میں گیت ایکزم پرائیویٹ لمیٹڈ، وبھا امپیکس پرائیویٹ لمیٹڈ، پہل امپیکس پرائیویٹ لمیٹڈ جیسی کمپنیوں کے ذریعے ہیرے کی درآمد میں زیادہ قیمت دکھا کر فرضی بل بنائے گئے اور حوالہ کے ذریعہ پیسے بیرون ملک منتقل کئے گئے۔ ستیش سیٹھ کو 13 جون 2026 کی رات 8 بجے ٹرانزٹ ریمانڈ پر دہلی لایا گیا تھا۔ ای ڈی کی جانب سے اسسٹنٹ ڈائریکٹر وکرم اہلاوت، ای او دنیش یادو سمیت کئی افسر موجود تھے۔ ملزم کے بیٹے ہرش سیٹھ اور نین بھی عدالت میں پیش ہوئے۔ ستیش سیٹھ کا طبی معائنہ کرایا گیا۔ ای ڈی کی طرف سے خصوصی پبلک پراسیکیوٹر سائمن بینجمن اور دیگر وکلاء نے دلائل پیش کئے اور کہا کہ پوچھ گچھ کے بغیر فنڈ کا پورا ٹریل نہیں پتہ لگایا جاسکتا۔ ملزم کے وکلاء نے اس کی مخالفت کی لیکن عدالت نے ای ڈی کے مطالبے کو جزوی طور پر منظور کرلیا۔ ستیش سیٹھ ریلائنس ٹیلی کام لمیٹڈ کے سابق ڈائریکٹر اور گروپ کے اعلیٰ عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں۔ یہ معاملہ ریلائنس انل امبانی گروپ کی کمپنیوں سے وابستہ بڑی مالی بے ضابطگیوں کی تحقیقات کا حصہ مانا جارہا ہے۔ انل امبانی گروپ کے سابق ایم ڈی ستیش سیٹھ منی لانڈرنگ کیس میں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی تحویل میں لے لیے گئے ہیں۔ عدالت نے فنڈز کے پورے ٹریل کا پتہ لگانے کے لیے ای ڈی کی تفتیش کی درخواست کو جزوی طور پر منظور کرلیا ہے۔ تحقیقات کے مطابق گیت ایکزم پرائیویٹ لمیٹڈ، وبھا امپیکس پرائیویٹ لمیٹڈ، اور پہل امپیکس پرائیویٹ لمیٹڈ جیسی کمپنیوں کے ذریعے ہیرے کی درآمد میں زیادہ قیمتیں دکھائی گئیں۔ ان فرضی بلوں کے ذریعے مبینہ طور پر حوالہ کے ذریعے بڑی رقم بیرون ملک منتقل کی گئی۔ ستیش سیٹھ کو 13 جون 2026 کی رات ٹرانزٹ ریمانڈ پر دہلی لایا گیا تھا۔ ای ڈی کی جانب سے خصوصی پبلک پراسیکیوٹر سائمن بینجمن اور تفتیشی افسران نے عدالت میں دلائل دیے کہ ملزم سے گہرائی سے پوچھ گچھ کے بغیر پیسوں کے لین دین (فنڈ ٹریل) کا مکمل سچ سامنے نہیں لایا جاسکتا۔ ستیش سیٹھ کے وکلاء نے ای ڈی کی اس درخواست کی مخالفت کی، تاہم قومی آواز کی رپورٹ کے مطابق، عدالت نے ای ڈی کے مطالبات کو جزوی طور پر قبول کرتے ہوئے ملزم کو تحویل میں بھیج دیا۔ اس سے قبل بھی ای ڈی کی جانب سے ریلائنس گروپ کے سربراہ انل امبانی اور ان کی کمپنیوں کے خلاف بینک لون دھوکہ دہی اور مبینہ منی لانڈرنگ کے معاملات میں سخت کارروائیاں اور اثاثے ضبط کرنے کے اقدامات کیے جاچکے ہیں۔

عمان کے ساحل کے قریب ہندوستانی پرچم بردار

جہاز 'وراٹ ۱' میں فنی خرابی، ۱۴ ہندوستانی سوار، ریسکیو آپریشن جاری

مسقط: عمان کے ساحل کے قریب ہندوستانی پرچم بردار جہاز 'وراٹ 1' فنی خرابی کا شکار ہوگیا۔ جہاز پر 14 ہندوستانی سوار ہیں جبکہ عمانی حکام اور قریبی جہازوں کی مدد سے ریسکیو آپریشن جاری ہے۔ عمان کے ساحل کے قریب ہندوستانی پرچم بردار جہاز 'وراٹ 1' میں فنی خرابی کے بعد اس پر سوار 14 ہندوستانی عملے کے ارکان کی مدد کے لیے تلاش اور بچاؤ کی کارروائی جاری ہے۔ عمان میں ہندوستانی سفارت خانے نے اتوار کو اس واقعے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ متعلقہ حکام صورتحال پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہیں۔ سفارت خانے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری بیان میں کہا کہ 'وراٹ 1' نامی مکینیکل سیلنگ ویسل عمان کے ساحل کے قریب مشکل کا شکار ہوا ہے۔ جہاز پر 14 ہندوستانی عملے کے ارکان موجود ہیں اور ان کی سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے عمانی حکام کے ساتھ مل کر سرچ اور ریسکیو آپریشن چلایا جا رہا ہے۔ بیان کے مطابق امدادی کارروائی میں علاقے میں موجود دیگر بحری جہاز بھی حصہ لے رہے ہیں۔ سفارت خانہ عمانی حکام اور متعلقہ اداروں کے ساتھ رابطے میں ہے تاکہ جہاز اور اس پر موجود عملے کے بارے میں تازہ ترین معلومات حاصل کی جا سکیں۔ یہ واقعہ ایسے وقت پیش آیا ہے جب خلیجی خطے میں بحری سلامتی کے مسائل پر بین الاقوامی توجہ مرکوز ہے۔ گزشتہ دنوں ہندوستان نے خلیج فارس کے علاقے میں ہندوستانی ملاحوں کو لے جانے والے تجارتی جہازوں سے متعلق بعض واقعات پر اپنی تشویش کا اظہار کیا تھا۔ جمعہ کو وزارت خارجہ نے امریکہ کے قائم مقام سفیر جیسن میکس کو طلب کر کے خلیجی خطے میں ہندوستانی ملاحوں کو لے جانے والے تجارتی جہازوں پر امریکی بحریہ کے مبینہ حملوں کے خلاف احتجاج درج کرایا تھا۔ وزارت کے مطابق ایسے اقدامات بین الاقوامی سمندری تجارت کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں اور خطے میں سلامتی کے ماحول کو متاثر کرتے ہیں۔ وزارت خارجہ نے یہ بھی کہا تھا کہ حالیہ واقعات میں تین ہندوستانی شہری جان کی بازی ہار چکے ہیں، جس پر نئی دہلی نے گہری تشویش ظاہر کی ہے۔ ہندوستانی حکام نے امریکی سفارت کار سے مطالبہ کیا تھا کہ شہری جہازوں کی سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے مناسب اقدامات کیے جائیں۔ اس سے قبل عمان میں ہندوستانی سفارت خانے نے اطلاع دی تھی کہ 'ایم ٹی جل ویر' پر سوار تمام 20 ہندوستانی عملے کے ارکان کو کامیابی کے ساتھ بچا لیا گیا تھا۔ تازہ واقعے میں بھی متعلقہ ادارے 'وراٹ 1' پر موجود عملے کی حفاظت کے لیے سرگرم ہیں جبکہ ریسکیو آپریشن بدستور جاری ہے۔

فرضی دستخط معاملے میں سی آئی ڈی کے سامنے پیش ہوں گے ابھیشیک بنرجی

ذرائع کے مطابق امکان ہے کہ سی آئی ڈی حکام ابھیشیک بنرجی اور کنال گھوش سے ایک ساتھ پوچھ گچھ کر سکتے ہیں

ابھیشیک بنرجی کو منگل کو دوبارہ سی آئی ڈی ہیڈکوارٹر میں پیش ہونا ہوگا۔ اس معاملے میں ان پر اسمبلی انتخابات سے پہلے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو دھمکی دینے اور تشدد بھڑکانے کے الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ ترنمول کانگریس کے جنرل سکریٹری اور پارٹی کے لوک سبھا ممبر پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی آج مغربی بنگال پولیس کے کریمنل انویسٹی گیشن ڈیپارٹمنٹ (سی آئی ڈی) ہیڈکوارٹر میں دستخط میلان (سگنیچر مس میچ) معاملے میں پوچھ گچھ کے لیے پیش ہوں گے۔ یہ معاملہ مغربی بنگال اسمبلی میں جمع کئے گئے ایک سرکاری دستاویز پر ترنمول کانگریس کے کچھ ممبران اسمبلی کے دستخطوں سے متعلق ہے۔ اس معاملے میں ابھیشیک بنرجی کو سی آئی ڈی کے دفتر میں دوسری بار پوچھ گچھ کے لیے پیش ہونا ہوگا۔ اس سے قبل انہیں 11 جون کی شام کو پوچھ گچھ کے لیے طلب کیا گیا تھا اور ان سے 6 گھنٹے تک پوچھ گچھ کی گئی تھی۔ اس وقت وہ پوچھ گچھ کے لیے اس لیے پیش ہوئے تھے کیونکہ کلکتہ ہائی کورٹ کی سنگل بنچ (تعطیلی بینچ) نے انہیں 11 جون شام 6 بجے تک سی آئی ڈی کے دفتر میں پیش ہونے کی آخری تاریخ مقرر کی تھی۔ صحافی سے سیاستداں بنے ترنمول کانگریس کے ایم ایل اے کنال گھوش کو بھی اس معاملے میں اتوار کو جنوبی کولکتہ کے بھوانی بھون میں واقع سی آئی ڈی ہیڈکوارٹر میں پوچھ گچھ کے لیے طلب کیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق امکان ہے کہ سی آئی ڈی حکام ابھیشیک بنرجی اور کنال گھوش سے ایک ساتھ پوچھ گچھ کر سکتے ہیں۔ دراصل ابھیشیک بنرجی کو پیر اور منگل کو بھی لگاتار پوچھ گچھ کے لیے پیش ہونا ہوگا۔ پیر کے روز انہیں مغربی بنگال کے کیش فار اسکول جاب معاملے میں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کی جانب سے سالٹ لیک واقع آفس میں پوچھ گچھ کے لیے طلب کیا گیا ہے۔ ای ڈی نے انہیں اس معاملے میں 3 جون کو نوٹس جاری کیا تھا۔ اس کے علاوہ انہیں ایک اور معاملے میں منگل کو دوبارہ سی آئی ڈی ہیڈکوارٹر میں پیش ہونا ہوگا۔ اس معاملے میں ان پر اسمبلی انتخابات سے پہلے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو دھمکی دینے اور تشدد بھڑکانے کے الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ سی آئی ڈی حکام نے اس معاملے میں انہیں 12 جون کی شام کو نوٹس بھیجا تھا۔

ہندوستانی ملاحوں کی موت کا معاملہ

امریکی رویے اور وزیراعظم مودی کی خاموشی پر راہل گاندھی نے اٹھائے سوال

راہل گاندھی نے امریکی بیان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ امریکہ نے واضح کیا ہے کہ ''امریکی فوج کے احکامات پر فوری عمل کیا جائے اور کسی بھی قسم کی خلاف ورزی برداشت نہیں کی جائے گی۔'' آبنائے ہرمز میں 3 ہندوستانی ملاحوں کی موت کے بعد لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رہنما راہل گاندھی نے مرکزی حکومت اور وزیراعظم نریندر مودی کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ کے ذریعے امریکی رویے پر سوالات اٹھائے اور الزام عائد کیا کہ اس واقعے کے بعد بھی امریکہ کی جانب سے نہ تو کسی افسوس کا اظہار کیا گیا اور نہ ہی معافی مانگی گئی۔ راہل گاندھی نے اپنی 'ایکس' پوسٹ میں کہا کہ امریکی حملوں میں 3 ہندوستانی ملاحوں کی موت کے چند ہی دنوں بعد امریکہ کی طرف سے تعزیت کا اظہار کرنے کے بجائے حکم چلانے والی زبان استعمال کی گئی۔ انہوں نے امریکی بیان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ امریکہ نے واضح کیا ہے کہ ''امریکی فوج کے احکامات پر فوری عمل کیا جائے اور کسی بھی قسم کی خلاف ورزی برداشت نہیں کی جائے گی۔'' کانگریس رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ کوئی بھی آزاد اور خوددار ملک اس طرح کی زبان کو قبول نہیں کرے گا۔ راہل گاندھی کے مطابق کسی بھی خودمختار ملک کے لیے یہ بات قابل قبول نہیں ہے کہ اس کے شہریوں کی موت کے بعد بھی اس سے حکم چلانے والے لہجے میں بات کی جائے۔ ساتھ ہی انہوں نے الزام عائد کیا کہ اس پورے معاملے میں وزیراعظم نریندر مودی خاموش ہیں اور امریکہ کی ہدایات پر عمل کررہے ہیں۔ راہل گاندھی نے کہا کہ حکومت کو ملک کے وقار اور شہریوں کے تحفظ کے معاملے پر اپنا موقف واضح کرنا چاہیے۔ راہل گاندھی نے اپنی پوسٹ میں وزیراعظم نریندر مودی کے لیے 'کمپرومائزڈ پی ایم' لفظ استعمال کیا۔ انہوں نے لکھا کہ وزیراعظم ملک کے وقار کا تحفظ نہیں کریں گے، کیونکہ جو لوگ ملک کی توہین کرتے ہیں، وہی ان پر اثر و رسوخ رکھتے ہیں۔ کانگریس رہنما نے یہ الزام بھی عائد کیا کہ وزیراعظم امریکہ کی بات ایک 'فرمانبردار خادم' کی طرح سنتے ہیں اور اس کی ہدایات پر عمل کرتے ہیں۔ راہل گاندھی کا یہ تبصرہ براہ راست مرکزی حکومت کی خارجہ پالیسی اور اس پورے واقعے پر اس کے موقف پر سوال اٹھاتا ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

آسام میں یکساں سول کوڈ کے خلاف احتجاج

واپس لینے کا مطالبہ، سابق رکن اسمبلی عطاء الرحمٰن مزار بھویہ نے خطاب کیا

آسام کے ضلع کچھار کے بیرنگا میں جمعہ کو مسلمانوں نے حال ہی میں پاس کئے گئے یکساں سول کوڈ کی پرزور مخالفت کی اور اسے واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ مظاہرین نے الزام لگایا کہ یہ قانون غیر منصفانہ طور پر مسلم برادری کو نشانہ بناتا ہے۔ سابق رکن اسمبلی عطاء الرحمٰن مزار بھویہ نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے یو سی سی کو مذہبی آزادی اور آسام کی ثقافتی تنوع پر حملہ قرار دیا۔ میڈیا سے گفتگو کے دوران مزار بھویہ نے دعویٰ کیا کہ اس قانون کو امتیازی انداز میں نافذ کیا جارہا ہے اور اس کا خاص ہدف اسلام اور مسلمان ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ قانون اس غلط مفروضے پر مبنی ہے کہ مسلم پرسنل لا خواتین کے حقوق کے تحفظ میں ناکام ہے۔ انہوں نے درج فہرست قبائل (شیڈولڈ ٹرائب) کو دی گئی چھوٹ پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ ''اگر کچھ برادریوں کو استثنیٰ حاصل ہے تو پھر مساوات کہاں رہ جاتی ہے؟ سابق رکن اسمبلی نے تعدد ازدواج کے مسئلے پر مسلمانوں کو نشانہ بنانے پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ قبائلی برادریوں میں ایک سے زیادہ شادیوں کی شرح سب سے زیادہ ہے، جبکہ مسلمانوں میں تعدد ازدواج کی ہندوؤں سے بھی کم ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے ''انڈین سوشل سوسائٹی'' نامی ایک تنظیم کے اعداد و شمار کا حوالہ دیا۔ زار بھویہ نے ملک کی آزادی کی جدوجہد میں مسلم برادری کی نمایاں خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آئینی حقوق کے تحفظ کیلئے پرامن اور جمہوری انداز میں احتجاج کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔ انہوں نے آئین ہند کے آرٹیکل ۲۵ کا حوالہ بھی دیا۔

تمل ناڈو: مچھلی پکڑنے پر عائد پابندی آج ختم

61 دنوں بعد ماہی گیروں کی سمندر میں واپسی

ماہرین کا طویل عرصے سے یہ ماننا ہے کہ مچھلی پکڑنے پر سالانہ پابندی خلیج بنگال میں ماحولیاتی توازن برقرار رکھنے اور مچھلیوں کی پائیدار پیداوار کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ تمل ناڈو میں مچھلی پکڑنے پر عائد 61 روزہ پابندی اتوار (14 جون) کو ختم ہو رہی ہے۔ اس کے بعد ہزاروں ماہی گیر دوبارہ مچھلی پکڑنے کا کام شروع کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہوگئے ہیں۔ واضح رہے کہ مرکزی حکومت نے 15 اپریل سے 14 جون تک مچھلی پکڑنے پر پابندی عائد کی تھی۔ حکومت کا مقصد مچھلیوں کی افزائش کے سب سے اہم دور میں ان کی نسل کو محفوظ رکھنا اور سمندری وسائل کو طویل عرصے تک برقرار رکھنا تھا۔ 2 ماہ کے وقفے کے دوران ماہی گیر اپنی کشتیوں کی مرمت، انجنوں کی درستگی اور مچھلی پکڑنے کے آلات کو ٹھیک کرنے میں مصروف رہے۔ حکومت کی جانب سے عائد پابندی 14 جون کی نصف شب کو ختم ہو جائے گی، جس کے بعد تمل ناڈو کے مختلف ماہی گیری کی بندرگاہوں پر سرگرمیاں تیز ہوگئی ہیں۔ ماہی گیر سمندر میں روانگی سے قبل آخری تیاریوں میں مصروف ہیں۔ بندرگاہ کے افسران اور محکمہ ماہی پروری کی جانب سے بھی کام دوبارہ شروع کرنے کے لیے ضروری انتظامات مکمل کر لیے گئے ہیں۔ امکان ہے کہ 15 ہزار سے زیادہ مشینی کشتیوں کے ساتھ ایک لاکھ سے زائد ماہی گیر سمندر کا رخ کریں گے۔ اس میں چنئی کا کاسیمیڈو، ترووَلور، چنگل پٹو، ولوپورم، کڈلور، تنجاور، تروارور، ناگ پٹنم، مائیلا دوتھورائی، پڈوچیری، کاری کال، پڈوکوٹئی، رام ناتھ پورم، تھوتوکوڈی، ترونیل ویلی اور کنیا کماری کے ساحلی علاقے شامل ہیں۔ پابندی ختم ہونے کے بعد مچھلی کے تاجروں، نیلامی کرنے والوں، ٹرانسپورٹرز اور سی فوڈ پروسیسنگ سے وابستہ ملازمین کو بھی کاروباری سرگرمیوں میں تیزی آنے کی امید ہے۔ ماہرین کا طویل عرصے سے یہ ماننا ہے کہ مچھلی پکڑنے پر سالانہ پابندی خلیج بنگال میں ماحولیاتی توازن برقرار رکھنے اور مچھلیوں کی پائیدار پیداوار کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

بی ایس پی کی انتخابی تیاریاں

ایودھیا اور اکبرپور میں بڑے جلسوں کا اعلان

لکھنؤ: بہوجن سماج پارٹی کی صدر مایاوتی نے اتر پردیش انتخابات کی تیاریوں کا آغاز کردیا ہے۔ پارٹی اپنے مضبوط علاقوں ایودھیا اور اکبرپور سے انتخابی مہم کا آغاز کرنے جارہی ہے۔ ذرائع کے مطابق بی ایس پی 22 اور 23 جون کو ان دونوں اضلاع میں عوامی ریلیاں منعقد کرے گی۔ 22 جون کو ایودھیا اور 23 جون کو اکبرپور میں جلسہ ہوگا۔ ان جلسوں سے ریاستی صدر وشوناتھ پال سمیت دیگر رہنما خطاب کریں گے۔ دونوں پروگراموں کو حتمی شکل دے دی گئی ہے۔ پارٹی ذرائع کا کہنا ہے کہ ان پروگراموں میں سینئر عہدیداران بھی موجود رہیں گے۔ جن رہنماؤں کو مختلف اسمبلی نشستوں کی ذمہ داری دی گئی ہے، انہیں اسٹیج سے امیدوار کے طور پر خطاب کا موقع دیا جائے گا، تاکہ کارکنوں اور عوام کو ممکنہ امیدواروں کی براہِ راست پہچان ہو سکے۔ بی ایس پی ان جلسوں کے دوران بعض دیگر جماعتوں کے رہنماؤں کو اپنی پارٹی میں شامل کرنے کی تیاری بھی کررہی ہے۔ ذرائع کے مطابق اسٹیج سے نئے قائدین کا استقبال اور اعلان بھی کیا جائے گا تاکہ انتخابات سے قبل تنظیم کو مزید مضبوط بنایا جا سکے۔ وشوناتھ پال کی ایودھیا اور اکبرپور میں اچھی سیاسی پکڑ سمجھی جاتی ہے۔ گزشتہ چند مہینوں میں بی ایس پی نے ان اضلاع میں کئی پروگرام کیے ہیں، جن کے ذریعے ہزاروں افراد کو پارٹی سے جوڑا گیا ہے۔ پارٹی رہنماؤں کا ماننا ہے کہ ان علاقوں سے مہم کا آغاز کرنے سے کارکنوں میں جوش پیدا ہوگا اور پیغام بوتھ سطح تک پہنچے گا۔ بی ایس پی کا یہ قدم ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ریاست کی تمام بڑی سیاسی جماعتیں انتخابی تیاریوں میں سرگرم ہوچکی ہیں۔

اتر پردیش حکومت نے رام مندر

عطیہ تنازع کی تحقیق کیلئے سہ رکنی ایس آئی ٹی تشکیل دی

اتر پردیش حکومت نے ایودھیا رام مندر عطیہ تنازع کی تحقیقات کے لیے تین رکنی ایس آئی ٹی تشکیل دی، الزام ہے کہ کروڑوں روپے کے عطیات غائب ہوگئے ہیں، جبکہ یہ معاملہ ایک بڑے سیاسی تنازع کی شکل میں تبدیل ہو چکا ہے۔ اتر پردیش حکومت نے ایودھیا کے رام مندر میں چڑھاوے سے متعلق الزامات کی جانچ کے لیے تین رکنی اسپیشل انویسٹی گیشن ٹیم (ایس آئی ٹی) تشکیل دی ہے۔ یہ اقدام شری رام جنم بھومی مندر ٹرسٹ کی درخواست پر کیا گیا ہے، جبکہ یہ الزامات کہ کروڑوں روپے کے عطیات غائب ہو گئے ہیں، ایک بڑے سیاسی تنازع کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔ تحقیقاتی پینل میں آئی اے ایس افسر وجے وشواس پنت (کمشنر لکھنؤ)، آئی پی ایس افسر کرن ایس (انسپکٹر جنرل آف پولیس)، اور نیل رتن (محکمہ خزانہ میں خصوصی سکریٹری) شامل ہیں۔ جبکہ حکومت نے کمیٹی کو ابتدائی اور حتمی رپورٹ جلد از جلد پیش کرنے کی ہدایت دی ہے۔ تاہم حکومت کے مطابق، ٹرسٹ نے سماجی ذرائع ابلاغ پر چڑھاوے کے بارے میں پھیلائی جانے والی افواہوں کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے، معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کے لیے ایس آئی ٹی تشکیل دینے کی درخواست کی تھی۔ اس سے قبل سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے بھی مبینہ طور پر بڑی رقم کے غائب ہونے پر تشویش کا اظہار کیا اور معاملے کی آزاد عدالتی انکوائری کا مطالبہ کیا تھا۔ بعد ازاں انہوں نے حکومت کی خاموشی پر سوال اٹھاتے ہوئے عدلیہ سے مداخلت اور مندر انتظامیہ سے متعلقہ سی سی ٹی وی فوٹیج جاری کرنے کا مطالبہ کیا۔ ان کا کہنا تھا، ''پوری دنیا میں بھگوان رام کے عقیدت مندوں کے لیے یہ انتہائی حساس خبر ہے، رام مندر میں چڑھاوے کے کروڑوں روپے غائب پائے گئے ہیں۔ یہ ٹرسٹ کے لیے انتہائی شرمناک صورتحال ہے، اور کوئی بھی وضاحت پیش کرنے کو تیار نہیں۔'' دریں اثناء شری رام جنم بھومی تیرتھ ٹرسٹ نے عطیات کے غائب ہونے کے تمام الزامات کو سختی سے مسترد کر دیا ہے۔ ٹرسٹ کے سکریٹری چمپت رائے نے دعوؤں کو رد کیا، جبکہ ٹرسٹ کے رکن مہنت دیویندر داس مہاراج نے بھی ۸ رجون کو الزامات کو مسترد کر دیا۔ مزید برآں دیویندر داس نے کہا کہ تمام عطیات اور مالی لین دین مناسب طریقے سے دستاویزی اور شفاف عمل کے ذریعے کئے جاتے ہیں، اس کے ساتھ ہی مندر کے فنڈ کے انتظام میں کسی بے ضابطگی کی تردید کی۔

ایران کے سابق سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای ۹ رجولائی کو سپرد خاک ہوں گے

آیت اللہ علی خامنہ ای کی موت ۲۸ رفروری کو ایران پر ہوئے اسرائیلی اور امریکی فضائی حملوں کے پہلے ہی دن ہوگئی تھی، اس وقت ان کی عمر ۸۶ ربرس تھی۔

ایران کے مرحوم سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کی یاد میں منعقد ہونے والے پروگراموں کا آغاز 4 جولائی سے ہوگا۔ ایرانی میڈیا کی رپورٹ کے مطابق یہ اطلاع ان کی یاد میں قائم کردہ ہیڈکوارٹر کی جانب سے جاری ایک بیان میں دی گئی ہے۔ بیان کے مطابق 4 اور 5 جولائی کو تہران کے 'امام خمینی مصلیٰ' میں تعزیتی تقاریب منعقد کی جائیں گی۔ اس کے بعد 6 اور 7 جولائی کو راجدھانی تہران اور وسطی ایران کے شہر قم میں آخری سفر (جنازے کا جلوس) نکالا جائے گا۔ اس کے بعد 9 جولائی کو شمال مشرقی شہر مشہد میں آخری تدفینی تقریب ہوگی۔ اسی روز مرحوم رہنما کو شیعہ مسلمانوں کے آٹھویں امام، امام رضا کے مقدس روضے کے احاطے میں سپرد خاک کیا جائے گا۔ واضح رہے کہ آیت اللہ علی خامنہ ای کی موت 28 فروری کو ایران پر ہوئے اسرائیلی اور امریکی فضائی حملوں کے پہلے ہی دن ہوگئی تھی۔ اس وقت ان کی عمر 86 برس تھی۔ وہ تقریباً 36 سالوں تک اسلامی جمہوریہ ایران کے سپریم لیڈر رہے اور ملک کے سیاسی و مذہبی نظام کا سب سے بااثر چہرہ مانے جاتے تھے۔ جس فضائی حملے میں ان کی موت ہوئی، اس میں تہران میں واقع ان کا مرکزی احاطہ پوری طرح تباہ ہوگیا تھا۔ حملے میں علی خامنہ ای کے 56 سالہ صاحبزادے مجتبیٰ خامنہ ای بھی زخمی ہوئے تھے، جبکہ ان کی اہلیہ اسی حملے میں ہلاک ہوگئی تھیں۔ بعد میں مجتبیٰ خامنہ ای کو ملک کا نیا سپریم لیڈر مقرر کیا گیا اور انہوں نے اپنے والد کی جگہ سنبھالی۔ اپنے طویل دورِ اقتدار کے دوران آیت اللہ علی خامنہ ای نے ایران کو مشرق وسطیٰ میں ایک مضبوط امریکہ مخالف طاقت کے طور پر قائم کیا۔ انہوں نے لبنان کی حزب اللہ جیسی اتحادی تنظیموں کے ذریعے خطے میں ایران کا اثر و رسوخ بڑھایا۔ ملکی سطح پر بھی انہوں نے سخت موقف اپنایا اور حکومت مخالف تحریکوں اور بدامنی کے واقعات پر سخت کنٹرول برقرار رکھا۔ 1989 میں ایران کے سپریم لیڈر بننے والے آیت اللہ علی خامنہ ای اپنے پورے دورِ اقتدار میں امریکہ کے سخت ناقد رہے۔ دوسری طرف کئی امریکی حکومتیں ایران کے جوہری پروگرام پر جاری تنازعہ کا حل نکالنے کی کوشش کرتی رہیں، لیکن کوئی مستقل کامیابی حاصل نہ ہوسکی۔ جی ہاں، یہ خبر بالکل درست ہے۔ ایران کے سابق سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کی تدفین ۹ جولائی ۲۰۲۶ء کو مشہد میں امام علی رضاؒ کے مزار کے احاطے میں ان کی وصیت کے مطابق کی جائے گی۔ ۴ جولائی ۲۰۲۶ء سے تہران میں امام خمینیؒ کے مزار پر الوداعی تقریبات شروع ہوں گی۔ ۹ جولائی کو مشہد مقدس میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے روضے کے احاطے میں انہیں سپرد خاک کیا جائے گا۔ واضح رہے کہ آیت اللہ علی خامنہ ای فروری ۲۰۲۶ء میں ایران پر ہونے والے فوجی حملوں کے دوران شہید ہوئے تھے، جس کے بعد ملک کے غیر معمولی حالات اور سکیورٹی وجوہات کی بنا پر ان کی سرکاری تدفین کو مؤخر کیا گیا تھا۔

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

امراوتی میں کریٹ سومیا کے خلاف کانگریس بھی میدان میں

مسلمانوں پر طرح طرح کے الزامات عائد کرنے کے شوقین بی جے پی لیڈر کریٹ سومیا کو گزشتہ دنوں ایم آئی ایم کارپوریٹروں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا

مسلمانوں پر طرح طرح کے الزامات عائد کرنے کے شوقین بی جے پی لیڈر کریٹ سومیا کو گزشتہ دنوں ایم آئی ایم کارپوریٹروں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا اب کانگریس بھی کریٹ سومیا کے خلاف میدان میں آگئی ہے۔ مسلمانوں پر طرح طرح کے الزامات عائد کرنے کے شوقین بی جے پی لیڈر کریٹ سومیا کو گزشتہ دنوں ایم آئی ایم کارپوریٹروں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا اب کانگریس بھی کریٹ سومیا کے خلاف میدان میں آگئی ہے۔ امراوتی کانگریس نے سوال کیا ہے کہ کوئی آئینی یا سرکاری عہدہ نہ رکھنے کے باوجود میونسپل کارپوریشن کے معاملات میں کریٹ سومیا کی مداخلت کیسے جاری ہے جبکہ ضلع میں ودھان پریشد الیکشن کیلئے ضابطہ اخلاق نافذ ہے۔ میونسپل انتظامیہ کی کریٹ سومیا کے ساتھ یہ میٹنگیں خود میونسپل انتظامیہ کو قانونی مشکل میں پھنسا سکتی ہے۔ کانگریس شہر صدر ببلو شیخاوت نے الزام لگایا کہ کریٹ سومیا پیدائش اور موت کے سرٹیفکیٹ جیسے حساس معاملے کا واویلا مچا کر شہر کا ماحول خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کیا یہ ودھان پریشد الیکشن کے دوران ووٹروں کو متاثر کرنے کیلئے سرکاری مشینری کا غلط استعمال نہیں ہے؟ انہوں نے مطالبہ کیا کہ الیکشن کمیشن اس کی مکمل جانچ کرے، اور اگر یہ میٹنگ میونسپل کمشنر اور میئر کی رضامندی سے ہوئی ہے تو براہ راست ان کے خلاف بھی مقدمہ درج کیا جائے۔ کانگریس رکن پارلیمان بلونت وانکھیڈے نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے یہ سوال اٹھایا کہ کریٹ سومیا نے بغیر کسی آئینی یا انتظامی عہدہ کے سرکاری عہدیداروں کی میٹنگ کیسے بلائی گئی؟ ضلع میں ۱۸؍جون کو ودھان پریشد کی ووٹنگ ہوگی اور فی الحال ضابطہ اخلاق نافذ ہے۔ ایسے وقت میں سرکاری احاطے میں سیاسی اجلاس کا انعقاد انتخابی قوانین کی صریح خلاف ورزی ہے۔ وانکھیڈے نے ریاستی الیکشن کمیشن اور ضلع مجسٹریٹ کو براہ راست ایک خط بھیجا ہے، جس میں کریٹ سومیا، میونسپل کمشنر ورشا لڈا اور متعلقہ افسران کے خلاف انتخابی ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کا معاملہ درج کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ بتادیں کہ بی جے پی لیڈر کریٹ سومیا ریاست بھر کے مسلم اکثریتی اضلاع میں گھوم گھوم کر فرضی پیدائشی سرٹیفکیٹ بنائے جانے کی شکایتیں کر رہے ہیں۔ وہ امراوتی کا بھی کئی بار دورہ کر چکے ہیں۔ تاہم گزشتہ جمعرات کو جب وہ امراوتی کے دورے پر آئے اور میٹنگ کیلئے امراوتی میونسپل کارپوریشن پہنچے ہی تھے کہ مجلس اتحاد المسلمین کارپوریٹروں نے ان کی گاڑی کو گھیر لیا اور 'کریٹ سومیا واپس جاؤ' کے نعرے لگانے لگے۔ سومیا کے یہ دورے، سرکاری عہدیداروں کے ساتھ میٹنگ، عہدیداروں کو دیئے جانے والے اُن کے احکامات ہمیشہ سیاسی حلقوں میں موضوع بحث رہے ہیں۔ مہاراشٹر کے امراوتی میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے سینئر لیڈر کریٹ سومیا کے خلاف آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) اور شیو سینا (یو بی ٹی) کے بعد اب کانگریس بھی کھل کر میدان میں آگئی ہے۔ امراوتی میونسپل کارپوریشن (اے ایم سی) میں کریٹ سومیا کی آمد اور وہاں کے سرکاری حکام کے ساتھ میٹنگ کرنے پر کانگریس نے سخت اعتراض ظاہر کیا ہے۔ ضلع میں ودھان پریشد (لیجسلیٹو کونسل) کے انتخابات کے پیش نظر انتخابی ضابطہ اخلاق (ماڈل کوڈ آف کنڈکٹ) نافذ ہے۔ کانگریس کا الزام ہے کہ ایسے حساس وقت میں سرکاری مشینری کا غلط استعمال کر کے ووٹروں کو متاثر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

گوشت پھینکنے والی برقع پوش خاتون غیر مسلم نکلی

احمد نگر میں عید کو برہمن گلی میں کچرے کے ڈھیر سے گوشت ملا تھا جس پر خوب ہنگامہ ہوا تھا، معلوم ہوا وہ گوشت سواتی بھوسلے نے پھینکا تھا

عیدالاضحی کے موقع پر احمد نگر کی برہمن گلی میں اس وقت حالات کشیدہ ہوگئے جب کچرے کے ڈھیر میں گوشت پڑا ہوا ملا۔ میونسپل اہلکاروں نے فوری طور پر پولیس میں شکایت درج کروائی۔ احمد نگر جہاں پہلے بھی کئی بار منافرت پھیلانے کی کوشش کی جا چکی ہے وہاں ایک غیر مسلم علاقے میں (وہ بھی برہمن گلی میں) گوشت کے ملنے سے اشتعال انگیزی لازمی تھی لیکن پولیس نے حالات کو قابو میں کیا اور معاملے کی جانچ شروع کی۔ ۱۳؍ دنوں کی جانچ کے بعد پولیس کو معلوم ہوا کہ جس برقع پوش خاتون نے برہمن گلی میں گوشت پھینکا تھا وہ ایک غیر مسلم تھی۔ یاد رہے کہ گزشتہ ۲۸؍مئی کو مہاراشٹر بھر میں عیدالاضحیٰ منائی گئی تھی میں جانور کی قربانی دی جاتی ہے۔ اسی دن احمد نگر شہر کی برہمن گلی میں کچرے کے ڈھیر میں گوشت پڑا ہوا ملا۔ صاف صفائی کی نگرانی کرنے والے میونسپل افسر نے اس کی اطلاع کوتوالی پولیس اسٹیشن کو دی۔ اس دوران حالات کشیدہ کرنے کی کوششیں بھی ہوئیں لیکن پولیس نے حالات کو قابو میں رکھا اور جانچ کی شروعات سی سی ٹی وی فوٹیج سے کی۔ فوٹیج میں معلوم ہوا کہ عید کے دن کسی برقع پوش خاتون نے یہ گوشت وہاں پھینکا تھا۔ اب پولیس نے اس خاتون کی تلاش شروع کی۔ اس کیلئے پولیس کو الگ الگ علاقوں میں لگے ہوئے تقریباً ڈیڑھ سو سی سی ٹی وی اور کھنگالنے پڑے تب جا کر اس خاتون کی شناخت ہو پائی۔ پولیس نے ان خواتین سے بھی پوچھ تاچھ کی جن کے ساتھ یہ خاتون کسی نہ کسی سی سی ٹی وی فوٹیج میں دکھائی دی تھی۔ بالآخر پولیس ۱۳؍ یا ۱۴؍دنوں کے بعد پولیس اس خاتون تک پہنچنے میں کامیاب ہوئی مگر حیرانی اس وقت ہوئی جب پوچھ تاچھ میں خاتون نے بتایا کہ وہ احمد نگر کے نگر تعلقے میں واقع کامرگاؤں کی رہنے والی ہے اور اس کا نام سواتی وکرم بھوسلے ہے۔ سوال یہ ہے کہ وہ اس نے برقع پہن کر اس مقام پر گوشت کیوں پھینکا؟ اس پر سواتی نے بتایا کہ وہ بھیک مانگ کر اپنا اور اپنے ۳؍بچوں کا پیٹ پالتی ہے۔ عید کے دن وہ مسلم علاقوں میں گوشت مانگنے گئی تھی۔ اس لئے اس نے برقع پہن لیا تھا۔ ایک جگہ سے اسے گوشت دیا گیا لیکن اسے وہ گوشت نہیں چاہئے تھا اس لئے اس نے وہ گوشت برہمن گلی میں کچرے کے ڈھیر میں پھینک دیا۔ پولیس معاملے کی تفتیش کر رہی ہے اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہی ہے کہ سواتی کے اس طرح گوشت کو ایک مخصوص گلی میں لے جا کر پھینکنے کا کیا مقصد تھا؟ پولیس کا کہنا ہے کہ اس بات کی تصدیق ہوئی ہے کہ سواتی بھوسلے واقعی بھیک مانگ کر گزارا کرتی ہے۔ شیوسینا (ادھو) کے مقامی لیڈر کرن کالے نے اس تعلق سے کہا ہے کہ خاتون کے بیان سے کئی سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ اول تو یہ کہ بھیک مانگنے کیلئے اسے برقع پہننے کی ضرورت کیا تھی؟ پھر کیا عید کے موقع پر بھیک میں کوئی گوشت دیتا ہے؟ اور اگر اسے گوشت نہیں چاہئے تھا تو وہ واپس کر دیتی کچرے میں لے جا کر پھینکنے کی کیا ضرورت تھی؟ انہوں نے کہا کہ یہ سماج میں منافرت پھیلانے اور لوگوں کو آپس میں لڑوانے کی سازش بھی ہوسکتی ہے۔ پولیس کو چاہئے کہ وہ ہر زاویے سے معاملے کی تفتیش کرے اور اگر کوئی سازش نظر آئے تو سازش کرنے والے اصل لوگوں کو سامنے لائے۔

بھیونڈی: صفائی محکمہ میں فرضی حاضری کا انکشاف

ابتدائی جانچ میں بے ضابطگیوں کے اشارے ملنے پر صحت انسپکٹر سنتوش جادھو معطل

بھیونڈی نظام پور میونسپل کارپوریشن کے محکمۂ صفائی میں حاضری رجسٹر میں مبینہ ہیر پھیر کر کے غیر حاضر صفائی ملازمین کو حاضر ظاہر کرنے اور ان کے نام پر سرکاری خزانے سے تنخواہیں جاری کرنے کا سنگین معاملہ سامنے آیا ہے۔ معاملے کی ابتدائی جانچ میں بعض بے ضابطگیوں کے اشارے ملنے کے بعد میونسپل انتظامیہ نے محکمۂ صحت کے انسپکٹر سنتوش جادھو کو معطل کر دیا ہے، جس کے بعد نہ صرف محکمۂ صفائی بلکہ میونسپل انتظامیہ کے نگرانی کے نظام پر بھی سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق بعض صفائی ملازمین کی غیر حاضری ابتدائی طور پر حاضری رجسٹر میں درج کی جاتی تھی لیکن بعد میں مبینہ طور پر ان اندراجات میں تبدیلی کر کے انہیں حاضر ظاہر کیا جاتا تھا۔ الزام ہے کہ اس عمل کے نتیجے میں غیر حاضر ملازمین کے نام پر باقاعدگی سے تنخواہیں بھی جاری کی جاتی رہیں، جس سے میونسپل کارپوریشن کو مالی نقصان پہنچنے کا خدشہ پیدا ہوگیا ہے۔ اس معاملے کو منظر عام پر لانے کا سہرا وارڈ نمبر ۱۴؍ کے کارپوریٹر عبدالرحمن خان عرف صدام کے سر جاتا ہے۔ انہوں نے اپنے حلقے میں واقع ایک صفائی کیبن میں ملازمین کی حاضری اور عملی موجودگی کا جائزہ لیا۔ اس دوران انہیں شبہ ہوا کہ متعدد ملازمین طویل عرصے سے ڈیوٹی پر حاضر نہیں ہو رہے، جبکہ سرکاری ریکارڈ میں ان کی باقاعدہ حاضری درج ہے۔ ذرائع کے مطابق ابتدائی جانچ کے دوران بعض ریکارڈز میں تضاد اور بے ضابطگیوں کے اشارے ملے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے میونسپل انتظامیہ نے داخلی تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے۔ جانچ کے دوران یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ آیا واقعی حاضری رجسٹر میں رد و بدل کیا گیا تھا اور اگر ایسا ہوا تو اس میں کون کون ذمہ دار ہے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ اگر صفائی ملازمین کی حاضری کے ریکارڈ میں بے ضابطگیاں پائی جاتی ہیں تو اس کا براہِ راست اثر شہری خدمات پر پڑنا فطری امر ہے۔ معاملے کی ابتدائی جانچ میں بعض بے قاعدگیوں کے اشارے ملنے کے بعد میونسپل کمشنر کی ہدایت پر ڈپٹی میونسپل کمشنر وکرم دراڈے نے محکمۂ صحت کے انسپکٹر سنتوش جادھو کو معطل کر دیا ہے۔ تاہم انتظامیہ کی جانب سے یہ واضح کیا گیا ہے کہ مکمل تحقیقات کے بعد ہی حتمی ذمہ داریوں کا تعین کیا جائے گا۔ اس واقعے کے بعد کئی اہم سوالات بھی سامنے آئے ہیں۔ اگر واقعی غیر حاضر ملازمین کو حاضر دکھا کر تنخواہیں جاری کی گئیں تو یہ سلسلہ کب سے جاری تھا؟ اس سے میونسپل کارپوریشن کو کتنا مالی نقصان پہنچا؟ اور کیا یہ معاملہ صرف ایک صفائی کیبن تک محدود ہے یا محکمۂ صفائی کے دیگر شعبوں میں بھی اسی نوعیت کی بے ضابطگیاں موجود ہیں؟

پونے: نوجوانوں کی گرفتاریوں کا خدشہ، مقامی باشندوں میں بے چینی

کدال واڑی اور چکھلی میں مساجد کی شہادت کے دوران پیش آئے پتھراؤ کے معاملے میں پولیس کی مہم جاری۔

پونے کے کدال واڑی اور چکھلی علاقوں میں مساجد کی شہادت کے دوران ہوئی پتھر بازی کے الزام میں اب تک ۳۶؍نوجوانوں کو گرفتار کیا گیا ہے لیکن یہ خبریں گردش کر رہی ہیں کہ محض ۳۶؍نوجوانوں کی گرفتاری پر ہی یہ سلسلہ رکنے والا نہیں ہے، ۳۰۰؍نوجوانوں کو گرفتار کیا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ پولیس اہلکار اور اسپیشل برانچ کے افسران مسلسل گشت کر رہے ہیں، اس کی وجہ سے مقامی لوگ خوفزدہ ہیں اور کچھ اپنے گھروں سے چلے گئے ہیں۔ یاد رہے کہ چشتیہ مسجد، ابوہریرہ مسجد، مسجد تعیم، مسجد علی اور خدیجہ مسجد کو نور کالونی کدال واڑی کو شہید کرنے کے دوران نوجوان بھڑک گئے تھے۔ مقامی لوگوں کا کہنا تھا کہ پولیس کی کارروائی سے مقامی مسلمانوں میں زبردست خوف و ہراس ہے۔ پولیس رات کے وقت دروازوں پر دستک دیتی ہے۔ اس کی وجہ سے لوگ بہت زیادہ خائف ہیں۔ اس تعلق سے ڈاکٹر سعید احسن قادری نے انقلاب کو بتایا کہ "یہ بالکل درست ہے کہ لوگ بہت زیادہ خوف زدہ ہیں، انہیں یہ اندیشہ رہتا ہے کہ پولیس کسی بھی وقت آکر ان کو یا ان کے بچوں کو گرفتار کرلے گی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ علاقے جہاں چوراہوں اور نکڑوں پر رات میں دیر تک لوگ موجود رہتے تھے، اب سناٹا چھایا رہتا ہے، حتیٰ کہ چائے خانوں پر بھی اکا دکا لوگ نظر آتے ہیں۔" انہوں نے یہ بھی بتایا کہ "پولیس کمشنر کے ہمراہ میٹنگ ٹلنے کا سبب بھی یہی ہے۔ قیاس ہے کہ مزید گرفتاریوں کیلئے ہی یہ میٹنگ پیر تک ٹالی گئی ہے۔ اگر افسران کو واقعی غیر قانونی عبادت گاہوں کے خلاف کارروائی کرنی تھی جیسا کہ دعویٰ کیا جا رہا تھا تو اس کیلئے رات کا وقت کیوں منتخب کیا گیا؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ اس کارروائی کے تئیں کارپوریشن کو خود پس و پیش تھا اور افسران کو یہ یقین نہیں تھا کہ ان کی کارروائی درست ہے؟" شہاب الدین شیخ (مسلم جماعت پمپری) نے بتایا کہ "یہ حقیقت ہے کہ لوگوں میں بہت زیادہ خوف و ہراس ہے کیونکہ ۳۰۰؍سے زائد نوجوانوں کی گرفتاری کا اندیشہ ہے۔ پولیس نے یہ میڈیا کے سامنے بھی کہا ہے۔ اس تعلق سے ہم نے خود چکھلی کے سینئر انسپکٹر وٹھل سالونکھے سے بات چیت کی۔" شہاب الدین شیخ نے مزید بتایا کہ "سنیچر کو پولیس کمشنر کے ہمراہ ہونے والی میٹنگ ان کی مصروفیت کے سبب ملتوی کردی گئی، اب پیر کی دوپہر کو میٹنگ ہوگی۔ حالانکہ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ میٹنگ ٹالنے کا سبب مزید گرفتاری کرنا بھی ہوسکتا ہے لیکن اس کی وضاحت نہیں کی جا رہی ہے۔" چکھلی تھانہ، جس کی حدود میں مذکورہ علاقے ہیں اور نوجوانوں کی گرفتاریاں کی جا رہی ہیں، سینئر انسپکٹر وٹھل سالونکھے نے انقلاب کے استفسار پر بتایا کہ "یہ درست ہے کہ ۳۰۰؍نوجوانوں کی گرفتاری عمل میں آسکتی ہے، یہ تعداد کم بھی ہوسکتی ہے اور زیادہ بھی۔ اس کے لئے تفتیش کی جا رہی ہے۔" انہوں نے بتایا کہ "ڈرون کیمروں، سی سی ٹی وی فوٹیج اور پولیس کے ذریعے لی گئی تصاویر میں جو لوگ نظر آرہے ہیں ان کی شناخت کی جا رہی ہے۔ ان کی شناخت کے دو طریقے ہیں۔

بی ایم سی کی خواتین مزدوروں کو مالی امداد فراہم کرنے کی تجویز

ریاستی حکومت کی لاڈلی بہن اسکیم کی طرز پر شہری انتظامیہ کا سوابھیمان اسکیم سے خواتین مزدوروں کو ماہانہ ۱۵۰۰؍ سے ۲۰۰۰؍ ہزار روپے دینے کا منصوبہ، بی ایم سی پر ۷۵؍ سے ۱۰۰؍ کروڑ روپے اضافی بوجھ پڑنے کا امکان۔ ریاستی حکومت کی لاڈلی بہن اسکیم کی طرز پر بی ایم سی نے گھریلو کام کاج کرنے والی ملازمہ اور اس طرح کی دیگر خواتین کی مالی مدد کیلئے 'سوابھیمان ندھی' اسکیم شروع کرنے کا منصوبہ بنایا ہے جس کے تحت ان خواتین کو ۱۵۰۰؍ سے ۲۰۰۰؍ روپے ماہانہ دیئے جائیں گے۔ اس کیلئے ریاستی حکومت سے منظوری طلب کی گئی ہے۔ اس سے بی ایم سی پر ماہانہ ۷۵؍ سے ۱۰۰؍ کروڑ روپے کا اضافی بوجھ پڑنے کا امکان ہے۔ واضح رہے کہ ریاستی حکومت کی لاڈلی بہن اسکیم کے خطوط پر ممبئی میونسپل کارپوریشن نے غیر منظم سیکٹر میں کام کرنے والی ضرورت مند خواتین کیلئے 'سوابھیمان ندھی' اسکیم شروع کرنے کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ تجویز یہ ہے کہ غیر منظم شعبے میں گھریلو ملازمین، باورچیوں اور دیگر خواتین کارکنوں کو ماہانہ ۱۵۰۰؍ سے ۲۰۰۰؍ ہزار روپے کی مالی امداد فراہم کی جائے۔ ریاستی حکومت نے ۲۰۲۴ء میں مکھیہ منتری لاڈکی بہن یوجنا شروع کی تھی۔ اس اسکیم کے تحت ہر ماہ ۱۵۰۰؍ روپے براہ راست اہل خواتین کے بینک کھاتوں میں جمع کئے جاتے ہیں۔ یہ اسکیم مہنگائی، بڑھتی ہوئی رہائش کے اخراجات اور مالی مشکلات کے تناظر میں خواتین کو مالی مدد فراہم کرنے کے مقصد سے شروع کی گئی تھی۔ سیاسی مبصرین کے مطابق اس اسکیم سے مہایوتی حکومت کو اسمبلی انتخابات میں سیاسی فائدہ حاصل ہوا ہے۔ حالیہ بلدیاتی انتخابات میں شیوسینا (ٹھاکرے گروپ) نے اپنے منشور میں خواتین کو مالی مدد فراہم کرنے کی اسکیم کا ذکر کیا تھا۔ انتخابات کے بعد اپوزیشن لیڈر کشوری پیڈنیکر نے یہ تجویز ہاؤس لیڈر گنیش کھنکر کو بھیجی تھی جنہوں نے اس کی تائید کی اور اس تجویز کو منظوری کیلئے ریاستی حکومت کے پاس روانہ کیا ہے۔ ای وارڈ کی رئیس ایریا لیول فیڈریشن اور مہیلا بچت کی فعال رکن عائشہ انصاری نے اس اسکیم کے تعلق سے کہا کہ "آج کے مسابقتی دور میں پسماندہ طبقے کی خواتین کیلئے ۱۰۰-۲۰۰؍ روپے بھی بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اگر مزدور طبقے کی خواتین کو بی ایم سی کی جانب سے ۲۰۰۰؍ روپے ماہانہ ملتے ہی تو ان کیلئے بڑا مالی سہارا ہو جائے گا۔ بی ایم سی سے درخواست ہے کہ وہ اسکیم ضرور شروع کرے لیکن لاڈلی بہن اسکیم کی طرح کچھ مہینے بعد مختلف جواز پیش کر کے ہزاروں خواتین کو اسکیم سے باہر کرنے کی غلطی ریاستی حکومت کی طرح نہ دہرائے، ایسا کرنے سے غریب، مجبور اور لاچار خواتین کو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ ہم بی ایم سی کی تجویز کا خیر مقدم کرتے ہیں۔" مذکورہ قسم کی خواتین کی بیماری، بڑھاپے یا اچانک مالی بحران کی صورت میں مالی حالت مشکل ہو جاتی ہے۔ اس لئے تجویز میں انہیں مالی مدد فراہم کرنے کی ضرورت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسے سوابھیمان ندھی یوجنا کا نام دیا گیا ہے۔

مہاراشٹر ساہتیہ اردو اکادمی کے چیئر مین

سید حسین اختر کا مالیگاؤں کی قدیم اردو لائبریری کا یادگار دورہ

مالیگاؤں: (نامہ نگار) اردو زبان و ادب کی خدمت، علمی سرگرمیوں کے فروغ اور نئی نسل میں مطالعے کے شوق کو پروان چڑھانے کے جذبے کے تحت مہاراشٹر ساہتیہ اردو اکادمی کے چیئر مین سید حسین اختر نے مالیگاؤں کی سب سے قدیم اردو لائبریری کا خصوصی دورہ کیا۔ ان کی آمد سے لائبریری کا ماحول علم، ادب اور خوشگوار جذبات سے معمور ہوگیا۔ اس موقع پر انہوں نے لائبریری کے مختلف شعبوں کا تفصیلی معائنہ کیا اور یہاں موجود علمی و ادبی خدمات کو قریب سے دیکھا۔ سید حسین اختر نے لائبریری میں قائم انفارمیشن سینٹر، کتابوں کے وسیع ذخیرے، نادر و نایاب کتب کے مجموعے، کتابوں کی بہترین ترتیب، ان کے محفوظ رکھنے کے انداز اور قارئین کے لیے فراہم کی جانے والی سہولیات کو خصوصی طور پر سراہا۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی زبان اور تہذیب کی بقا کے لیے لائبریریاں بنیادی ستون کی حیثیت رکھتی ہیں، کیونکہ یہی وہ مقامات ہیں جہاں ماضی کی علمی وراثت محفوظ رہتی ہے اور مستقبل کی نسلیں اپنے فکری سفر کا آغاز کرتی ہیں۔ دورے کے دوران چیئر مین موصوف نے خاص طور پر بچوں کے سیکشن کا مشاہدہ کیا اور اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ بچوں کے لیے مطالعے کا الگ ماحول فراہم کرنا ایک نہایت اہم اور قابل تقلید اقدام ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اگر کم عمری میں بچوں کے دلوں میں کتابوں سے محبت پیدا کردی جائے تو یہی بچے مستقبل میں علم و ادب کے چراغ روشن کرنے والے ثابت ہوں گے۔ انہوں نے بچوں کے شعبے کو نئی نسل کی ذہنی و فکری تربیت کے لیے ایک مثبت اور مؤثر کوشش قرار دیا۔ لائبریری میں موجود قیمتی، تاریخی اور نایاب کتب کے ذخیرے کو دیکھ کر سید حسین اختر نے خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ صرف کتابوں کا مجموعہ نہیں بلکہ اردو تہذیب، تاریخ، فکر اور ادبی روایت کا ایک قیمتی سرمایہ ہے، جس کی حفاظت اور ترویج ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ انہوں نے لائبریری انتظامیہ کی کاوشوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ محدود وسائل کے باوجود جس جذبے اور لگن کے ساتھ یہ علمی مرکز اپنی خدمات انجام دے رہا ہے وہ قابل ستائش ہے۔ چیئر مین مہاراشٹر ساہتیہ اردو اکادمی نے لائبریری کی مزید ترقی، توسیع اور جدید سہولیات کی فراہمی کے لیے اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ انہوں نے وقت کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہاں کمپیوٹر کلاسز کے آغاز کی تجویز بھی پیش کی تاکہ طلبہ، نوجوانوں اور اردو سے وابستہ افراد کو جدید ٹیکنالوجی اور عصری علوم سے بھی فائدہ پہنچ سکے۔ ان کا کہنا تھا کہ اردو کا فروغ صرف کتابوں تک محدود نہیں بلکہ جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو کر ہی اس زبان کو نئی بلندیوں تک پہنچایا جا سکتا ہے۔

سوشل میڈیا پر اثر انگیز لالہ لائف اسٹائل

محسن خان کی چار افراد کے خلاف ناگپاڑہ پولس میں شکایت

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) سماجی کارکن اور سوشل میڈیا طرز زندگی پر اثر انداز کرنے والے محسن خان عرف لالہ لائف اسٹائل نے BNSS، 2023 کی دفعہ 173(1) کے تحت ناگپاڑہ پولیس اسٹیشن میں ایک تحریری شکایت درج کرائی ہے جس میں چار افراد کے خلاف مبینہ طور پر ذات پات کی بنیاد پر بدسلوکی اور مجرمانہ جرائم کے الزام میں ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ جن کے خلاف لالہ لائف اسٹائل نے شکایت کی ہے ان میں معین بٹلہ ولد آصف بٹلہ، (2) شعیب ٹائیگر ولد زبیر، (3) شارخ پٹھان، اور (4) ایک نامعلوم شخص شامل ہے۔ خان نے SC/ST (مظالم کی روک تھام) ایکٹ، 1989 کی دفعات کی درخواست کی ہے جس میں سیکشن 3(1)(r) 3(1)(s) 3(1)(u) 3(1)(za) اور 3(2)(va) کے ساتھ ساتھ دفعہ 196,61, 202353,B13,B196، اور آئی ٹی ایکٹ، 2000 کی دفعہ 67 شکایت درج کی گئی ہے۔ اور اس کے علاوہ ایف آئی آر نمبر 0154 آف 2026 پہلے ہی 12/03/2026 کو ڈونگری پولیس اسٹیشن میں درج ہے۔ شکایت کے مطابق، ملزم مبینہ طور پر ذات پات کی تذلیل، مجرمانہ دھمکیاں دینے اور فحش الیکٹرانک مواد کی گردش میں ملوث تھا۔ خان نے الیکٹرونک شواہد جمع کرائے ہیں اور ملزمان کی دھمکیوں کا حوالہ دیتے ہوئے پولیس سے تحفظ طلب کیا ہے۔ ناگپاڑہ پولیس نے شکایت موصول ہونے کی تصدیق کی ہے۔ مزید تفتیش زیر التوا ہے۔

۲۰۲۴ء میں ۴ء۸۷؍لاکھ سے زائد سڑک حادثات

ہر گھنٹے ۲۰؍افراد جان سے گئے

وزارتِ سڑک ٹرانسپورٹ و شاہراہوں کی تازہ رپورٹ کے مطابق ۲۰۲۴ء میں ہندوستان میں سڑک حادثات کی تعداد ۴ء۸۱؍ فیصد اضافے کے ساتھ ۴ء۸۷؍لاکھ سے تجاوز کر گئی۔ ان حادثات میں ۱ء۷۷؍لاکھ سے زائد افراد ہلاک اور ۴ء۱۷؍لاکھ زخمی ہوئے۔ رپورٹ کے مطابق ملک میں اوسطاً ہر گھنٹے ۵۶؍ سڑک حادثات اور ۲۰؍اموات ریکارڈ کی گئیں۔ مرکزی وزارتِ سڑک ٹرانسپورٹ و شاہراہوں کی جانب سے جاری کردہ تازہ رپورٹ کے مطابق ہندوستان میں ۲۰۲۴ء کے دوران سڑک حادثات میں مزید اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے، جس کے نتیجے میں لاکھوں افراد متاثر ہوئے جبکہ اموات کی تعداد بھی تشویشناک سطح تک پہنچ گئی۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ۲۰۲۴ء کے دوران ملک بھر میں مجموعی طور پر ۴؍لاکھ ۸۷؍ہزار ۷۰۷؍سڑک حادثات پیش آئے، جو گزشتہ سال کے مقابلے میں ۴ء۸۱؍فیصد زیادہ ہیں۔ ان حادثات کے نتیجے میں ایک لاکھ ۷۷؍ہزار ۱۷۵؍افراد جان کی بازی ہار گئے جبکہ ۴؍لاکھ ۱۷؍ہزار ۱۴۴؍افراد زخمی ہوئے۔ اعداد و شمار کے مطابق ملک میں اوسطاً ہر گھنٹے ۵۶؍سڑک حادثات رپورٹ ہوئے، جبکہ ہر گھنٹے تقریباً ۲۰؍افراد اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ یہ صورتحال سڑکوں پر بڑھتے ہوئے خطرات اور ٹریفک نظم و نسق کے حوالے سے سنگین سوالات کھڑے کرتی ہے۔ ریاستوں کے لحاظ سے جائزہ لیا جائے تو تمل ناڈو میں سب سے زیادہ ۶۷۵۲۶؍سڑک حادثات رپورٹ ہوئے، جس سے یہ ریاست حادثات کے اعتبار سے سرفہرست رہی۔ دوسری جانب اتر پردیش میں ۲۴۱۱۸؍افراد سڑک حادثات میں ہلاک ہوئے، جو ملک میں سب سے زیادہ اموات کا ریکارڈ ہے۔ رپورٹ کے مطابق ۲۰۲۴ء کے دوران پیش آنے والے حادثات میں سے ایک لاکھ ۵۸؍ہزار ۹۵۸؍یعنی ۳۱؍فیصد قومی شاہراہوں اور ایکسپریس ویز پر ہوئے۔ ریاستی شاہراہوں پر ایک لاکھ ۳؍ہزار ۵۳۸؍حادثات، جو کل حادثات کا ۲۱ء۲؍فیصد ہیں، جبکہ ۲؍لاکھ ۳۳؍ہزار ۲۱۱؍حادثات دیگر سڑکوں پر پیش آئے، جو مجموعی تعداد کا ۴۷ء۸؍فیصد ہیں۔ اموات کے اعداد و شمار بھی اسی رجحان کی عکاسی کرتے ہیں۔ قومی شاہراہوں پر ۶۴۷۷۲؍افراد جان سے گئے، جو کل اموات کا ۳۶ء۶؍فیصد ہے۔ ریاستی شاہراہوں پر ۳۹۲۷۷؍اموات ریکارڈ ہوئیں جبکہ دیگر سڑکوں پر ۷۳۱۲۶؍افراد ہلاک ہوئے، جو مجموعی اموات کا ۴۱ء۳؍فیصد ہے۔ رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ ۲۰۲۴ء کے دوران مجموعی طور پر ایک لاکھ ۶۴؍ہزار ۸۷۳؍مہلک حادثات پیش آئے۔ ان میں سے ۵۹۰۴۳؍ حادثات قومی شاہراہوں، ۳۶۳۹۲؍ریاستی شاہراہوں اور ۶۸۹۴۳؍دیگر سڑکوں پر رونما ہوئے۔ گاڑیوں کے اعتبار سے تجزیہ کیا جائے تو دو پہیہ گاڑیاں حادثاتی اموات میں سب سے زیادہ ملوث پائی گئیں۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366

mumbairaabta@gmail.com

7506100010

ایران جھکنے اور بکنے والا نہیں ہے

احساس ہمدردی میناب سانحہ پر سدھیندر کلکرنی کا اظہار خیالات، امریکہ اسرائیل جنگ کا ذمہ دار

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) اسرائیل اور امریکہ جنگی حالات کے ذمہ دار ہے کیونکہ امریکہ اسرائیل کی مدد کر رہا ہے، نتن یاہو اور ڈونالڈ ٹرمپ کرپشن میں ملوث ہے اس لئے وہ ایسے حالات پیدا کر رہے ہیں یہ انسانیت کے لئے خطرناک ہے ہندوستان کی نریندر مودی سرکار بھی اسرائیل نواز ہے۔ انسانیت سوز بمباری کی ہم مذمت کرتے ہیں میناب میں ۱۶۹؍ ایرانی طالبات پر بمباری کے لیے امریکہ اور اسرائیل ذمہ دار ہے اس قسم کا سنگین الزامات یہاں یشونت راؤ چوان میں منعقدہ ایرانی احساس ہمدردی تقریب میں قلمکار پریشد میں سابق راجیہ سبھا رکن کمار کیتکر نے عائد کیا ہے انہوں نے کہا کہ ایران ایک چھوٹا ملک ہے اس کا خاتمہ امریکہ اور اسرائیل چاہتا ہے۔ اپنی حفاظت کیلئے ایران جنگ میں ہے۔ جنگ میں عورتوں اور بچوں کی حفاظت کو یقینی بنانا ضروری ہے لیکن امریکہ نے میناب میں طالبات کو بمباری کا نشانہ بنایا ہے۔ جنگی حالات پر میڈیا کا رول بھی مشتبہ ہے جواہر لعل نہرو اور ہندوستان کا ۱۰۰ سالہ قدیم دوستانہ تعلقات ہیں۔ ہندوستان ہمیشہ سے ہی امن کا سفیر رہا ہے اس لیے ہم طالبات کے قتل و غارت گری کی مذمت کرتے ہیں۔ سینئر ایڈوکیٹ مجید میمن نے کہا کہ ہندوستان امن کا پیغام دیتا ہے امن کا سفیر ہے لیکن ہم آج ناکام ہے ان میناب میں طالبات کے قتل و غارت گری پر احتجاج بھی نہیں کر سکتے ہم اس کے خلاف مذمتی قرارداد بھی منظور نہیں کر سکتے۔ پارلیمنٹ میں اس ظلم کے خلاف مذمتی قرارداد منظور کیا جانا چاہئے جنگ میں جس طرح سے طالبات کو نشانہ بنایا گیا وہ قابل مذمت ہے اور عوام پر بمباری کہاں کا انصاف ہے ۲۸ جنوری کے قتل و غارتگری پر مذمتی قرارداد منظور کرنے میں ہندستانی سرکار ناکام ہے ظلم سہنے والا بھی قصوروار ہوتا ہے۔ ایرانی نمائندہ حکیم الٰہی کے نائب ڈاکٹر محمد حسین ضانیہ نے کہا کہ میناب اسکول بمباری انتہائی کربناک اور دردناک ہے اس میں طالبات شہید ہوگئی اور اس نے نسل نو کو نقصان پہنچایا یہ انسانیت کا قتل ہے۔ اس بمباری میں ۱۶۸ طالبات شہید ہوئی یہ ناقابل تلافی نقصان ہے یہ عالمی انصاف کی بھی خلاف ورزی ہے اس کے ساتھ ہی جنگی اصولوں کے بھی منافی ہے۔ یہ حملہ اور بمباری انسانیت کے خلاف ہے۔ اٹل بہاری واجپئی کے مشیر سدھیندر کلکرنی نے میناب کے طالبات کو کیوں شہید کیا گیا؟ یہ سوال داخلی دیوار پر تصاویر کے ساتھ تھا اس سوال کا جواب ہم سب کو پتہ ہے، جنہوں نے ان طالبات اور بچوں کو شہید کیا انہیں روکنے والا کون ہے؟ ہندوستان کی آواز دنیا میں سنی جاتی ہے کیا ہندوستان کی آواز اتنی کمزور ہوگئی ہے کہ ہم اس کی مذمت بھی نہیں کر سکتے یہ اہم سوال ہے۔ قلمکار پریشد نے ایک خاموشی کو ختم کیا ہے۔ روم میں جنگ کے خلاف پیرس لندن میں ریلیاں نکالی جا رہی ہیں اسپین کے پارلیمنٹ اور وزیر اعظم نے سب نے اس جنگ کی مذمت کی ہے لیکن ممبئی میں خاموشی ہے اس قلمکار پریشد نے خاموشی کو توڑا ہے۔ آج گودی میڈیا کے درمیان میں جا کر اگر حق کی آواز بلند کرنے والا ہے تو وہ میجر جنرل ریٹائرڈ جے ڈی بخشی ہے۔ ہندوستان اب ایک نئے موڑ پر آیا ہے اب لوگ سوال کر رہے ہیں کہ ۱۶۸ بے قصور بچے شہید کیے گئے ان کی کوئی مذمت نہیں کی گئی۔ ہندوستانی ملاح قتل کیے گئے اب تک اس کی بھی کوئی جوابدہی نہیں لی گئی امریکہ سے کوئی سوال تک نہیں کیا گیا۔ اسکا ذمہ دار کون ہے اس کی مذمت بھی نہیں کی گئی ہے ۱۶۸ بچوں کا جو قتل عام کیا گیا اس کا کون ذمہ دار ہے غزہ میں ہزاروں بچے شہید ہوئے اس کی کوئی مذمت نہیں سپریم لیڈر آیت اللہ خمینی کی شہادت پر بھی مذمت نہیں کی گئی اس کا سدباب ہوگا یا نہیں ایران ڈرنے والا نہیں ہے ایران بکنے والا نہیں ہے فلسطین مرنے والا نہیں ہے ایران ایک طاقتور ملک ہے ایران قدیم ملکوں میں سے ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

تائیوان نے ایتو آبا جزیرے کے قریب محدود سمندری حدود

تائی پے: تائیوان نے ایتو آبا (تائی پنگ) جزیرے کے قریب محدود سمندری حدود میں چینی سرکاری جہازوں کی موجودگی پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے بیجنگ کی مذمت کی ہے۔ تائیوانی حکام کا کہنا ہے کہ چینی جہازوں نے حساس سمندری علاقے میں داخل ہو کر کشیدگی میں اضافہ کیا، جس کے بعد تائیوانی کوسٹ گارڈ نے فوری کارروائی کرتے ہوئے انہیں چیلنج کیا۔ تائیوان کے مطابق دو چینی جہاز ایتو آبا جزیرے کے قریب محدود پانیوں میں داخل ہوئے، تاہم تائیوانی حکام کی تنبیہ کے بعد وہ علاقہ چھوڑ کر واپس چلے گئے۔ حکام نے واضح کیا کہ تائیوان اپنی سمندری خودمختاری اور علاقائی حدود کے تحفظ پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گا۔ تائیوانی حکومت نے چینی کارروائی کو اشتعال انگیز قرار دیتے ہوئے کہا کہ بیجنگ مسلسل سمندری اور فضائی سرگرمیوں کے ذریعے خطے میں دباؤ بڑھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ تائیوان نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ وہ اپنی سمندری حدود اور قومی مفادات کے دفاع کے لیے تمام ضروری اقدامات جاری رکھے گا۔ چین اور تائیوان کے درمیان حالیہ ہفتوں میں سمندری کشیدگی میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ تائیوانی حکام کا کہنا ہے کہ چینی کوسٹ گارڈ اور دیگر سرکاری جہاز متعدد مواقع پر تائیوان کے زیر انتظام علاقوں اور سمندری حدود کے قریب سرگرم رہے ہیں، جس پر تائی پے نے بارہا احتجاج کیا ہے۔ ایتو آبا جزیرہ جنوبی بحیرۂ چین میں واقع تائیوان کے زیر انتظام سب سے بڑے جزائر میں شمار ہوتا ہے۔

اسٹاک ہوم میں فلسطینی علاقوں اور لبنان پر اسرائیلی حملوں کے خلاف مظاہرہ

مظاہرین نے اسرائیلی فوجی کارروائیوں کے خاتمے اور سویڈن کی جانب سے اسرائیل کو ہتھیاروں کی فروخت پر پابندی کا مطالبہ کیا۔

سنیچر کو اسٹاک ہوم کے وسطی علاقے میں سینکڑوں افراد نے فلسطینی علاقوں اور لبنان میں جاری اسرائیلی فوجی کارروائیوں کے خلاف ریلی نکالی۔ اوڈن پلان اسکوائر میں متعدد سول سوسائٹی گروپس کی جانب سے منعقد کی گئی اس ریلی میں مقبوضہ مغربی کنارے اور لبنان میں اسرائیلی حملوں کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ مظاہرین نے ''غزہ میں بچے مارے جا رہے ہیں''، ''اسکول اور اسپتال بمباری کی زد میں ہیں''، ''لبنان پر حملے روکے جائیں'' اور ''خوراک کی قلت ختم کی جائے'' کے نعرے لگائے۔ انہوں نے اسرائیل سے غزہ میں فوجی کارروائیاں روکنے اور سویڈن سے اسرائیل کو ہتھیاروں کی فروخت بند کرنے کا مطالبہ کیا۔ بعد ازاں ایرانی مظاہرین کا ایک گروپ بھی امریکہ اور اسرائیلی پالیسیوں کے خلاف اس ریلی میں شامل ہوا۔ آذربائیجان نژاد سویڈش کارکن آیدن امیر ہاشمی کا کہنا تھا کہ مغربی ممالک کی حمایت کے بغیر اسرائیل فلسطینیوں کے خلاف ایسے اقدامات نہیں کر سکتا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مغربی ممالک نے لاجسٹک، اخلاقی اور قانونی مدد فراہم کر کے اس عمل میں کردار ادا کیا۔ ہاشمی نے یہ بھی کہا کہ امریکہ کی کچھ ریاستوں میں اسرائیل پر تنقید یا بائیکاٹ قابلِ سزا بنا دیا گیا ہے، لیکن وہ سویڈن میں ایسا نہیں ہونے دیں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ دھمکیوں اور دباؤ کے باوجود کارکن فلسطینی عوام کی حمایت جاری رکھیں گے۔ واضح رہے کہ اسرائیل نے 7 / اکتوبر ۲۰۲۳ء کے بعد سے غزہ پر وحشیانہ بمباری کا سلسلہ جاری رکھا ہے، اور پورے غزہ کو کھنڈر میں تبدیل کر دیا ہے، اس کے علاوہ تمام شہری نظام کو تباہ کر دیا، اس کے علاوہ ناکہ بندی کر کے خطے میں قحط کے حالات پیدا کر دئے، حالانکہ امریکہ کی ثالثی میں جنگ بندی نافذ ہے، لیکن اس کے باوجود اسرائیل کے ذریعے اس کی خلاف ورزی جاری ہے۔ اس کے علاوہ اسرائیل لبنان پر بھی بمباری کر رہا ہے، اس کا مقصد لبنان کے کچھ علاقوں کو بفر زون میں تبدیل کرنا ہے، اس کے علاوہ مختلف علاقوں پر قبضہ کر کے ریاست کو وسعت دینے کا بھی اسرائیل کا منصوبہ ہے۔ جس کے خلاف عوام نے احتجاج کیا۔ سویڈن کے دارالحکومت اسٹاک ہوم میں فلسطینی علاقوں اور لبنان پر جاری اسرائیلی فوجی کارروائیوں کے خلاف جون 2026 میں ایک بڑا احتجاجی مظاہرہ کیا گیا ہے، جس میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ مرکزی مقام: مظاہرے کا انعقاد اسٹاک ہوم کے مشہور اوڈنپلان اسکوائر میں کیا گیا۔ یہ احتجاج سویڈن کی متعدد سول سوسائٹی تنظیموں اور انسانی حقوق کے گروپوں کی اپیل پر منعقد کیا گیا۔ مظاہرین نے فلسطینی علاقوں (غزہ اور مغربی کنارے) اور لبنان پر اسرائیلی حملوں کو فوری طور پر روکنے کا مطالبہ کیا۔ غزہ میں جاری خوراک اور طبی سامان کی شدید قلت کو ختم کرنے اور ناکہ بندی اٹھانے پر زور دیا گیا۔ مظاہرین نے یورپی یونین اور مغربی ممالک کے دوہرے معیار کی شدید مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ یوکرین کے معاملے پر فوری ردعمل دینے والے ممالک اسرائیل کے جنگی جرائم پر خاموش ہیں۔ مظاہرین نے سویڈن کی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اسرائیل کو ہتھیاروں کی فروخت اور تجارتی تعلقات فوری طور پر معطل کرے۔ سویڈن میں ہونے والے حالیہ مظاہروں میں مظاہرین نے غزہ اور دیگر علاقوں میں اسرائیلی فوجی کارروائیوں کو فوری بند کرنے اور سویڈن حکومت کی جانب سے اسرائیل کو ہتھیاروں کی سپلائی و فروخت پر مکمل پابندی عائد کرنے کا پرزور مطالبہ کیا ہے۔ مظاہرین نے اسرائیل سے اپنے فوجی آپریشنز فوری روکنے کا مطالبہ کیا۔

سی ٹی اے نے تبتی سیاسی قیدی کے کیس کو اجاگر کیا

لہاسا کے بعد چین کے احتجاجی ٹرائلز کی انصاف پسندی پر سوال اٹھائے

دھرم شالہ: سنٹرل تبتی انتظامیہ (سی ٹی اے) نے نگاوانگ یگنین کے معاملے کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے، جسے پاسانگ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، ایک تبتی بدھ بھکشو جو 2008 میں تبیہہ کے احتجاج کے سلسلے میں چینی حکام کی طرف سے مجرم ٹھہرائے جانے کے بعد عمر قید کی سزا کاٹ رہا ہے۔ ایکس پر پوسٹ کردہ ایک بیان میں انتظامیہ نے زور دے کر کہا کہ اس پر 10 مارچ 2008 کو تبت میں شروع ہونے والے مظاہروں سے متعلق سرگرمیوں میں پانچ راہبوں سمیت تبتیوں کے ایک گروپ کی قیادت کرنے کا غلط الزام لگایا گیا تھا۔ سنٹرل تبت انتظامیہ کے مطابق، چینی حکام نے الزام لگایا کہ پاسانگ کی قیادت میں گروپ سرکاری دفاتر کو نقصان پہنچانے، دکانوں کو آگ لگانے اور پولیس پر حملہ کرنے میں ملوث تھا۔ تاہم، سی ٹی اے نے برقرار رکھا کہ اس کے خلاف الزامات سیاسی طور پر محرک تھے اور یہ مظاہروں کے بعد ہونے والے وسیع کریک ڈاؤن کا حصہ تھے۔ سی ٹی اے نے نوٹ کیا کہ نگوانگ یگنیان صرف دو افراد میں شامل تھے جنہیں مبینہ طور پر 2008 کے مظاہروں سے منسلک سزاؤں کی پہلی بڑی لہر کے دوران عمر قید کی سزا سنائی گئی تھی۔ انتظامیہ کے مطابق، اسی کیس سے منسلک کئی دوسرے راہبوں کو مبینہ طور پر 15 سے 20 سال تک قید کی سزائیں سنائی گئیں۔ اپنے کیس کو بغاوت کے بعد تبت کی وسیع تر صورت حال کی علامت قرار دیتے ہوئے، مرکزی تبت انتظامیہ نے کہا کہنگوانگ کی قید احتجاج کے بعد چینی حکام کے ردعمل کی شدت کو ظاہر کرتی ہے۔ انتظامیہ نے مزید دعویٰ کیا کہ تبتی سطح مرتفع کے بعد کے کریک ڈاؤن کے دوران ہزاروں تبتیوں کو حراست میں لیا گیا تھا۔ سی ٹی اے نے انسانی حقوق کی بین الاقوامی تنظیموں کی طرف سے اٹھائے گئے خدشات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ تبتی نظر بندوں پر مشتمل عدالتی کارروائی کی شفافیت اور شفافیت پر سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ حقوق کے گروپوں نے مبینہ طور پر مقدمات کی آزادانہ نگرانی کے فقدان پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور خدشہ ظاہر کیا ہے کہ سیاسی اختلاف کو روکنے اور اظہار رائے کی آزادی کو محدود کرنے کے لیے قانونی طریقہ کار استعمال کیا جا رہا ہے۔ سینٹرل تبتن ایڈمنسٹریشن نے حال ہی میں ایک تبتی بدھ بھکشو اور سیاسی قیدی نباوانگ یگنئین، جنہیں پاسانگ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، کے کیس کو عالمی سطح پر اجاگر کیا ہے۔ سی ٹی اے (تبتی جلاوطن حکومت) نے چینی حکام کے تحت چلنے والے مقدمات کی شفافیت اور منصفانہ ہونے پر سنگین سوالات اٹھائے ہیں۔

چینی خفیہ اداروں کی نظریں مصر میں منظم جرائم پر نئی سرگرمیوں کا انکشاف

قاہرہ: ایک حالیہ تجزیاتی رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ چین کے خفیہ ادارے مصر میں منظم جرائم سے وابستہ نیٹ ورکس پر اپنی توجہ بڑھا رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق چینی حکام خاص طور پر ان جرائم پیشہ گروہوں پر نظر رکھے ہوئے ہیں جو غیر قانونی مالی سرگرمیوں، آن لائن فراڈ، منی لانڈرنگ اور سرحد پار جرائم میں ملوث ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ چین کی بڑھتی ہوئی عالمی معاشی موجودگی کے ساتھ ساتھ اس کے سکیورٹی اور انٹیلی جنس ادارے بھی بیرون ملک چینی شہریوں، سرمایہ کاری اور کاروباری مفادات کے تحفظ میں زیادہ سرگرم کردار ادا کر رہے ہیں۔ مصر، جو چین کے بیلٹ اینڈ روڈ اقدام کا ایک اہم شراکت دار سمجھا جاتا ہے، اس تناظر میں خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔ تجزیے کے مطابق بعض جرائم پیشہ نیٹ ورکس نے مصر کو اپنی سرگرمیوں کے لیے ایک اہم مرکز کے طور پر استعمال کیا ہے، جس کے باعث چینی اداروں کی دلچسپی میں اضافہ ہوا ہے۔ رپورٹ میں اس بات کی بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ چین بین الاقوامی سطح پر قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ تعاون بڑھانے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ مالی جرائم اور سائبر دھوکہ دہی جیسے خطرات کا مقابلہ کیا جا سکے۔ ماہرین کے مطابق مصر میں چینی انٹیلی جنس کی بڑھتی ہوئی توجہ اس وسیع تر حکمت عملی کا حصہ ہے جس کے تحت بیجنگ اپنے شہریوں، سرمایہ کاری اور تجارتی منصوبوں کو بیرون ملک درپیش خطرات سے محفوظ بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ رپورٹ 13 جون کو شائع ہونے والے ایک تجزیاتی مضمون پر مبنی ہے جس میں مصر میں منظم جرائم اور چینی انٹیلی جنس اداروں کی سرگرمیوں کے درمیان بڑھتے ہوئے تعلقات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

شہری تنظیم نے چین کے نسلی اتحاد اور ترقی کے قانون کی مذمت کی

تائی پے: شہری تنظیموں نے کل چین کے نسلی اتحاد اور ترقی کو فروغ دینے کے قانون پر تنقید کی، جو کہ یکم جولائی کو نافذ ہونے والا ہے، اور کہا کہ یہ جبری الحاق اور ثقافتی صفائی کے مترادف ہے۔ گروپوں نے کہا کہ قانون ایک واحد قومی شناخت مسلط کرنے کی کوشش کرتا ہے، غیر ہان نسلی گروہوں کی شناخت کو ختم کرتا ہے، اور تعلیم، رہائش، آبادی کی نقل و حرکت، کمیونٹی کی زندگی، ثقافت، سیاحت اور ترقی پر محیط پالیسیوں کے ذریعے مختلف نسلی گروہوں کے ''انضمام'' کو فروغ دیتا ہے۔ تائیوان اکنامک ڈیموکریسی یونین کے کنوینر لائی چنگ چیانگ نے کہا کہ یہ قانون اتحاد کی آڑ میں جبر کے مترادف ہے، جس میں اویغوروں، تبتیوں، جنوبی منگولیوں، ہانگ کانگروں اور تائیوانیوں کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی دلیل دی کہ قانون جان بوجھ کر ژونگھوا منزو، ''چینی قوم'' (اور ژونگھوا منگو (، جمہوریہ چین کے درمیان الفاظ میں مماثلت کا فائدہ اٹھاتا ہے تاکہ تائیوان کی بین الاقوامی برادری میں گھسنے کی کوششوں کو مزید تنگ کیا جا سکے۔ لائی نے کہا کہ چینی کمیونسٹ پارٹی (سی سی پی (کی ''ژونگھوا منزو کی عظیم بحالی'' کا بنیادی مقصد علاقہ اور نسل دونوں کے لحاظ سے اتحاد تھا۔ چاہے یہ چینی صدر شی جن پنگ کا 2019 کا ''پانچ نکاتی منصوبہ'' ہو یا چین کے تائیوان امور کے دفتر کی طرف سے جاری کردہ 2022 کا وائٹ پیپر، ''نئے دور میں تائیوان کا سوال اور چین کا دوبارہ اتحاد''، دونوں واضح طور پر ''عظیم تجدید کاری'' کو لازونگین کے ہدف سے جوڑتے ہیں۔ اس طرح، اس فریمنگ کی بازگشت مؤثر طریقے سے بیجنگ کے موقف کی توثیق کرنے کے مترادف ہے۔ سوچو یونیورسٹی کے پولیٹیکل سائنس کے ایسوسی ایٹ پروفیسر چن فانگ یو نے کل کہا کہ چین کی قوم پرستی کے پیچھے بنیادی منطق یہ ہے کہ تائیوان اور ہانگ کانگ کے لوگوں کو اپنی شناخت ''چینی'' یا ''ہان'' کے طور پر کرنی چاہیے اور یہ کہ چینی قوم پرستی متنوع نسلوں کو قبول نہیں کر سکتی۔

یورپی عدالت نے فالون گونگ

مظاہروں پر پابندی کے معاملے میں سربیا کو قصوروار قرار دے دیا

اسٹراسبرگ: یورپی عدالت برائے انسانی حقوق نے ایک اہم فیصلے میں قرار دیا ہے کہ سربیا نے فالون گونگ سے متعلق پرامن احتجاجی مظاہروں پر پابندی عائد کر کے انسانی حقوق کے یورپی کنونشن کی خلاف ورزی کی۔ عدالت نے کہا کہ سربیائی حکام مظاہروں پر پابندی کے لیے مناسب اور ٹھوس جواز فراہم کرنے میں ناکام رہے۔ یہ مقدمہ ''سربین چائنیز فرینڈ شپ سوسائٹی ایف ڈی ایچ'' کی جانب سے دائر کیا گیا تھا، جس نے 2016 میں چین میں فالون گونگ کے پیروکاروں کے مبینہ استحصال کے خلاف احتجاجی مظاہروں کا منصوبہ بنایا تھا۔ یہ مظاہرے چینی صدر کے سربیا کے سرکاری دورے کے دوران منعقد ہونے تھے، تاہم سربیائی حکام نے عوامی سلامتی کا حوالہ دیتے ہوئے انہیں روک دیا تھا۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا کہ سربیائی حکام نے مظاہروں پر پابندی لگانے سے قبل کسی جامع سکیورٹی جائزے یا خطرے کے ٹھوس شواہد پیش نہیں کیے۔ محض ممکنہ جوابی مظاہروں یا تصادم کے خدشات کو بنیاد بنا کر پرامن اجتماع کے حق کو محدود نہیں کیا جا سکتا۔ یورپی عدالت نے یہ بھی قرار دیا کہ درخواست گزاروں کو مؤثر قانونی چارہ جوئی کا مناسب موقع فراہم نہیں کیا گیا، جس کے باعث انسانی حقوق کے یورپی کنونشن کی ایک اور شق کی خلاف ورزی ہوئی۔ فالون گونگ ایک روحانی تحریک ہے، جس کی بنیاد مراقبے اور اخلاقی تعلیمات پر ہے۔

بیجنگ کا ایغور نگرانی کا ماڈل افغانستان کو برآمد کیا جا رہا ہے: رپورٹ

ایک ایسی دنیا جہاں ٹیکنالوجی انسانیت کو آزاد کرنے کے لیے نہیں، بلکہ اس کی قید کو مکمل کرنے کے لیے کام کرتی ہے

کابل: سنکیانگ، چین کا سب سے بڑا خطہ اور چین کا واحد خطہ جہاں مسلم آبادی کی اکثریت ہے، قدیم شاہراہ ریشم کا ایک تاریخی سنگم ہے۔ شمال مغرب میں واقع، اس کی سرحدیں آٹھ ممالک سے ملتی ہیں: ہندوستان، پاکستان، افغانستان، تاجکستان، کرغزستان، قازقستان، روس اور منگولیا۔ اس کا جغرافیائی محل وقوع اسے بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو (BRI) کے لیے ایک کلیدی خطہ بناتا ہے، ایک زبردست بنیادی ڈھانچے کا منصوبہ جس کے ساتھ بیجنگ کا مقصد زمینی راستے سے یورپ اور مشرق وسطی سے جڑنا ہے۔ لیکن معیشت کی خوشحالی کے لیے، چینی کمیونسٹ پارٹی (سی سی پی) نے فیصلہ کیا ہے کہ سنکیانگ میں اختلاف رائے کی کوئی گنجائش نہیں ہے، اور نہ ہی ریاست کی طرف سے منظور شدہ شناخت کے علاوہ کسی اور شناخت کے لیے۔ اگرچہ سنکیانگ نظریاتی طور پر خود مختار ہے، لیکن یہ مرکزی حکومت کی طرف سے سخت پابندیوں کے تابع ایک اورویلیائی ڈراؤنا خواب بن گیا ہے۔ یہ خطہ جو کہ یورپ کا نصف ہے، سماجی کنٹرول اور ثقافتی جبر کا ایک جدید ترین نظام بن چکا ہے۔ لاکھوں کیمروں کی نظروں کے نیچے، ایک پوری قوم اویغور کو آہستہ آہستہ اور طریقہ کار سے مٹایا جا رہا ہے۔ پچھلی صدی کے گیس چیمبرز کے ذریعے نہیں بلکہ کڑی نگرانی، جبری نس بندی اور خاندانی علیحدگی کے ذریعے۔ دہشت گردی سے لڑنے کے بہانے، سی سی پی 'سائنکائزیشن' کی پالیسی پر عمل پیرا ہے، جو کہ ایغور آبادی کو زبردستی اپنے ساتھ شامل کرنے کے لیے ایک منظم حکمت عملی ہے۔ جو کبھی ایک پردیی صوبہ تھا وہ آج چین کا سب سے زیادہ عسکری علاقہ ہے: ایک کھلا ہوا جیل۔ اقوام متحدہ کی سابق ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق مشیل بچلیٹ نے حال ہی میں سنکیانگ میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کا اعتراف کیا ہے جو کہ ''انسانیت کے خلاف جرائم'' کی شکل اختیار کر سکتے ہیں۔ 2005 کے اوائل میں، ہیومن رائٹس واچ نے خطرے کی گھنٹی بجاتے ہوئے یہ دعویٰ کیا کہ سنکیانگ میں اویغوروں پر منظم جبر ایک دانستہ سیاسی حکمت عملی ہے جس سے بالآخر چین کی ریاست کو فائدہ ہوتا ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ سنکیانگ کے دوبارہ تعلیم کے کیمپوں میں جو کچھ ہوتا ہے وہ چین کی سرحدوں سے باہر تک پھیلا ہوا ہے اور بین الاقوامی برادری کو گھیرتا ہے۔ چین دنیا کے سامنے یہ ثابت کر رہا ہے کہ ریاستی استحکام اور معاشی ترقی کے نام پر ثقافتی اور مذہبی شناخت کو دوبارہ لکھا یا مٹایا جا سکتا ہے۔ اگر لوہے کی عظیم دیوار کا نظام مربوط عالمی مزاحمت کو پورا کیے بغیر غالب رہتا ہے، تو خطرہ یہ ہے کہ سنکیانگ ماڈل ایک برآمدی مصنوعات بن جائے گا: ایک ایسی دنیا جہاں ٹیکنالوجی انسانیت کو آزاد کرنے کے لیے نہیں، بلکہ اس کی قید کو مکمل کرنے کے لیے کام کرتی ہے۔

تربت میں ڈیتھ اسکواڈ کا گھر پر دستی بموں سے حملہ، پانچ خواتین زخمی

تربت: بلوچستان کے ضلع کیچ کے علاقے خیر آباد میں جمعہ کی شب مسلح افراد نے رہائشی گھر پر دستی بموں سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں پانچ خواتین زخمی ہو گئیں۔ تفصیلات کے مطابق خیر آباد میں جمعدار جمند کے گھر پر ڈیتھ اسکواڈ ارکان نے دو دستی بم پھینکے، دھماکوں کے نتیجے میں پانچ خواتین زخمی ہوئیں جن میں سے دو شدید زخمی خواتین کو علاج کے لئے کراچی منتقل کیا گیا۔ ان حملوں میں ملوث افراد کا تعلق سرکاری حمایت یافتہ مسلح ڈیتھ اسکواڈ سے بتایا جا رہا ہے۔ خیال رہے کہ بلوچستان میں ''ڈیتھ اسکواڈ'' کی اصطلاح اب عام ہے۔ ڈیتھ اسکواڈ سے مراد ایسے مسلح گروہ جو بیشتر اوقات عام شہریوں، سیاسی کارکنوں، انسانی حقوق کے علمبرداروں یا مزاحمت کاروں کو نشانہ بناتے ہیں۔ قوم پرست اس حوالے سے موقف رکھتے ہیں ان گروہوں کو نہ صرف حکومتی اور فوجی اداروں کی تحفظ حاصل ہوتا ہے بلکہ اکثر اوقات پولیس اور دیگر قانون نافذ کرنے والے ادارے بھی ان کے خلاف کارروائی سے گریز کرتے ہیں۔ ان گروہوں پر قتل، اغوا، تشدد، بم حملے اور عام شہریوں کو خوفزدہ کرنے جیسے سنگین الزامات ہیں۔

موسمیاتی غفلت کی قیمت۔۔ سیلابوں سے

ہیٹ ویوز تک پاکستان شدید بحران کی زد میں

اسلام آباد: ماحولیاتی ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ پاکستان موسمیاتی تبدیلیوں کے بڑھتے ہوئے اثرات کے ساتھ ساتھ اپنی طویل المدتی پالیسی کمزوریوں اور ناقص تیاری کی بھی بھاری قیمت چکا رہا ہے۔ ملک کو ایک طرف تباہ کن سیلابوں، شدید گرمی کی لہروں اور خشک سالی کا سامنا ہے، تو دوسری جانب پانی کی قلت، زرعی نقصان اور صحت عامہ کے مسائل بھی شدت اختیار کر رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق پاکستان دنیا کے ان ممالک میں شامل ہے جو موسمیاتی تبدیلیوں سے سب سے زیادہ متاثر ہو رہے ہیں، حالانکہ عالمی کاربن اخراج میں اس کا حصہ ایک فیصد سے بھی کم ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بڑھتے ہوئے موسمی خطرات کے باوجود ملک میں طویل المدتی موسمیاتی منصوبہ بندی، انفراسٹرکچر کی بہتری اور مقامی سطح پر تیاری کے اقدامات ناکافی رہے ہیں۔ 2022 کے تباہ کن سیلابوں کا حوالہ دیتے ہوئے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ لاکھوں افراد بے گھر ہوئے، ہزاروں جانیں ضائع ہوئیں اور سڑکوں، اسکولوں، اسپتالوں اور زرعی زمینوں کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا۔ ماہرین کے مطابق کمزور نکاسی آب، غیر منصوبہ بند تعمیرات اور مؤثر پیشگی انتباہی نظام کی کمی نے تباہی کی شدت میں اضافہ کیا۔ رپورٹ میں اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ پاکستان میں ہیٹ ویوز ایک خاموش مگر انتہائی خطرناک بحران بن چکی ہیں۔ کراچی، لاہور اور جیکب آباد سمیت کئی شہروں میں گرمی کی شدت میں مسلسل اضافہ دیکھا جا رہا ہے، جبکہ بجلی کی قلت اور پانی کی کمی صورتحال کو مزید سنگین بنا رہی ہے۔ کم آمدنی والے طبقے، مزدور اور دیہی آبادی اس کے سب سے زیادہ متاثرین ہیں۔ ماہرین کے مطابق پانی کی قلت بھی ایک بڑا چیلنج بنتی جا رہی ہے۔ زیر زمین پانی کے ذخائر تیزی سے کم ہو رہے ہیں جبکہ دریاؤں میں آلودگی بڑھنے سے زرعی اور گھریلو استعمال کے لیے صاف پانی کی دستیابی متاثر ہو رہی ہے۔ اس کے نتیجے میں زرعی پیداوار، خوراک کی فراہمی اور دیہی معیشت پر دباؤ بڑھ رہا ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ پاکستان میں موسمیاتی بحران صرف ماحولیاتی مسئلہ نہیں رہا بلکہ اب یہ معاشی، سماجی اور انتظامی چیلنج میں تبدیل ہو چکا ہے۔ ان کے مطابق اگر موسمیاتی موافقت، پانی کے انتظام، شہری منصوبہ بندی اور آفات سے نمٹنے کے نظام میں فوری اصلاحات نہ کی گئیں تو مستقبل میں نقصانات مزید بڑھ سکتے ہیں۔ مبصرین کے مطابق سیلاب، گرمی کی لہروں، خشک سالی اور آبی بحران کے یکجا اثرات پاکستان کے لیے ایک کڑے امتحان کی صورت اختیار کر چکے ہیں، اور اب مؤثر حکمرانی اور عملی اقدامات ہی اس چیلنج سے نمٹنے کا واحد راستہ ہیں۔

چین جاپان کے بارے میں جھوٹی

نئی عسکریت پسندی' بیانیہ پھیلا رہا ہے: رپورٹ

ٹوکیو: مئی کے آخر میں سنگاپور میں منعقد ہونے والی ایشیا سیکورٹی سمٹ، جسے شنگری لا ڈائیلاگ بھی کہا جاتا ہے، میں وزیر دفاع شنجیر وکوئزومی نے ایک طاقتور تقریر کی جس نے سامعین کی کافی توجہ مبذول کرائی۔ کوئزومی نے کہا، ''آپ میں سے کچھ لوگوں نے نئی عسکریت پسندی کی اصطلاح سنی ہوگی، لیکن حقیقت سے آگے کچھ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''اس کے بارے میں سوچو۔ ایک ایسا ملک ہے جس کے پاس جوہری ہتھیاروں اور اسٹریٹجک بمباروں کا بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ جاپان کے پاس ایسا کوئی ہتھیار نہیں ہے۔ اور پھر بھی جاپان کو نئی عسکریت پسندی کا لیبل لگایا گیا ہے۔ کیا یہ عجیب بات نہیں ہے؟ اگرچہ اس نے بڑے ایٹمی ہتھیاروں والے ملک کا نام نہیں لیا، لیکن وہ بلاشبہ چین کا حوالہ دے رہے تھے، جس نے جاپان کو ''نئی عسکریت پسندی'' پر تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ کوئزومی نے کہا کہ دوسری جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد سے، جاپان نے اقوام متحدہ کے چارٹر سمیت بین الاقوامی قانون کا مسلسل احترام کیا ہے، اور ایک آزاد اور کھلے بین الاقوامی نظم کو برقرار رکھنے اور اسے مضبوط بنانے کے لیے مخلصانہ کوششیں کی ہیں۔ ایک امن پسند قوم کے طور پر جاپان کے راستے کو خطے اور عالمی برادری نے قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔'' اس کے بعد انہوں نے زور دے کر کہا،'' یہ حقیقت جھوٹے دعووں سے متزلزل نہیں ہوگی۔ کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے۔'' چین نے تائیوان کی ممکنہ ہنگامی صورتحال کے بارے میں گزشتہ نومبر میں ڈائٹ میں وزیر اعظم سانائے تاکائچی کے ریمارکس پر سخت ردعمل کا اظہار کیا۔ چین جاپان پر دباؤ بڑھا رہا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی رائے عامہ کے دائرے میں علمی جنگ شروع کرنے کے لیے ''نئی عسکریت پسندی کا بیانیہ استعمال کر رہا ہے، اپنے اقدامات کو درست ثابت کرنے اور جاپان کو تنہا کرنے کی شدت سے کوشش کر رہا ہے۔ ایشیا سیکورٹی سمٹ میں کوئزومی کی تقریر سے ایک دن پہلے، چینی وفد کے سربراہ نے جاپان پر تنقید کرتے ہوئے کہا، مجھے گہرا شک ہے کہ کیا ایک ایسا ملک جس نے عسکریت پسندی کی زہریلی میراث کو مکمل طور پر ختم نہیں کیا ہے، بین الاقوامی مواقع پر دفاعی تعاون کے بارے میں بڑے پیمانے پر بات کرنے کا اہل ہے، اور کیا وہ ایک بار بین الاقوامی برادری کا اعتماد جیت سکتا ہے۔ کوئزومی کی اپنی تقریر میں ''نئی عسکریت پسندی'' کے الزام کی تردید کا امکان چینی وفد کے سربراہ کے اس بیان سے ہوا تھا۔

تنظیمی رہنماؤں کا جیل ٹرائل اور

فیس لیس ٹرائل کے خلاف جیل میں احتجاج: بلوچ یکجہتی کمیٹی

کوئٹہ: بلوچ یکجہتی کمیٹی نے کہا کہ آج تنظیمی رہنماؤں کی پیشی کے موقع پر ریاست پاکستان کی جانب سے مقدمات کو ویڈیو لنک کے ذریعے فیس لیس ٹرائل کی جانب منتقل کرنے کی کوشش ایک بار پھر منصفانہ ٹرائل، عدالتی شفافیت کے بنیادی اصولوں پر سنگین سوالات اٹھا رہی ہے۔ یہ اقدام نہ صرف انصاف کے تقاضوں کے منافی ہے بلکہ زیرِ حراست رہنماؤں کے قانونی اور آئینی حقوق کو مزید محدود کرنے کی کوشش بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تنظیم کے رہنماؤں کے مقدمات میں طویل عرصے سے عدالتی طریقۂ کار کو مسلسل تبدیل کیا جا رہا ہے۔ انتظامی حراست، مختلف مقدمات کا اندراج، مسلسل جسمانی ریمانڈ، جیل ٹرائل اور اب فیس لیس کورٹس کا اجراء جیسے اقدامات پاکستانی عدالتی نظام کی خفیہ اداروں اور فوج کے ہاتھوں یرغمال ہونے کی واضح ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ کھلی عدالت میں سماعت، عوامی رسائی اور عدالتی نگرانی منصفانہ ٹرائل کے بنیادی اصول ہیں۔ جب مقدمات کو جیلوں کی دیواروں کے پیچھے یا فیس لیس اور آن لائن طریقۂ کار کے ذریعے چلایا جاتا ہے تو ہم اس کو براہ راست بی وائی سی رہنماؤں کو مزید ریاستی جبر کا نشانہ بنانے کا حکمت عملی کا حصہ سمجھتے ہیں اور عدالت کو اس میں شریک جرم سمجھتے ہیں۔ مزید کہا کہ زیرِ حراست رہنماؤں نے متعدد مرتبہ جیل ٹرائل کے دوران عدالتی جانبداری اور عدالتی رویے سے متعلق تحفظات کا اظہار کیا گیا، جس کے بعد متعلقہ جج کی تبدیلی کے لیے باقاعدہ درخواست دائر کی گئی۔ تاہم یہ درخواست کئی ماہ گزرنے کے باوجود تا حال زیرِ التوا ہے۔ بلوچ یکجہتی کمیٹی کے زیر حراست رہنما اس وقت جیل کے اندر فیس لیس کورٹ ٹرائل کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ ان کا موقف واضح ہے کہ ان کے مقدمات کی سماعت آئین اور قانون کے مطابق کھلی عدالت میں ہونی چاہیے، اور انہیں اپنے وکلاء، اہلِ خانہ اور عوامی نگرانی کے حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ بیان میں کہا کہ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ فیس لیس ٹرائیل ور جیل ٹرائل کا فوری خاتمہ کیا جائے، مقدمات کو فوری طور پر کھلی عدالت میں منتقل کیا جائے، جج کی تبدیلی سے متعلق درخواست پر فوری سماعت کی جائے، اور زیرِ حراست رہنماؤں کے تمام قانونی اور آئینی حقوق کو یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ریاست پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ یہ ریاست کی خام خیالی ہے کہ وہ تنظیم کے رہنماؤں کو جھوٹے مقدمات میں قید کر کے عوامی آواز کو مستقل خاموش کر دینگے۔ جبکہ ہم عدالت اور مذکورہ جج کی قانونی جبر کو بھی بلوچ قوم اور دنیا کے سامنے عیاں کرتے رہے گے۔ آخر میں کہا کہ بلوچ یکجہتی کمیٹی جیل میں جاری تنظیم کے رہنماؤں کے احتجاج کو پوری دنیا تک پہنچائے گی۔

قابض فوج کے مخبروں اور ڈیتھ اسکواڈز پر کاری ضرب، 7 / کارندے ہلاک

خفیہ ٹھکانہ تباہ، ایم آئی اہلکار سمیت کارندے گرفتار۔ بی ایل اے

بلوچستان۔ 14 / جون۔ ایم این این۔ بلوچ لبریشن آرمی کے ترجمان جیئند بلوچ نے میڈیا کو جاری بیان میں کہا ہے کہ سرمچاروں نے خاران، قلات، نوشکی، کوئٹہ اور شاہرگ میں مربوط کارروائیاں کرتے ہوئے قابض پاکستانی فوج کے مخبروں اور تشکیل دیئے گئے ''ڈیتھ اسکواڈ'' کے سات کارندوں کو ہلاک کر دیا، جبکہ دہشتگرد عسکری جتھے کے ایک سرگرم ٹھکانے کو بارودی مواد سے مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا۔ ترجمان نے کہا کہ بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے گزشتہ شب خاران کے علاقے برشونکی میں 'ڈیتھ اسکواڈ' کے کارندے حافظ ممتاز کے خفیہ ٹھکانے پر بارودی مواد نصب کر کے اسے دھماکے سے اڑا دیا۔ مذکورہ ٹھکانہ ریاستی سرپرستی میں چلنے والے مسلح جتھے کے کارندوں کے زیر استعمال تھا، جہاں وہ مختلف اوقات میں رہائش اختیار کرتے اور پناہ لیتے تھے۔ ایک اور ٹارگٹڈ کارروائی کے دوران، سرمچاروں نے خاران ہی سے ''ڈیتھ اسکواڈ'' کے کارندے سمیر ولد رفیق، سکنہ برشونکی کو حراست میں لے کر نامعلوم مقام پر منتقل کیا۔ بی ایل اے کے انٹیلیجنس ونگ کی جانب سے کی جانے والی تفتیش کے دوران مذکورہ آلہ کار نے اعتراف کیا کہ وہ گزشتہ ماہ بی ایل اے کے جانباز سرمچار سنگت علی جان عرف سدیس کی شہادت کے واقعے میں براہِ راست ملوث تھا۔ سمیر نے مزید اعتراف کیا کہ وہ خاران شہر اور اس کے گردونواح میں چوری اور ڈکیتی کی متعدد سنگین وارداتوں میں بھی ملوث رہا ہے۔ دورانِ تفتیش مذکورہ کارندے نے اپنے دوسرے جرائم پیشہ ساتھیوں کے ناموں کا انکشاف کرنے سمیت کئی دیگر اہم راز بھی اگلے۔ انہوں نے کہا کہ اسی طرح ایک اور اہم ترین کارروائی میں، بی ایل اے کے سرمچاروں نے قلات کے علاقے اسکلکو سے قابض پاکستانی فوج کے ملٹری انٹیلیجنس (ایم آئی) کے ایک کارندے طاہر ولد چوہدری مبارک، سکنہ ملتان کو اس وقت حراست میں لے لیا جب وہ بھیس بدل کر علاقے میں مخبری کے لیئے نقل و حرکت کر رہا تھا۔ تنظیمی تفتیش کے دوران طاہر نے اعتراف کیا کہ وہ پاکستانی فوج کا حاضر سروس اہلکار ہے اور اس وقت براہِ راست ملٹری انٹیلیجنس کے لیئے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔ طاہر چوہدری نے انکشاف کیا کہ گزشتہ مہینے ہی اس کی تعیناتی قلات میں کی گئی تھی، جہاں قلات شہر کے بعد وہ گردونواح کے دیگر علاقوں میں بھی بھیس بدل کر مخبری کا نیٹ ورک چلا رہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے نوشکی میں قابض پاکستانی فوج کے ایک اور مہرے شعیب ولد اختر محمد مینگل کو اس وقت فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا جب وہ سرمچاروں کی گرفت سے بھاگنے کی کوشش کر رہا تھا۔ مذکورہ کارندے کو قابض فوج نے بلوچ سرمچاروں کی صفوں میں شامل ہو کر انہیں اندرونی طور پر بڑا نقصان پہنچانے کا باقاعدہ ٹاسک دے کر بھیجا تھا، تاہم کیمپ کے سخت تنظیمی اصولوں، ڈسپلن اور سیکیورٹی طریقہ کار کے باعث وہ سرمچاروں کو نقصان پہنچانے کی سازش میں کامیاب نہ ہو سکا۔ آپ کی فراہم کردہ سرخی بلوچ لبریشن آرمی کی جانب سے جاری کردہ ایک حالیہ اخباری بیان سے متعلق ہے۔

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

ایسے لوگ یا تو جاہل ہیں یا متعصب اور بدترین خائن ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) کا عظیم ترین معجزہ قرآن مجید ہے اور اس میں شک بھی کیا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ دیگر معجزاتِ رسول (ﷺ) کا انکار کر دیا جائے، غیر ناطق مخلوقات سے رسول اللہ (ﷺ) کا کلام فرمانا اور ان مخلوقات کا حضور (ﷺ) کے حکم کی اطاعت اور آپ (ﷺ) کی طرف رغبت ومحبت کے ساتھ ساتھ آپ کی رسالت کو پہچاننا بھی معجزات نبوی (ﷺ) میں شامل ہے۔معجزات کے ظہور کا مقصد بھولی بھٹکی مخلوق کو اپنے خالق سے روشناس کرایا جائے اسی لیے آپ (ﷺ) کو اللہ تعالیٰ نے اپنی برہان قرار دیا اور تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم آپ (ﷺ) کی سیرت طیبہ کو اپنے لیے نمونہ عمل ٹھہرائیں اور صورت طیبہ کے انوار سے اپنے قلوب اور اپنی ارواح کو جلا بخشیں۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 9.1 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685_705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہوگا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔

نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

مغربی بنگال سیاسی قلابازی اور فرقہ واریت کی زد پر

بنگال اسمبلی انتخابات میں ٹی ایم سی کی شکست اور بی جے پی کی جیت کے بعد جو تبدیلی رونما ہوئی وہ تشویشناک ہے۔اپوزیشن کے ساتھ ہو رہے سلوک کے سبب متعدد رہنما ممتابنرجی کا ساتھ چھوڑنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کامیابی اور ٹی ایم سی کی شکست کے بعد مغربی بنگال کی سیاسی وسماجی صورت حال میں قابل ذکر تبدیلی رونما ہو رہی ہے۔یہ تبدیلی بی جے پی کے سیاسی نقطہ نظر سے تو اہم ہے لیکن معاشرتی نقطہ نظر سے تشویش ناک ہے۔بی جے پی کسی بھی ریاست میں الیکشن جیتنے کے بعد وہاں کے اپوزیشن کے ساتھ جو سلوک کرتی ہے وہی سلوک وہ بنگال میں ٹی ایم سی کے ساتھ کر رہی ہے۔ایسے سیاست دانوں کی بہتات ہے جن کی سیاست موقع پرستی کے محور پر گردش کرتی ہے اور جو ہر چڑھتے سورج کی پوجا کو ہی اپنی سیاسی معراج سمجھتے ہیں۔

سہیل انجم

بنگال اسمبلی انتخابات میں ٹی ایم سی کی شکست اور بی جے پی کی جیت کے بعد جو تبدیلی رونما ہوئی وہ تشویشناک ہے۔اپوزیشن کے ساتھ ہو رہے سلوک کے سبب متعدد رہنما ممتا بنرجی کا ساتھ چھوڑنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کامیابی اور ٹی ایم سی کی شکست کے بعد مغربی بنگال کی سیاسی و سماجی صورت حال میں قابل ذکر تبدیلی رونما ہو رہی ہے۔یہ تبدیلی بی جے پی کے سیاسی نقطہ نظر سے تو اہم ہے لیکن معاشرتی نقطہ نظر سے تشویش ناک ہے۔بی جے پی کسی بھی ریاست میں الیکشن جیتنے کے بعد وہاں کے اپوزیشن کے ساتھ جو سلوک کرتی ہے وہی سلوک وہ بنگال میں ٹی ایم سی کے ساتھ کر رہی ہے۔ایسے سیاست دانوں کی بہتات ہے جن کی سیاست موقع پرستی کے محور پر گردش کرتی ہے اور جو ہر چڑھتے سورج کی پوجا کو ہی اپنی سیاسی معراج سمجھتے ہیں۔ یہی سب کچھ بنگال میں بھی ہو رہا ہے۔ ٹی ایم سی سپریمو اور بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کے انتہائی قریبی سیاست داں بھی ان کا دامن چھوڑ کر بی جے پی کا دامن تھامنے ہی میں اپنی عافیت سمجھ رہے ہیں۔ بعض سیاست داں بی جے پی کا دامن تھامنے کے بعد ممتا بنرجی کو مخاطب کرکے یہاں تک کہہ رہے ہیں کہ ہم نے سیاسی اعتبار سے صحیح فیصلہ کیا ہے لیکن جذباتی اعتبار سے غلط قدم اٹھایا ہے اور ہم دیدی کو فراموش نہیں کر پائیں گے۔ ٹی ایم سی ٹوٹ گئی ہے اور رت برت بنرجی کی قیادت میں ایک دوسرا گروپ بن گیا ہے اور رت برت کو ایوان میں قائد حزب اختلاف کا درجہ بھی مل گیا ہے۔ یہاں بھی تقریباً وہی تاریخ دوہرائی گئی ہے جو مہاراشٹر میں شیوسینا کو توڑنے کے بعد دوہرائی گئی تھی۔ اطلاعات کے مطابق رت برت بنرجی کی قیادت میں ٹی ایم سی کے 80 ارکان اسمبلی میں سے 60 الگ ہو گئے ہیں۔ اسی طرح اس کے ارکان پارلیمنٹ بھی اس سے الگ ہو رہے ہیں اور جو بچ رہے ہیں ان کی بولیوں میں بھی بے اطمینانی کی کیفیت محسوس ہو رہی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ ٹی ایم سی کے 28 ممبران پارلیمنٹ میں سے تقریباً 20 نے کاکولی گھوش دستیدار کی قیادت میں این ڈی اے کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ ٹی ایم سی کے تقریباً ایک سو کونسلر بھی یا تو استعفیٰ دے چکے ہیں یا پھر اپنی وفاداری بدلنے کو سوچ رہے ہیں۔ تجزیہ کاروں کے مطابق اس سیاسی انخلا یا تبدیلی وفاداری کی سب سے بڑی وجہ ممتا بنرجی کی جانب سے اپنے بھتیجے ابھیشیک بنرجی کو آگے بڑھانا اور پارٹی کے سینئر رہنماؤں کے مشوروں کو نظر انداز کرنا ہے۔

جس طرح بی جے پی کے اقتدار والی ریاستوں میں فرقہ واریت کا بول بالا ہو جاتا ہے اور اقلیتیں بالخصوص مسلمان شرپسند عناصر کے نشانے پر آجاتے ہیں اسی طرح بنگال میں بھی فرقہ واریت اپنے پیر پھیلا چکی ہے۔ وہاں بھی بلڈوزر ایکشن ہو رہا ہے اور جے شری رام کے نعرے کے ساتھ مسلمانوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ تازہ واقعہ پرولیا ضلع میں گلی گلی پھیری لگا کر برتن بیچنے والے ایک مسلمان کی ہلاکت کا ہے۔ اس واقعے کے بعد مسلمانوں میں خوف وہراس ہے اور وہ ڈر رہے ہیں کہ اب دوسرے پھیری والوں کو بھی ہدف بنایا جا سکتا ہے۔ ہلاک شدہ کے اہل خانہ کے مطابق مسلمانوں سے زبردستی جے شری رام کے نعرے لگوانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ 47 سالہ اکبر منڈل کو ن 9 جون کو ایک گھر میں بلا کر ہلاک کیا گیا۔ اس کے بیس سالہ بیٹے

ذوالفقار کا کہنا ہے کہ ریاست میں جو ماحول بن گیا ہے اس کی وجہ سے وہ لوگ خوف زدہ ہیں۔ قریبی بانکورا ضلع کے پونیسول گاؤں میں اگلے روز جب اکبر منڈل کی لاش آئی تو پورے گاؤں میں خوف وہراس پھیل گیا۔ یہ علاقہ جنگل محل کہلاتا ہے اور یہاں ماضی میں کئی اہم سیاسی واقعات رونما ہو چکے ہیں۔ ذوالفقار نے غریبی کی وجہ سے اپنی تعلیم ادھوری چھوڑ دی اور باپ کی طرح پھیری لگانے لگا۔ اب اس کی بہن نے بھی جو گیارہویں میں تھی تعلیم ادھوری چھوڑ دی ہے۔ ذوالفقار کے مطابق اکبر 9 جون کو برتن بیچنے گیا تھا کہ سیورڈیہی گاؤں میں اسے ایک گھر میں گھسیٹ لیا گیا۔ اس پر نامعلوم افراد نے حملہ کیا۔ اس کو لاٹھی ڈنڈوں سے مارا جانے لگا۔ جب اس نے خود کو بچانے کی کوشش کی تو اسے کلہاڑی سے مار دیا گیا۔ پولیس اس معاملے میں کسی سیاسی فرقہ وارانہ وجہ سے انکار کرتی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ لگتا ہے تکرار کے بعد لڑائی ہوئی اور پھر اس کا قتل کیا گیا۔ پولیس کے مطابق ملزم بسو ناتھ مہتو کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس علاقے میں بیشتر مسلمان پھیری لگاتے اور گلی گلی سامان بیچتے ہیں۔ لیکن اب وہ سب خوف زدہ ہیں۔ اکبر کے بھائی نور محمد کا، جو کہ چکن بیچ کر روزی روٹی چلاتے ہیں، کہنا ہے کہ اس واقعے کے بعد پھیری لگانے والے دوسرے لوگ اپنے گھروں کو لوٹ آئے ہیں۔ اب مسلمان آسان ہدف بن گئے ہیں۔ مذکورہ گاؤں میں تلاش معاش کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ وہ لوگ اب کیسے اپنا گھر چلائیں۔

اب جبکہ بی جے پی کی حکومت ہے اور بی جے پی نے انتخابات کے دوران مبینہ بنگلہ دیشیوں کو واپس بنگلہ دیش بھیجنے کا وعدہ کیا تھا تو بنگلہ بولنے والے ہزاروں مسلمان اور روہنگیا مسلمان خوف زدہ ہیں کہ انھیں وہاں سے بنگلہ دیش میں دھکیل دیا جائے گا۔ بتایا جاتا ہے کہ پانچ ہزار ایسے افراد ہیں جن کے پاس شہریت کا کوئی دستاویز نہیں ہے۔ وزیر اعلیٰ سووبیندو ادھیکاری کا کہنا ہے کہ 4800 افراد کو پہلے ہی سرحد پار بھیجا جا چکا ہے باقی 836 افراد حراست میں ہیں۔ یاد رہے کہ مبینہ غیر قانونی تارکین وطن کا معاملہ بی جے پی کی انتخابی سیاست کا ایک اہم حصہ ہے۔ وہ اکثر وبیشتر یہ معاملہ اٹھاتی ہے اور غیر قانونی دراندازوں کو واپس بھیجنے کا وعدہ کرتی ہے۔ بی جے پی کا دعویٰ ہے کہ گزشتہ کئی دہائیوں سے بنگلہ دیش سے دراندازوں کے آنے کا سلسلہ جاری ہے جس کی وجہ سے آبادی کا تناسب بدلتا جا رہا ہے۔ وزیر داخلہ امت شاہ کا کہنا ہے کہ حکومت ہند ایک بھی درانداز کو آنے نہیں دے گی اور جو آگئے ہیں ان کو ان کے ملک واپس بھیجا جائے گا۔ ان کے خیال میں ایک سازش کے تحت دراندازی ہوتی ہے۔ واضح رہے کہ ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان چار ہزار کلومیٹر کی سرحد ہے جس میں سے نصف یعنی تقریباً 2500 کلومیٹر سرحد مغربی بنگال سے لگتی ہے۔ بی جے پی کا الزام ہے کہ ٹی ایم سی حکومت نے دراندازی کی طرف سے آنکھیں بند کر لی تھیں۔ جبکہ بہت سے بنگلہ بولنے والے مسلمانوں کا دعویٰ ہے کہ ان کی، ان کے والدین کی اور دادا دادی کی بھی پیدائش ہندوستان میں ہوئی ہے اور وہ بنگلہ دیشی نہیں ہیں۔ تجزیہ کاروں کے مطابق محض بنگلہ بولنے کی وجہ سے ان لوگوں پر بنگلہ دیشی ہونے کا لیبل چسپاں کر دیا گیا ہے۔

مبینہ دراندازوں کو واپس بنگلہ دیش بھیجنے کی وجہ سے جہاں بنگلہ بولنے والے مسلمانوں میں خوف وہراس کا عالم ہے وہیں ہند بنگلہ دیش تعلقات بھی خطرے میں پڑ گئے ہیں۔ دونوں ملکوں کے رشتے پہلے ہی خراب چل رہے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ اس معاملے کی وجہ سے مزید خراب ہو جائیں گے۔ بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ نے گزشتہ ماہ حکومت ہند کو ایک مکتوب ارسال کیا تھا جس میں انھوں نے کہا تھا کہ لوگوں کو ان کے ملک میں دھکیلنے کا عمل قابل قبول نہیں ہے۔ ان کے مطابق صرف ان لوگوں کو اپنے ملک میں قبول کیا جائے گا جن کی ضابطے کے مطابق جانچ ہو اور یہ ثابت ہو جائے کہ وہ بنگلہ دیشی ہیں۔ انسانی حقوق کے گروپوں اور بنگلہ دیش حکومت کا کہنا ہے کہ لوگوں کو ضابطوں کو نظر انداز کرکے سرحد پار دھکیلا جا رہا ہے۔ اس سے دونوں ملکوں کے تعلقات مزید بگڑ جائیں گے۔ اگر ہندوستان چاہتا ہے کہ یہ معاملہ خوش اسلوبی سے حل ہو تو مناسب طریقے سے اور ضابطوں کے مطابق دراندازوں کی جانچ کرنی ہوگی۔ جب یہ ثابت ہو جائے کہ فلاں شخص بنگلہ دیشی ہے اسی وقت اسے بنگلہ دیش واپس کیا جائے۔ بہر حال موجودہ صورت حال نے ریاست کا ماحول بالکل بدل کر رکھ دیا ہے۔ بی جے پی کے عروج کی وجہ سے شرپسندوں کو ابھرنے کا موقع مل گیا اور وہ مسلمانوں اور بنگلہ بولنے والوں کو نشانہ بنانے لگے ہیں۔ تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ جس طرح بی جے پی کے اقتدار والی دیگر ریاستوں میں مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کی زندگی اور ان کے حقوق خطرے میں پڑ گئے ہیں اسی طرح مغربی بنگال میں بھی خطرے میں پڑ گئے ہیں۔

مغربی بنگال کی موجودہ سیاسی صورتحال شدید سیاسی رسہ کشی، پارٹی بدلنے کے رجحانات (سیاسی قلابازی) اور بڑھتی ہوئی فرقہ وارانہ پولرائزیشن (صف بندی) کی وجہ سے انتہائی حساس رخ اختیار کر چکی ہے۔ ریاست کی سیاست میں یہ دونوں عوامل حکمران جماعت آل انڈیا ترنمول کانگریس اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے درمیان اقتدار کی جنگ کو مزید تیز کر رہے ہیں۔ ریاست کی سیاست میں موقع پرستی اور الیکشن سے قبل یا بعد میں پارٹی بدلنے کا رجحان بہت نمایاں رہا ہے۔ لیڈران کا الیکشن جیتنے یا سیاسی دباؤ سے بچنے کے لیے وفاداریاں تبدیل کرنا عام بات بن چکی ہے۔ بی جے پی کی بڑی قیادت اکثر ٹی ایم سی سے آئے ہوئے لیڈروں پر مشتمل رہی ہے، جبکہ کئی لیڈران دوبارہ ٹی ایم سی میں واپس لوٹ چکے ہیں۔ اس نظریاتی تبدیلی کے بغیر پارٹی بدلنے کے کلچر نے عام ووٹروں کے درمیان سیاسی ساکھ کو متاثر کیا ہے۔ بنگال کی سیاست میں گزشتہ چند سالوں سے مذہبی کارڈ کا استعمال تشویشناک حد تک بڑھ گیا ہے۔ ہندو اور مسلم ووٹوں کی واضح تقسیم پیدا کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں تاکہ انتخابی فائدہ حاصل کیا جا سکے۔ تہواروں، جلوسوں اور انتخابی مہمات کے دوران اکثر فرقہ وارانہ جھڑپیں اور کشیدگی دیکھنے کو ملتی ہے۔ ایک طرف بی جے پی ٹی ایم سی پر اقلیتوں کی خوشامد کا الزام لگاتی ہے، تو دوسری طرف ٹی ایم سی بی جے پی پر اکثریتی برادری کو بھڑکانے اور بنگال کے ثقافتی تانے بانے کو نقصان پہنچانے کا الزام عائد کرتی ہے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA
۱۵/جون۔۲۰۲۶

علاقائی جماعتوں کے صفائے کی مہم

بی جے پی نے بارہ سال قبل مرکز میں اقتدار حاصل کرنے کے بعد کانگریس مکت بھارت کا نعرہ دیا تھا۔ جس وقت بی جے پی نے یہ نعرہ دیا تھا اس وقت کانگریس کی حالت انتہائی کمزور تھی اور علاقائی جماعتوں نے بھی مرکزی حکومت کے اس منصوبے کی ایک طرح سے حمایت کی تھی اور وہ اپنی جگہ مطمئن تھے کہ کانگریس کا اگر صفایا ہو جائے تو علاقائی جماعتوں کو پھلنے پھولنے کا زیادہ موقع حاصل رہے گا۔ کانگریس ہی وہ جماعت تھی جو ملک کی تقریباً ہر ریاست میں اپنا سیاسی وجود رکھتی تھی اور تنظیمی ڈھانچہ بھی موجود تھا۔ تاہم ایک دہے سے زیادہ عرصہ گذرنے کے بعد یہ حقیقت کھل کر سامنے آرہی ہے کہ کانگریس مکت بھارت تو ممکن نہیں ہو سکا اور کانگریس نے گذشتہ بارہ سال میں کچھ استحکام بھی ضرور حاصل کر لیا ہے اور وہ حکومت سے ٹکراؤ کی پالیسی سے بھی گریز نہیں کر رہی ہے تاہم یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ان 12 برسوں میں علاقائی اور چھوٹی جماعتوں کا وجود ضرور خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ ملک میں علاقائی جماعتوں کا مرحلہ وار انداز میں صفایا کیا جا رہا ہے یا انہیں اس حد تک کمزور کر دیا جا رہا ہے کہ وہ زیادہ سیاسی جدوجہد کرنے کے موقف میں رہ نہیں پائیں۔ اپوزیشن جماعتیں اب اس صورتحال کا شکار ہو گئی ہیں کہ انہیں اپنے وجود کیلئے جدوجہد کرنی پڑ رہی ہے۔ کئی جماعتوں کو بی جے پی کی جانب سے نشانہ بناتے ہوئے عملاً ان کو ختم کرنے جیسے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ یہ درست ہے کہ کانگریس کو وہ طاقت اور استحکام نہیں ملی ہے جتنی اسے ملنی چاہئے تھی تاہم کانگریس کا وجود خطرہ میں دکھائی نہیں دیتا لیکن علاقائی جماعتوں کا وجود ضرور مسائل کا شکار ہو کر رہ گیا ہے۔ علاقائی جماعتوں نے بی جے پی کا ساتھ دیتے ہوئے کانگریس کے خلاف جدوجہد کی تھی لیکن آج خود ان کا وجود ہی خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ مہاراشٹرا میں شیوسینا اور این سی پی کو پھوٹ کا شکار کر دیا گیا اور جو طاقت ان جماعتوں کی تھی وہ کمزور ہو کر رہ گئی ہے۔ وہی حال بہار میں انتخابی جیت کے باوجود نتیش کمار کا کر دیا گیا۔ انہوں نے چیف منسٹر کا عہدہ چھوڑ کر راجیہ سبھا کی نشست پر اکتفاء کر لیا ہے۔ پنجاب میں اکالی دل سے اتحاد کیا گیا پھر اس کی طاقت ختم کرتے ہوئے اب بی جے پی وہاں تنہا مقابلہ کی تیاری کر رہی ہے۔ بی جے پی نے مغربی بنگال اسمبلی انتخابات میں جیت حاصل کرنے کے بعد ترنمول کانگریس کو انتہائی تیزی کے ساتھ مسمار کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ پارٹی سربراہ ممتا بنرجی کے انتہائی قریبی ساتھیوں کو بھی ان کے خلاف کر دیا گیا ہے۔ کئی ارکان پارلیمنٹ اور درجنوں ارکان اسمبلی اب ممتا بنرجی سے دوری اختیار کرنے لگے ہیں۔ بنگال میں ترنمول کانگریس کا وجود ہی خطرہ میں پڑ گیا ہے اور وہاں بھی ٹوٹ پھوٹ کرواتے ہوئے بی جے پی اپنے سیاسی ایجنڈہ اور عزائم کو آگے بڑھانے کی سرگرم کوششیں شروع کر چکی ہے۔ ابھی بنگال کا معاملہ پوری طرح ختم نہیں ہوا تھا کہ مہاراشٹرا میں شیوسینا ادھو ٹھاکرے گروپ میں ایک اور پھوٹ کی کوششیں شروع کر دی گئی ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ مہاراشٹرا میں شیوسینا ادھو ٹھاکرے گروپ کے سات ارکان پارلیمنٹ کو انحراف کیلئے اکسایا جا رہا ہے۔ ان کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے اور ادھو ٹھاکرے کی سیاسی کمر توڑنے کے منصوبوں پر عمل شروع ہو چکا ہے۔ اسی طرح پنجاب میں عام آدمی پارٹی کو کمزور کرنے کیلئے اس کے سات ارکان راجیہ سبھا سے انحراف کروایا گیا۔ ان ارکان پارلیمنٹ نے عام آدمی پارٹی کو چھوڑ کر بی جے پی میں شمولیت اختیار کر لی۔ عام آدمی پارٹی میں رہتے ہوئے عوامی مسائل پر مسلسل سرگرمی دکھانے والے راگھو چڈھا اب اطمینان سے خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں اور انہوں نے نیٹ پیپر لیک معاملہ میں بھی لب کشائی کو ضروری نہیں سمجھا۔ پنجاب میں اپنے عزائم کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے ارکان اسمبلی کو بھی انحراف کیلئے اکسانے کی اطلاعات ہیں۔ جموں وکشمیر میں محبوبہ مفتی کے ساتھ اتحاد کرتے ہوئے ان کی سیاسی طاقت کو کمزور کر دیا گیا تھا۔ ان تمام حالات سے پتہ چلتا ہے کہ کانگریس مکت بھارت کا نعرہ دینے والی بی جے پی دراصل علاقائی جماعتوں کو ختم کرنا چاہتی ہے۔ انتخابات میں جس طرح کی دھاندلیوں کی شکایت سامنے آرہی ہے ان کو دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ بی جے پی ملک میں ایک سیاسی پارٹی کا نظام ہی لانا چاہتی ہے۔ علاقائی جماعتوں نے کانگریس کی مخالفت میں بی جے پی کا ساتھ دیتے ہوئے جو غلطی کی تھی اس کا خمیازہ اب انہیں بھگتنا پڑ رہا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ کم از کم اب بی جے پی کے عزائم کو سمجھتے ہوئے تمام جماعتیں متحد ہو جائیں اور کانگریس کی قیادت میں حکومت کے خلاف جدوجہد کا راستہ اختیار کریں۔ عوام سے رجوع ہو کر عوام کی تائید حاصل کرتے ہوئے بی جے پی کے عزائم کو ناکام بنایا جا سکتا ہے۔

افغانستان: غذائی امداد کی دشوار گزار راہیں

افغانستان میں طلبہ تک غذائی امداد پہنچانے کے لیے طویل اور دشوار راستے طے کیے جا رہے ہیں۔ [illegible] می نے مل کر ایک تزویراتی تعطل پیدا کر دیا ہے۔ ان حالات میں ورلڈ فوڈ پروگرام کا مشن محض ایک لاجسٹک مشق نہیں، بلکہ فاقہ کشی کے خلاف ایک ناگزیر دفاعی حصار اور علاقائی استحکام کی کلید ہے۔ حال ہی میں انڈونیشیا کی جانب سے 35 لاکھ امریکی ڈالر کے عطیہ کے تحت 397 میٹرک ٹن مقوی بسکٹوں کی ترسیل اس بحران کی سنگینی کو واضح کرتی ہے۔ یہ امداد 172,000 افغان طلباء کے لیے محض ایک اضافی خوراک نہیں، بلکہ ان کی دن بھر کی واحد اور بنیادی غذائیت ہے جس پر ان کی بقا کا دارومدار ہے۔ عالمی سطح پر سیاسی تنہائی اور قدرتی آفات کے سنگم نے 'اسکول میل' (تعلیمی غذا) کی حیثیت کو ایک تعلیمی ترغیب سے بلند کر کے زندگی بچانے والی ضرورت میں تبدیل کر دیا ہے۔ تاہم، اس بقا کے سفر میں سب سے بڑی رکاوٹ وہ جغرافیائی وسیاسی دیواریں ہیں جو امداد کے راستوں کو مسدود کر رہی ہیں۔ جغرافیائی سیاست اور بند راستے: افغانستان جیسے 'لینڈ لاکڈ' ملک کے لیے ٹرانزٹ روٹس محض تجارتی راستے نہیں بلکہ شہ رگ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جب دوطرفہ تعلقات میں بگاڑ آتا ہے تو جغرافیہ کو اکثر کمزور طبقات کے خلاف ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ ورلڈ فوڈ [illegible] وجہ سے مغربی ایشیا میں پھیلی علاقائی عدم استحکام کی لہر نے اس گزرگاہ کو بھی بند کر دیا۔ جیسا کہ ورلڈ فوڈ پروگرام کی سپلائی چین ڈائریکٹر کورین فلیشر کا موقف ہے، 'بھوک راستوں کے کھلنے کا انتظار نہیں کرتی'۔ ان رکاوٹوں نے لاجسٹک ماہرین کو ایسے غیر معمولی اقدامات پر مجبور کیا جو عالمی امداد کی تاریخ میں اپنی مثال آپ ہیں۔ جب روایتی بحری اور زمینی راستے مسدود ہوئے، تو لاجسٹک ماہرین نے نقشوں پر ایک نئی اور پیچیدہ راہداری تشکیل دی جو انڈونیشیا سے شروع ہو کر 15 ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کرتی ہوئی کابل پہنچتی ہے۔ یہ مہم دبئی سے 21 ٹرکوں کے قافلے کی صورت میں شروع ہوئی، جس نے نو ممالک کی سرحدوں اور مختلف جغرافیائی خطوں کو عبور کیا۔ یہ طویل ترین راستہ متحدہ عرب امارات، سعودی عرب، اردن، شام، ترکیہ اور جارجیا سے ہوتا ہوا آذربائیجان کے شہر باکو پہنچا، جہاں سے اسے فیری کے ذریعے بحیرہ کیسپین پار کروا کر ترکمانستان پہنچایا گیا۔ سات سرحدوں پر کسٹم کلیئرنس، سیکورٹی اسسمنٹ اور بے پناہ اخراجات کے باوجود یہ قافلہ طورغنڈی کے راستے افغانستان میں داخل ہوا۔

مراسلات واعلانات

ایک ترک ٹرک ڈرائیور کی 11 گھنٹے کی روزانہ کی مسافت اور ٹرک کے کیبن میں بسر کی گئی راتیں اس وقت ثمر آور ثابت ہوئیں جب یہ بسکٹ غور، نورستان اور پکتیکا جیسے دور دراز صوبوں کے بچوں تک پہنچے۔ کابل کے گودام میں اس سامان کی وصولی پر عبدالاحد صاحب کے اطمینان بھرے تاثرات اس [illegible] اور ماسک کا لازمی استعمال) اور عطر لگانے پر پابندی جیسے اقدامات نے تشویش کی ایک نئی لہر پیدا کر دی ہے۔ حال ہی میں صوبہ ہرات میں لباس کے ضوابط کی خلاف ورزی کے الزام میں کم از کم 30 خواتین کی گرفتاری پر یو این ویمن نے گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اقوام متحدہ کے نمائندوں کے مطابق، ان گرفتاریوں کا اثر محض انفرادی نہیں بلکہ مجموعی طور پر پورے معاشرے پر پڑ رہا ہے۔ افغانستان میں زیر حراست رہنے والی خواتین کے ساتھ جڑی 'سماجی بدنامی' (اسٹگما) ان کے لیے رہائی کے بعد بھی اپنے خاندانوں اور برادریوں میں مزید تشدد اور تنہائی کا خطرہ پیدا کر دیتی ہے، جو ایک گہرا نفسیاتی اور سماجی المیہ ہے۔ افغانستان کی موجودہ صورتحال ایک ایسے مقام پر پہنچ چکی ہے جہاں بقا کے امکانات بیرونی لاجسٹک ناکہ بندیوں اور اندرونی انسانی حقوق کی پامالیوں کے درمیان پس رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کے ماہرین نے 9 جون کو ہرات میں لباس کی پابندیوں کے خلاف ہونے والے احتجاج کے دوران طاقت کے 'وحشیانہ استعمال' پر شدید احتجاج کیا ہے۔

۸؍جون کو نئی دہلی میں انڈیا اتحاد کی میٹنگ میں راہل گاندھی نے ملک کے موجودہ حالات کی عکاسی کرتے ہوئے اپوزیشن کیلئے مستقبل کا ''روڈ میپ'' پیش کیا۔ان کی پوری تقریر ملاحظہ فرمائیں کئی سال پہلے ایک بہت اچھے دوست سے میری بحث ہوگئی۔ میں نے اس سے کہا کہ جو تم کررہے ہو وہ سراسر ناانصافی ہے۔اس نے جواب دیا کہ دنیا ہی ناانصاف ہے،اس کی عادت ڈال لو۔آج یہاں کانگریس پارٹی کے بارے میں جو کچھ کہا گیا،ان کا جواب دینا میرا مقصد نہیں ہے۔اگر آپ کو میرے یا کانگریس پارٹی کے بارے میں مزید تنقید کرنی ہے تو کریں،ہم خوش دلی اور مسکراہٹ کے ساتھ قبول کریں گے۔ہم کوشش کریں گے کہ آپ خوش رہیں کیوں کہ ہمارا رول باقی لوگوں سے بالکل مختلف ہے۔

ہمیں مزاحمتی راہ اختیار کرنی ہوگی کیوں کہ الیکشن آزاد و منصفانہ نہیں ہوں گے

۸؍جون کو نئی دہلی میں 'انڈیا' اتحاد کی میٹنگ میں راہل گاندھی نے ملک کے موجودہ حالات کی عکاسی کرتے ہوئے اپوزیشن کیلئے مستقبل کا ''روڈ میپ'' پیش کیا،ان کی پوری تقریر ملاحظہ فرمائیں کئی سال پہلے ایک بہت اچھے دوست سے میری بحث ہوگئی۔ میں نے اس سے کہا کہ جو تم کررہے ہو وہ سراسر ناانصافی ہے۔اس نے جواب دیا کہ دنیا ہی ناانصاف ہے، اس کی عادت ڈال لو۔آج یہاں کانگریس پارٹی کے بارے میں جو کچھ کہا گیا،ان کا جواب دینا میرا مقصد نہیں ہے۔اگر آپ کو میرے یا کانگریس پارٹی کے بارے میں مزید تنقید کرنی ہے تو کریں،ہم خوش دلی اور مسکراہٹ کے ساتھ قبول کریں گے۔ ہم کوشش کریں گے کہ آپ خوش رہیں کیوں کہ ہمارا رول باقی لوگوں سے بالکل مختلف ہے۔ جیسا کہ آپ میں سے بہت سوں نے کہا، ہماری ذمہ داری پیار محبت سے آپ سب کو متحد رکھنا ہے۔ میں ۲۰۰۴ء سے کانگریس کا رکن پارلیمان ہوں۔ ہماری پارٹی کی ساخت ملک کی دیگر جماعتوں سے بنیادی طور پر مختلف ہے ۔اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ پارٹی اس وقت ایک مزاحمتی تحریک کی شکل میں ابھری تھی جب جدید ہندوستان کا وجود نہیں تھا۔ دیگر پارٹیوں کے برعکس ہماری پارٹی حکومتی ڈھانچے اور سرکاری سرپرستی کے سہارے پروان نہیں چڑھی۔ کانگریس پارٹی دراصل مزاحمتی تحریک ہے جو اس نظریے کا تحفظ کرتی ہے کہ تمام ہندوستانی برابر ہیں۔ہم بنیادی طور پر آر ایس ایس کے نظریہ کے مخالف ہیں۔ بی جے پی یا آر ایس ایس کے ساتھ سمجھوتہ کرنے سے پہلے ہم مرجانا پسند کریں گے۔ اس کیلئے آپ کو ہمارے سر قلم کرنے ہوں گے۔ میں لاکھوں کانگریسی کارکنوں کو جانتا ہوں جو کہیں گے کہ ہمارے سر کاٹ دو لیکن ہم آر ایس ایس کے سامنے سر نہیں جھکائیں گے۔

مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس اتحاد میں ایک غلط فہمی موجود ہے۔ غلط فہمی یہ ہے کہ آپ یعنی سماجوادی پارٹی، ترنمول کانگریس اور راشٹریہ جنتا دل یہ سمجھتی ہیں کہ اب تک آپ نے جو سیاسی طریقہ کار استعمال کیا وہ اب بھی کام آئے گا حالانکہ وہ طریقے اسی وقت کام کرتے تھے جب ریاستی ادارے غیر جانبدار تھے۔اب وہ صورتحال باقی نہیں رہی۔ بی جے پی سرکاری اداروں، قانونی نظام، بیوروکریسی، انٹیلی جنس ایجنسیوں اور یہاں تک کہ الیکشن کمیشن پر بھی قابض ہے۔ ترنمول کانگریس میں میرے بہت سے دوستوں کو یقین تھا کہ وہ مغربی بنگال الیکشن یکطرفہ جیت رہے ہیں مگر میں ان سے کہہ رہا تھا کہ وہ خوابوں کی دنیا میں ہیں۔ میں نے گجرات، مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ، ہریانہ اور مہاراشٹر میں دیکھا ہے کہ کیا ہوتا ہے مگر آپ میں سے بہت سے لوگ یقین نہیں کررہے تھے۔ کانگریس مزاحمت کرنے والی پارٹی ہے۔ اس کے زندہ رہنے کیلئے سرکاری اداروں کی غیر جانبداری ضروری نہیں بلکہ جتنا زیادہ ریاستی اداروں پر قبضہ کیا جائے گا اتنی ہی شدت کے ساتھ کانگریس دفاع کیلئے لڑے گی۔ سمجھنے کی کوشش کریں، ۲۰۲۴ء کا الیکشن ہم ہارے نہیں، جیتے تھے۔ آپ نے پوچھا کہ نتیش جی کیوں ہمیں چھوڑ کر چلے گئے، وہ میری یا کانگریس پارٹی کی وجہ سے نہیں گئے۔ میں آپ کو بتادوں کہ آنے والے دنوں میں وہ چند ذرائع بھی کام کرنا بند کردیں گے جو اب تک کسی حد تک کام کررہے ہیں کیونکہ بی جے پی اور آر ایس ایس سرکاری اداروں پر اپنی گرفت مزید مضبوط کررہے ہیں۔ ۱۰۰؍سال پہلے کانگریس نے بالکل اسی طرح کے حالات کا مقابلہ کیا تھا۔ ۱۹۲۷ء سے پہلے ہم ایک سیاسی جماعت تھے لیکن جیسے ہی مہاتما گاندھی نے کہا کہ ہمیں آزادی چاہئے، ہم مزاحمتی تحریک میں تبدیل

ہوگئے۔ اگر سیاسی جماعتیں کام نہ کرسکیں تو پھر مزاحمت ہی کام آتی ہے۔ جہاں بھی ہم نے مزاحمت کی ہمیں کامیابی ملی۔

اب ہمیں اپنی سوچ بدلنی ہوگی۔ ہمیں یہ طے کرنا ہوگا کہ ہم ایک دوسرے سے نہیں لڑیں گے، ہم میڈیا کو موقع نہیں دیں گے وہ ہم پر حملہ کرے بلکہ ہم مزاحمت کریں گے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ ہمارا چیلنج اگلا الیکشن جیتنا ہے مگر میرے نزدیک اگلا انتخاب پہلے ہی جیتا جاچکا ہے کیونکہ ملک کے عوام میں شدید غصہ ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ آر ایس ایس نے ریاستی اداروں پر قبضہ کرلیا ہے اور آپ کو آزاد اور منصفانہ انتخابات میسر نہیں ہوں گے۔ اس لئے ہمیں مزاحمت کا راستہ اختیار کرنا ہوگا۔ مزاحمت سی بی ایس ای، نیٹ اور بھارت جوڑو یاترا ہے۔ جہاں تک میرا معاملہ ہے، میں ہر طرف سے اور ہر طرح کی تنقید برداشت کرنے کو تیار ہوں، میرے لئے اب یہ صرف سیاست نہیں ہے بلکہ روحانی اور مذہبی فریضہ بن گیا ہے، اسی لئے میں اس اتحاد کو جوڑے رکھنے کیلئے ہر قسم کی توہین برداشت کرنے کو تیار ہوں۔ کیسے آگے بڑھنا یہ بہت آسان ہے۔ ہمیں کچھ خیالات سے آگے بڑھنا ہوگا۔ ممتا بنرجی ۱۰۰؍فیصد نہیں، ۹۰؍فیصد یقین رکھتی ہیں کہ ان کا الیکشن چرایا گیا۔ ادھو ٹھاکرے اور میرے بھائی تیجسوی یادو کو ۴۰؍فیصد یقین ہے کہ ان کا الیکشن چوری ہوا ہے مگر میں آپ سب سے کہتا ہوں کہ الیکشن ۱۰۰؍فیصد چوری ہورہے ہیں۔ اگر آپ کو اس پر کوئی شبہ ہے تو اس کو ذہن سے نکال دیں۔ یہ بھی سمجھ لیں کہ سوشل میڈیا پر موجودگی بنانے میں برسہا برس لگ جاتے ہیں۔ یہ ایک ہفتے میں نہیں ہوتا۔ میرے یوٹیوب پر ایک کروڑ فالوورس ہیں مگر میرا اکاؤنٹ مکمل طور پر دبایا جارہا ہے۔ اگر آپ یہ سمجھ رہے ہیں کہ سوشل میڈیا منصفانہ ہے اور اپوزیشن کی حمایت کررہا ہے تو آپ حقیقت سے دور ہیں۔ پورا ڈھانچا میڈیا، سوشل میڈیا، عدالتی نظام، بیوروکریسی اور انٹیلی جنس ایجنسیاں سب اس حکومت کو اقتدار میں رکھنے کیلئے کام کررہی ہیں لیکن یہ حکومت زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہے گی کیونکہ اس نے ہندوستانی جمہوریت اور عوام کے مستقبل کو نقصان پہنچایا ہے۔ایران میں ہونے والے واقعات کے بعد جو صورتحال پیدا ہورہی ہے، وہ قابو سے باہر ہوگی اور عوامی تحریکوں کیلئے ایک نئی جگہ پیدا کرے گی۔

یہ خیال بھی ذہن سے نکال دیں کہ ہم باہم مربوط نہیں ہے اور متحد ہوکر کام نہیں کرتے۔ یہ صرف بی جے پی اور اس کے حامی میڈیا کا پھیلایا ہوا بیانیہ ہے۔ میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر آئیڈیا آف انڈیا کے دفاع کا معاملہ ہوگا ڈی ایم کے اور اس کمرے میں موجود ہر جماعت ہمارے ساتھ کھڑی ہوگی۔ ہماری سیاسی لڑائیاں ہیں اور وہ رہیں گی۔ اگر آپ کہیں گے کہ میں جاؤں اور کیرالا کے سابق وزیر اعلیٰ کو گلے لگالوں تو میں ایسا نہیں کروں گا اور میں ایسا نہیں کرسکتا کیوں کہ ہماری ان کے ساتھ سیاسی لڑائی چلتی رہے گی۔ تو اس لئے ہمیں لچک کا مظاہرہ کرنا ہوگا اور یہ سمجھنا ہوگا کہ ہمارے خلاف ایک منظم مہم چلائی جارہی ہے تاکہ اپوزیشن کو کمزور اور منتشر دکھایا جاسکے۔ آخر میں، میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ہماری گفتگو میں اکثر مایوسی کا عنصر پایا جاتا ہے۔ لوگ سوچتے ہیں کہ کیا ہم کبھی بی جے پی کو شکست دے سکیں گے۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اگر ہم متحد رہیں اور مزاحمت کریں تو انہیں شکست دینا بہت آسان ہے۔ گزشتہ الیکشن (۲۰۲۴ء) میں میرے علاوہ اس کمرے میں موجود کسی شخص کو یقین نہیں تھا کہ ہم بی جے پی کو روک سکتے ہیں۔ اس کمرہ میں موجود ہر شخص کو یہ یقین پیدا کرنا ہوگا کہ اور اس یقین کے ساتھ آگے بڑھنا ہوگا کہ ہم انہیں شکست دے سکتے ہیں اور دیں گے۔ اگر آپ اس یقین کے ساتھ آگے بڑھیں گے تو میں آپ کو ضمانت دیتا ہوں کہ ریاست در ریاست اور انتخاب در انتخاب، چاہے وہ دھاندلی کریں یا نہ کریں، وہ اقتدار سے باہر ہوجائیں گے۔

نوجوان اور خواہشمند ہندوستان کے ساتھ خصوصی تعلق کی وجہ سے جناب ٹی این سیشن کی یادگار قائم کرنے کے لیے الیکشن کمیشن آف انڈیا نے 2020 سے 2025 تک انڈیا انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ڈیموکریسی اینڈ الیکشن مینجمنٹ (آئی آئی آئی ڈی ای ایم) نئی دلی میں سینٹر فار کریکلم ڈیولپمنٹ میں انتخابی مطالعات کے لیے بین موضوعاتی نظریے کے بارے میں ایک وزیٹنگ چیئر قائم کرنے اور اس کے لیے فنڈ فراہم کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔اس چیئر کے صلاح کار سابق چیف الیکشن کمشنر جناب این گوپالاسوامی ہوں گے۔ چیف الیکشن کمشنر سنیل اروڑا نے آج نرما یونیورسٹی احمد آباد کے انسٹی ٹیوٹ آف لاء میں کلیدی خطبہ دیتے ہوئے اس فیصلے کا اعلان کیا۔اس موقع پر نرما یونیورسٹی کے صدر ڈاکٹر کرن بھائی کے پٹیل، سکریٹری جنرل ای سی آئی جناب امیش سنہا، وائس چانسلر ڈاکٹر انوپ سنگھ، انسٹی ٹیوٹ آف لاء کی ڈائرکٹر ڈاکٹر پوروی پوکھریال، فیکلٹی اور طلبا موجود تھے۔ جناب سنیل اروڑا کو آئین کے ماہر اقتصادیات اور بہترین جیورسٹ جناب نانی پالکی والا کی یاد میں منعقدہ لاء کنکلیو کے موقع پر یونیورسٹی کے ذریعے مدعو کیا گیا تھا۔اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے جناب سنیل اروڑا نے کہا ''ہندوستان میں انتخابی عمل کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں دیانت داری، شفافیت اور ایمانداری کے مقصد کے لیے جناب ٹی این سیشن نے جو کچھ کیا اس کی وجہ سے ان کا نام دنیا بھر میں بہترین انتخابی طریقہ کار کا متبادل بن گیا ہے۔اس لیے ان کی یاد میں ای سی آئی چیئر قائم کرے گی۔ ہماری کوشش ہوگی کہ یہ چیئر اگست، ستمبر 2020 کے تعلیمی سیشن کے دوران پوری طرح کام کرنے لگے''۔ چیئر قائم کرنے کے سلسلے میں تفصیلات کا خاکہ سکریٹری جنرل جناب امیش سنہا، ڈی جی آئی آئی آئی ڈی ای ایم جناب دھرمیندر شرما اور ڈائرکٹر ای سی آئی مونا سری نواس تیار کریں گے اور 15 مارچ 2020 تک کمیشن کو پیش کریں گے۔ وزیٹنگ چیئر پروگرام میں ایسے نوجوان ماہرین تعلیم کو شامل کیا جائے گا جو انتخابی مطالعات سے متعلق شعبوں میں اچھا ریکارڈ رکھتے ہوں۔ انتخابی قانون۔ ہندوستان میں اس کا ارتقا اور اس پر عمل کے موضوع پر لیکچر دیتے ہوئے چیف الیکشن کمشنر نے کہا کہ ''اتفاق سے 26 نومبر 1950 کو آئین ہند کو اختیار کیے جانے کی 70 ویں سالگرہ بھی قریب ہی ہے جو کہ ہمیں آئندہ آگے کے راستے پر غور کرنے کا موقع فراہم کراتی ہے''۔

جناب اروڑہ نے کہا ''ہمارا آئین ایک زندہ دستاویز ہے، کئی طرح سے یہ ایک ارتقا پذیر دستاویز بھی ہے جو کہ وقت کی کسوٹی پر کھرا اترا ہے۔ اپنے آغاز سے ہی آئین نے ہر ایک ہندوستانی کو حقوق، اختیارات، فرائض کے ساتھ ساتھ مساوات، آزادی اور احترام کے بارے میں بھی بتایا ہے جس کے زندگی بامعنی بنتی ہے''۔ چیف الیکشن کمشنر نے کہا کہ دیگر اداروں کی طرح الیکشن کمیشن کو بھی نئے اور ابھرتے ہوئے چیلنجوں کا سامنا کرنے کے لیے اپنے بارے میں مسلسل غور کرنا ہوگا۔ جناب اروڑہ نے کہا ''انتخابی سفر شاندار رہا ہے۔ اس کے باوجود ہم ماضی کی کامیابیوں پر ہی بیٹھے نہیں رہ سکتے۔

عوامی بے چینی اور ملی قیادت

محمد اویس سنبھلی

ملک کے عام مسلمانوں کے دلوں میں آج جو بے چینی، اضطراب اور ناراضگی پائی جاتی ہے، وہ کسی وقتی سیاسی اختلاف کا نتیجہ نہیں بلکہ ایک ایسے طرزِ حکومت کا ردِ عمل ہے جس میں انہیں اپنے لیے کوئی جگہ دکھائی نہیں دیتی۔ جب کبھی ان کا ذکر ہوتا ہے تو ترقی، تعلیم، صحت، روزگار یا فلاح و بہبود کے حوالے سے نہیں بلکہ ایسے انداز میں ہوتا ہے جس میں بداعتمادی اور نفرت کی جھلک نمایاں نظر آتی ہے۔ ایک ایسے ملک میں جہاں مسلمان کل آبادی کا تقریباً 15؍فیصد ہیں، ان کے مسائل اور ان کے مستقبل کی منصوبہ بندی عملاً قومی مباحث سے خارج ہوچکی ہے۔ لیکن حکومت کی بے اعتنائی سے زیادہ افسوس ناک صورتِ حال ہماری اپنی ملی قیادت کی ہے۔ جن اداروں اور تنظیموں سے رہنمائی، حوصلہ اور سمت متعین کرنے کی امید وابستہ تھی، وہاں بھی ملت کے اجتماعی مسائل کے بجائے عہدوں، منصبوں اور حلقۂ اثر کی کشمکش زیادہ نمایاں دکھائی دیتی ہے۔

تاریخ کے اوراق پلٹ کر دیکھئے تو اندازہ ہوگا کہ ملت کے مخلص قائدین کس معیار کے حامل تھے۔ آزادی کے بعد خصوصاً 1960 کی دہائی میں جب ملک کے مختلف حصوں میں فسادات کی آگ بھڑکی اور مسلمان شدید آزمائشوں سے دوچار ہوئے تو اس وقت نہ وسائل تھے، نہ میڈیا کی طاقت تھی اور نہ بڑے بڑے فنڈز۔ اس کے باوجود ملت کے دردمند رہنماؤں نے ملک بھر کا دورہ کیا، متاثرین تک پہنچے، ان کے زخموں پر مرہم رکھا اور انہیں مایوسی کے اندھیروں میں ڈوبنے سے بچایا۔ جمشید پور سے لے کر راوڑکیلا تک، جہاں کہیں بھی فرقہ وارانہ آگ بھڑکی، وہاں ملت کے یہ مخلص خادم موجود تھے۔ مجلسِ مشاورت کا ابتدائی دور آج کے نام نہاد ملی قائدین کے لیے ایک مثال ہے۔ ابھی حال ہی میں ڈاکٹر فریدی پر معصوم مرادآبادی کی کتاب شائع ہوئی۔ اگر آپ اس کتاب کا مطالعہ کریں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آزاد ہندوستان میں مسلمانوں کی کیا کیفیت رہی ہے۔ وہ کن حالات سے گزر رہے ہیں اور کیا کیا مسائل اور کیسی کیسی مشکلات پیش آئی ہیں۔ لیکن چونکہ مشاورت سے وابستہ افراد نے قیادت کو منصب نہیں بلکہ امانت سمجھا تھا، ان کے پاس دولت کے انبار نہیں تھے، مگر ان کی زبانوں میں اخلاص کی وہ تاثیر تھی کہ ایک اپیل پر لوگ ان کے ساتھ دوڑ پڑتے اور دل کھول کر تعاون کرتے تھے۔ ان کے اخلاص کا عالم یہ تھا کہ ضرورت پوری ہوجانے کے بعد باقاعدہ اخبار کے ذریعہ اعلان کردیا جاتا کہ اب مزید کسی تعاون کی ضرورت نہیں، آئندہ ضرورت پڑی تو دوبارہ درخواست کی جائے گی۔ ہفت روزہ ''ندائے ملت'' کی مثال آج بھی یاد رکھنے کے لائق ہے۔ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کے دفاع کی پاداش میں اس اخبار اور کو سرکاری

عتاب، مالی بحران کا سامنا کرنا پڑا، مگر اس کے ذمہ داران نے عوام کے اعتماد کو کبھی اپنی ذاتی یا ادارہ جاتی منفعت کا ذریعہ نہیں بنایا۔ یہی وہ اخلاقی سرمایہ تھا جس نے ملت کو اپنی قیادت پر غیر معمولی اعتماد عطا کیا تھا۔

آج صورتِ حال اس کے برعکس دکھائی دیتی ہے۔ تعاون کی اپیلیں ختم ہونے کا نام نہیں لیتیں۔ منصوبے ختم ہوجاتے ہیں لیکن فنڈ جمع کرنے کی مہمات جاری رہتی ہیں۔ ملت کے نام پر جمع ہونے والے وسائل اور ان کے استعمال کے بارے میں شفافیت کا فقدان بھی عوام کے اعتماد کو مجروح کررہا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ قیادت اور عوام کے درمیان وہ رشتہ کمزور پڑتا جارہا ہے جو کسی بھی اجتماعی جدوجہد کی بنیاد ہوا کرتا ہے۔

ملک کے موجودہ حالات میں یہ خلا اور بھی خطرناک شکل اختیار کررہا ہے۔ گزشتہ چند دنوں میں ملک کے مختلف حصوں میں مساجد کے ساتھ جو کچھ ہوا، وہ ہر حساس مسلمان کے لیے تشویش کا باعث ہے۔ سنبھل کے مکسروا گاؤں میں بلڈوزر کارروائی کے دوران ''مصطفیٰ قادری مسجد'' کو منہدم کردیا گیا اور مسجد سے متعلقہ افراد کے خلاف مقدمات درج کردیے گئے۔ وارانسی میں صدیوں پرانی ''عجیب شہید مسجد'' کو ریلوے اراضی کا حوالہ دے کر زمین بوس کردیا گیا، جبکہ جے پور کے مالویہ نگر میں سڑک کی توسیع کے نام پر ''نورانی مسجد'' کو منہدم کردیا گیا۔ یہ محض تین مساجد کے انہدام کا معاملہ نہیں بلکہ ایک ایسے رجحان کی علامت ہے جس نے مسلمانوں کے اندر عدم تحفظ کے احساس کو مزید گہرا کردیا ہے۔ جب عبادت گاہیں نشانے پر ہوں، مذہبی شناخت کو متنازع بنایا جارہا ہو اور ایک پوری کمیونٹی مسلسل دباؤ میں زندگی گزارنے پر مجبور ہو تو سوال صرف ان واقعات کا نہیں رہتا بلکہ اس سوچ کا بن جاتا ہے جو ان واقعات کے پس منظر میں کارفرما ہوتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ بی جے پی کی سیاست کا سب سے بڑا ستون مسلمانوں کے خلاف نفرت اور ملک کی اکثریت کے جذبات کی صف بندی پر قائم ہے۔ گزشتہ ایک دہائی کے دوران ملک نے بارہا دیکھا ہے کہ جب بھی سیاسی ضرورت پیش آتی ہے، مسلمانوں کے مذہبی تشخص، ان کے اداروں اور ان کی عبادت گاہوں کو موضوعِ بحث بنا دیا جاتا ہے۔ انتخابات قریب ہوں تو یہ عمل اور زیادہ شدت اختیار کرلیتا ہے۔ اس لیے اگر آج مساجد کے انہدام، مذہبی مقامات پر تنازعات اور مسلمانوں کے خلاف ماحول سازی کے واقعات رونما ہورہے ہیں تو اس پر حیرت نہیں ہونی چاہیے، کیونکہ یہ اسی سیاست کا فطری تسلسل ہے جس نے نفرت کو انتخابی حکمتِ عملی کا مستقل جزو بنا لیا ہے۔ ان سے شکایت اپنی جگہ، لیکن اس سے بھی بڑا سوال یہ ہے کہ ایسے ماحول میں ملت کی نمائندگی کا دعویٰ کرنے والے ادارے اور قائدین کیا کررہے ہیں؟

افسوس یہ ہے کہ ہماری ملی قیادت کا ایک بڑا حصہ اس نازک وقت میں غیر معمولی خاموشی اختیار کیے ہوئے ہے۔ حکومت سے تو وہی توقع کی جاسکتی ہے جو اس کی سیاست کا مزاج ہے، مگر جن لوگوں نے ملت کی نمائندگی کا دعویٰ کر رکھا ہے، ان کی بے حسی اور خاموشی کس کھاتے میں ڈالی جائے؟ اگر مساجد منہدم ہورہی ہوں، ادارے دباؤ میں ہوں، مسلمانوں کے آئینی حقوق مسلسل محدود کیے جارہے ہوں اور اس کے باوجود ملی قائدین رسمی بیانات اور نمائشی اجلاسوں سے آگے بڑھنے کے لیے تیار نہ ہوں تو پھر ان کی موجودگی اور عدم موجودگی میں آخر فرق ہی کیا رہ جاتا ہے؟ قوم کو ایسے قائدین نہیں چاہئیں جو صرف عہدوں کی زینت بنے رہیں، بلکہ ایسے رہنما درکار ہیں جو مشکل وقت میں قوم کی آواز بن سکیں، عوام کے درمیان موجود ہوں اور ان کے مسائل کو اپنا مسئلہ سمجھ کر جدوجہد کریں۔

ملی قیادت سے ہماری گزارش نہیں بلکہ مطالبہ ہے کہ وہ وقت کی سنگینی کو سمجھے۔ قوم اب محض قراردادوں، تعزیتی بیانات اور تصویروں سے مطمئن ہونے والی نہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام ملی ادارے اور تنظیمیں مشترکہ حکمتِ عملی اختیار کریں، قانونی اور آئینی محاذ پر منظم جدوجہد کریں، مساجد اور دینی اداروں کے تحفظ کے لیے مستقل نظام قائم کریں، عوام کے درمیان جائیں، ان کے مسائل سنیں اور انہیں یہ احساس دلائیں کہ وہ تنہا نہیں ہیں۔ قیادت کا اصل امتحان سازگار حالات میں نہیں بلکہ ایسے ہی کٹھن اوقات میں ہوتا ہے۔ اگر قیادت نے اب بھی اپنی ذمہ داریوں کا احساس نہ کیا، اگر اس نے عوام کے اضطراب، بے چینی اور احساسِ محرومی کو سمجھنے سے گریز کیا، تو پھر وہ وقت دور نہیں جب مسلمان اپنے مستقبل، اپنے مسائل اور اپنے اچھے برے کا فیصلہ خود کرنے پر مجبور ہوجائیں گے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب قیادت اپنی ذمہ داری ادا کرنے میں ناکام ہوجاتی ہے تو قومیں نئے راستے خود تلاش کرلیتی ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ وقت رہتے ہوش کے ناخن لے لیے جائیں، ورنہ عوام کا فیصلہ کسی بھی منصب، کسی بھی تنظیم اور کسی بھی نام سے زیادہ طاقتور ثابت ہوسکتا ہے۔ بقول شاہد کمال:

بولنا اب بہت ضروری ہے
چپ رہو گے تو مارے جاؤ گے

غزل

کوئی منزل ہے نہ رستہ ہے نہ رہبر اپنا
عمر بھر یوں ہی بھٹکنا ہے مقدر اپنا
آج بھی لوگ زمانے میں نہ جانے کتنے
گھر چلاتے ہیں میاں خون جلا کر اپنا
در ہی در ہیں یہاں دیوار نہیں ہے کوئی
یوں ہی سب کے لئے رکھا ہے کھلا گھر اپنا
ہم ہی انمول ہیں بازار میں اب تک ورنہ
یار بیٹھے ہیں سبھی دام لگا کر اپنا
اپنی آنکھیں تو برستی ہیں شب و روز مگر
خشک تالاب ہیں اور کھیت ہے بنجر اپنا
ہم کہ پیاسے تھے مگر منہ نہ لگایا اس کو
سر ٹپکتا ہی رہا روز سمندر اپنا
کتنے مجبور ہیں دنیا میں یہ بندے تیرے
اپنے بندوں پہ خدا کچھ تو کرم کر اپنا
زندگی تیرے ستم دیکھ کے اکثر اب تو
یاد آتا ہے بہت مجھ کو ستمگر اپنا
ہم کہ خود رو ہیں تو خود سر بھی رہیں گے فیاض
ہم نہ بدلے ہیں نہ بدلیں گے یہ تیور اپنا

ڈاکٹر فیاض احمد

آخر اسلام ہی کیوں؟...

ایف اے مجیب

انسان اپنے مذہب کو صرف وراثت کی بنیاد پر کیوں مانے؟ اسلام عقل، فطرت، خدا کی وحدانیت،

اخلاقی ذمہ داری اور سچائی کی آزادانہ تلاش کی دعوت دیتا ہے۔ چند دن پہلے ایک دوست نے مجھ سے ایک سادہ سا سوال کیا۔ اس نے کہا، ''تم مسلمان کیوں ہو؟'' میں نے جواب دیا، ''کیونکہ میں ایک مسلمان گھرانے میں پیدا ہوا ہوں۔'' وہ مسکرایا اور بولا، ''اگر تم کسی اور خاندان یا کسی اور ملک میں پیدا ہوتے تو شاید کسی اور مذہب کو سچا سمجھ رہے ہوتے۔ پھر تمہارے پاس کیا دلیل ہوتی؟'' یہ سوال صرف میرا نہیں، تقریباً ہر انسان کا سوال ہے۔ ہم اپنی زبان، ثقافت اور بہت سے عقائد ورثے میں پاتے ہیں، لیکن کیا زندگی کے سب سے بڑے سوالات کے جواب بھی صرف وراثت کی بنیاد پر قبول کر لینے چاہئیں؟ کیا انسان کو خود یہ حق نہیں کہ وہ سوچے، سمجھے اور سچائی کی تلاش کرے؟ دلچسپ بات یہ ہے کہ ہم دنیا کے ہر اہم معاملے میں دلیل چاہتے ہیں۔ علاج کرانا ہو، تعلیم حاصل کرنی ہو یا کاروبار شروع کرنا ہو، ہم تحقیق کرتے ہیں۔ مگر جب بات زندگی کے مقصد، خدا اور صحیح راستے کی آتی ہے تو اکثر ہم صرف اس لیے مطمئن ہو جاتے ہیں کہ ہمارے بزرگ یہی مانتے تھے۔ یہیں سے اصل جستجو شروع ہوتی ہے۔ ذرا اپنے اردگرد کی دنیا پر غور کیجیے۔ سورج، چاند، ستارے، زمین، موسم، بارش، سمندر اور زندگی کا پورا انتظام ایک حیرت انگیز ترتیب کے ساتھ چل رہا ہے۔ انسان کا جسم خود ایک ایسی دنیا ہے جس میں دل، دماغ اور جسم کے بے شمار نظام ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔ ہم ایک معمولی گھڑی یا موبائل فون کو دیکھ کر یقین کر لیتے ہیں کہ اسے کسی نے بنایا ہے۔ کوئی شخص یہ نہیں کہتا کہ یہ سب خود بخود وجود میں آ گیا۔ پھر کیا یہ پوری کائنات، جو ہر انسانی ایجاد سے کہیں زیادہ عظیم اور منظم ہے، محض ایک اتفاق ہو سکتی ہے؟ عقل کا سادہ سا اصول ہے کہ ہر نظم کے پیچھے ایک ناظم اور ہر تخلیق کے پیچھے ایک خالق ہوتا ہے۔ اگر خالق ایک ہے تو ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے۔ کیا وہ اپنی مخلوق کو بغیر رہنمائی کے چھوڑ دے گا؟ ایک چھوٹی سی مشین کے استعمال کے لیے ہدایات دی جاتی ہیں، تو کیا انسان، جو اس کائنات کی سب سے باشعور مخلوق ہے، اس کے لیے کوئی ہدایت نہیں ہونی چاہیے؟ یہی ضرورت دین کو جنم دیتی ہے۔ لیکن دنیا میں تو بہت سے مذاہب اور نظریات موجود ہیں، پھر آخر اسلام ہی کیوں؟ اس سوال کا جواب جذبات سے نہیں بلکہ چند عقلی اصولوں سے تلاش کیا جا سکتا ہے۔ اگر خالق ایک ہے تو سچا دین بھی اسی ایک خدا کی طرف بلائے گا۔ اگر وہ پوری انسانیت کا رب ہے تو اس کا پیغام بھی سب کے لیے ہونا چاہیے، نہ کہ کسی ایک نسل یا قوم کے لیے۔ اگر اس نے انسان کو عقل دی ہے تو اس کی ہدایت عقل اور فطرت کے خلاف نہیں ہو سکتی۔ اور اگر وہ انسان کی رہنمائی کرنا چاہتا ہے تو اس کا پیغام زندگی کے ہر اہم پہلو سے متعلق ہونا چاہیے۔ اسلام انہی بنیادوں پر اپنی دعوت پیش کرتا ہے۔ اسلام خدا کا ایک نہایت سادہ اور فطری تصور دیتا ہے۔ ایک ایسا خدا جو اکیلا ہے، پوری کائنات کا خالق ہے، کسی کا محتاج نہیں اور کسی کا شریک نہیں۔ وہ کسی خاص قوم کا خدا نہیں بلکہ تمام انسانوں کا رب ہے۔ اسلام انسانوں کے درمیان رنگ، نسل، زبان اور دولت کی بنیاد پر برتری کو اصل معیار نہیں مانتا۔ اس کے نزدیک اصل قدر انسان کے کردار، اخلاق اور ذمہ داری میں ہے۔ اسلام یہ بھی کہتا ہے کہ خدا نے انسان کو کبھی تنہا نہیں چھوڑا بلکہ مختلف زمانوں اور مختلف قوموں میں ہدایت کا سلسلہ جاری رکھا۔ اس اعتبار سے اسلام اپنے آپ کو کسی نئے مذہب کے طور پر نہیں بلکہ اسی ابدی اور فطری پیغام کا تسلسل قرار دیتا ہے جو انسان کو ایک خدا، اچھے اخلاق اور انصاف کی دعوت دیتا رہا ہے۔ اسلام کی ایک اہم خصوصیت اس کا توازن ہے۔ وہ صرف عبادت کا طریقہ نہیں سکھاتا بلکہ انسان کو سچائی، امانت، انصاف، والدین کے احترام، غریبوں کی مدد، وعدے کی پابندی، علم کے حصول اور معاشرتی ذمہ داریوں کی تعلیم بھی دیتا ہے۔ گویا وہ انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی دونوں کے لیے اصول فراہم کرتا ہے۔ ایک اور بات قابلِ غور ہے۔ اسلام انسان سے اندھی تقلید کا مطالبہ نہیں کرتا بلکہ اسے کائنات پر غور کرنے، تاریخ سے سبق لینے اور اپنے اندر جھانکنے کی دعوت دیتا ہے۔ سچائی اگر واقعی سچائی ہے تو اسے سوالوں سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے۔ یہاں ایک اعتراض کیا جاتا ہے کہ اگر اسلام اتنا اچھا ہے تو مسلمان کامل کیوں نہیں؟ لیکن کسی نظریے کی سچائی اس کے ماننے والوں کی کمزوریوں سے نہیں پرکھی جاتی۔ اگر کوئی ڈاکٹر بیمار ہو جائے تو طب کا علم غلط نہیں ہو جاتا۔ اگر کوئی جج انصاف نہ کرے تو انصاف کا اصول ختم نہیں ہو جاتا۔ اسی طرح مسلمانوں کی غلطیاں اسلام کی اصل تعلیمات کا معیار نہیں بن سکتیں۔ اس لیے اسلام کو سمجھنے کے لیے اس کے بنیادی اصولوں اور تعلیمات کو دیکھنا چاہیے، نہ کہ صرف اس کے ماننے والوں کے عمل کو۔ آخر میں بات پھر اسی سوال پر آ کر رکتی ہے جس سے گفتگو شروع ہوئی تھی۔ اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ 'تم اسلام کو کیوں مانتے ہو؟' تو میرا جواب صرف یہ نہیں ہوگا کہ میرے آباؤ اجداد مسلمان تھے۔ میں یہ کہوں گا کہ میں اس کائنات میں ایک نظم دیکھتا ہوں، اس نظم کے پیچھے ایک خالق کو مانتا ہوں، انسان کے لیے اخلاقی ذمہ داری کو ضروری سمجھتا ہوں اور یہ یقین رکھتا ہوں کہ ایک حکیم خالق اپنی مخلوق کو بے مقصد اور بے رہنمائی نہیں چھوڑ سکتا۔ پھر جب مختلف نظریات اور مذاہب کو عقل، فطرت اور انسانی ضرورت کی روشنی میں دیکھتا ہوں تو اسلام ایک ایسے نظام کے طور پر سامنے آتا ہے جو خدا کی وحدانیت، انسانی برابری، اخلاقی ذمہ داری اور متوازن زندگی کی دعوت دیتا ہے۔ شاید زندگی کا سب سے بڑا نقصان یہ نہیں کہ انسان سچائی تک نہ پہنچ سکے، بلکہ یہ ہے کہ وہ اس کی تلاش ہی چھوڑ دے اور صرف اس لیے کسی عقیدے پر قائم رہے کہ اسے وہ ورثے میں ملا تھا۔ اسلام کی اصل دعوت یہی معلوم ہوتی ہے کہ انسان دیکھے، سوچے، سوال کرے اور انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے۔ کیونکہ اگر سچائی ایک ہے تو اس کی تلاش ہر انسان کی ذمہ داری ہے۔ آخرکار، سوال یہ نہیں کہ ہمیں اپنے آباؤ اجداد سے کیا ملا، سوال یہ ہے کہ ہم نے اپنی عقل، اپنے ضمیر اور اپنے مشاہدے کی روشنی میں کیا پایا۔ اور شاید اسلام انسان کو اسی سفر کی دعوت دیتا ہے؛ ایک ایسے سفر کی، جہاں تعصب سے پہلے انصاف، تقلید سے پہلے تحقیق اور ورثے سے پہلے سچائی کی جستجو ہو۔ کیونکہ سچائی صرف مانی نہیں جاتی، اسے تلاش بھی کیا جاتا ہے۔

آئی این ایس شاردا کا کولمبو، سری لنکا کا کامیاب دورہ اختتام پذیر

نئی دہلی: آئی این ایس شاردا 13 جون 2026 کو کولمبو، سری لنکا سے ایک کامیاب پورٹ کال کے بعد روانہ ہوئی جس نے ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان سمندری تعاون اور دوستی کو مزید مضبوط کیا۔ اس دورے میں سری لنکا کی بحریہ کے ساتھ پیشہ ورانہ، تربیتی اور کھیلوں کی مصروفیات کا ایک سلسلہ شامل تھا۔ صلاحیت بڑھانے کے اقدامات کے ایک حصے کے طور پر، سری لنکا بحریہ کے اہلکاروں نے چھوٹے ہتھیاروں سے نمٹنے، بنیادی فائر فائٹنگ، ابتدائی طبی امداد اور بچاؤ کے طریقہ کار میں حصہ لیا۔ دورے کے دوران، سری لنکا بحریہ کے کمانڈر ویسٹرن نیول ایریا، ریئر ایڈمیرل جگتھ کمارا نے جہاز کا دورہ کیا اور عملے کے ساتھ بات چیت کی، دونوں ممالک کے درمیان مضبوط بحری شراکت داری کا اعادہ کیا۔ دوستانہ کھیلوں کے فکسچر، پیشہ ورانہ تبادلے، اور کراس ڈیک وزٹ نے باہمی تعاون کو مزید بڑھایا اور دونوں خدمات کے درمیان بانڈز کو مضبوط کیا۔ پورٹ کال کے دوران، آئی این ایس شاردا کے کمانڈنگ آفیسر نے سری لنکا میں ہندوستان کے ہائی کمشنر شری سنتوش جھا سے بشکریہ ملاقات کی۔ اس دورے نے ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان پائیدار بحری شراکت داری پر زور دیا اور مہاساگر (علاقوں میں سلامتی اور ترقی کے لیے باہمی اور جامع ترقی) کے وژن کے مطابق علاقائی بحری تعاون اور سلامتی کے لیے اپنے مشترکہ عزم کا اعادہ کیا۔

خوف، دھمکی اور دباؤ کے ذریعہ ہمیں آئینی حقوق سے دستبردار نہیں کیا جا سکتا: جمعیۃ العلما

ہم وطن میں دیگر ابنائے وطن کے مساوی حقوق اور عزت کے طالب۔ نفرت انگیز ماحول کا فروغ تشویش کا باعث۔ ملک کے موجودہ حالات پر بیان کی اجرائی

نئی دہلی: جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کے ارکان نے ملک کے موجودہ حالات پر ایک متفقہ بیان جاری کیا۔ عاملہ کا یہ اجلاس صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں ملک کی موجودہ صورتحال سے متعلق تجویز کا مسودہ پیش کیا گیا، جس پر غور وخوض کے بعد منظور کر لیا گیا۔ بعد ازاں مذکورہ تجویز مجلس عاملہ کے تمام ارکان کو توثیق کیلئے پیش کی گئی، جس کی ارکان نے متفقہ طور پر توثیق کی۔ ریلیز کے مطابق ارکان مجلس عاملہ نے ملک کی سنگین صورتحال اور اقلیتوں کیلئے تنگ شدہ ماحول پر واضح اور دوٹوک کہا کہ آج ہمارا ملک نہایت نازک دوراہے پر کھڑا ہے۔ گزشتہ چند برسوں میں حکومتی ترجیحات اور سماجی رویوں میں جو تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں، وہ نہ صرف ایک مخصوص طبقہ بلکہ پورے جمہوری نظام کیلئے تشویش کا باعث ہیں۔ نفرت انگیز بیان بازیوں نے فضا کو مزید مسموم کر دیا ہے، مذہبی اشتعال انگیزی جو کبھی سماج کے حاشیے پر سنائی دیتی تھی، آج وہ قومی سیاست اور ارباب اقتدار کے بیانات کا حصہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ منافرت اب دھمکی آمیز سیاست کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ منظم سوچ کے تحت اس عظیم جمہوری ملک کی آئینی حیثیت کو بدلنے کی کوشش کی جا رہی ہے جس کی تقویت میں عدالت کے رویے کا بھی بڑا کردار ہے اقلیتوں کی عزت و وقار، عبادت گاہوں، تعلیم گاہوں، قبرستانوں اور مزاروں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ معمولی بہانوں پر انہدامی کارروائی بلا روک ٹوک جاری ہے۔ ملک کے مختلف حصوں میں غیر عدالتی قتل، مشتبہ انکاؤنٹرز اور قانون سے ماورا کارروائیوں میں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے دعوی کیا کہ حکومت اس کی حوصلہ افزائی بھی کر رہی ہے جو شرمناک ہے۔ حکومت اور اس کے کارندے ایسے اقدامات کر رہے ہیں جن کا تصور انگریز حکومت میں نہیں کیا گیا۔ ان حالات نے ملک کے بڑے طبقے میں یہ احساس پیدا کر دیا ہے کہ اس ملک میں "اندرونی نوآبادیاتی نظام" (Internal Colonialism) قائم کیا جا رہا ہے، جہاں دباؤ، محرومی اور مسلسل عدم تحفظ کا احساس غالب ہوتا جا رہا ہے۔ کسی بھی مہذب معاشرے میں مذہبی مقامات سے متعلق معاملات کو انصاف، شفافیت اور قانونی تقاضوں کے مطابق نمٹایا جانا چاہیے

۔ اسی طرح ووٹنگ کے حق اور انتخابی عمل سے متعلق حالیہ پیش رفت بھی کئی سنگین سوالات کو جنم دے رہی ہے۔ شہریوں کی شناخت اور شہریت کے نام پر کارروائیوں نے لاکھوں شہریوں میں بے چینی پیدا کر دی۔ یہ تاثر تقویت پا رہا کہ ان اقدامات کا مقصد محض انتخابی فہرستوں کی اصلاح نہیں بلکہ مخصوص طبقات کی سیاسی نمائندگی کو محدود کرنا ہے حالانکہ اگر جمہوریت کے بنیادی ستون یعنی حق رائے دہی پر شکوک وشبہات پیدا ہونے لگیں تو اس کے نتائج دور رس اور خطرناک ہوں گے۔ مزید تشویش ناک امر یہ ہے کہ ملک کے حقیقی مسائل پس منظر میں چلے گئے ہیں۔ نوجوان روزگار کیلئے پریشان، کسان مشکلات سے دوچار ہیں، مہنگائی عام آدمی کی زندگی کو دشوار بنا رہی ہے، جبکہ تعلیم اور صحت کے شعبے بے شمار چیلنجوں کا سامنا کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود قومی توجہ بار بار مذہبی تنازعات اور فرقہ وارانہ مباحث کی طرف موڑ دی جاتی ہے۔ اگر آج کسی ایک طبقے کے حقوق، شناخت اور وقار کو کمزور کیا جا سکتا ہے تو کل یہی طرزِ عمل دوسرے طبقے کے ساتھ بھی اختیار کیا جا سکتا ہے۔ لہذا یہ مسئلہ صرف ایک کمیونٹی تک محدود نہیں، بلکہ ہندوستان کے مستقبل، جمہوری اقدار اور قانون کی بالادستی سے متعلق ایک اہم قومی مسئلہ ہے۔ اگر ہم نے آج انصاف، مساوات اور آئینی اقدار کے تحفظ کی اجتماعی کوشش نہ کی تو آنے والی نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گی۔ لہذا ہم ملک کی سیاسی جماعتوں، ارکانِ پارلیمنٹ، آئینی اداروں، دانشوروں، سول سوسائٹی اور میڈیا سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ موجودہ حالات کا سنجیدگی سے جائزہ لیں۔ یہ وقت خاموش تماشائی بننے کا نہیں بلکہ آئین کے بنیادی اصولوں، جمہوری اقدار اور قومی یکجہتی کے دفاع کا ہے۔ ہم کسی تصادم یا نفرت کی سیاست کے قائل نہیں ہیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی واضح کرنا ضروری ہے کہ خوف، دھمکی اور دباؤ کے ذریعہ ہمیں آئینی حقوق سے دستبردار نہیں کیا جا سکتا۔ پوری ذمہ داری سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہندستان کا مسلمان کسی خصوصی رعایت یا انفرادی سلوک کا طالب نہیں۔ اس کا مطالبہ صرف اتنا ہے کہ اسے وہی عزت، وہی تحفظ اور وہی حقوق حاصل ہوں جو اس ملک کے ہر شہری کو آئین نے دیا ہے۔ لیکن جب کوئی طبقہ مسلسل اپنے وجود، شناخت اور حقوق کے بارے میں فکر مند رہنے لگے تو یہ صرف اس طبقے کا مسئلہ نہیں رہتا بلکہ پورے جمہوری نظام پر سوال بن جاتا ہے۔ لہذا ہم حکومت، وزیر اعظم، چیف منسٹرس ایم پیز، عدلیہ، میڈیا اور سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ نفرت اور تقسیم کے بڑھتے رجحان کو محض سیاسی مسئلہ سمجھ کر نظر انداز نہ کریں۔ یہ ملک کی سماجی ہم آہنگی، قومی اتحاد اور آئینی مستقبل کا معاملہ ہے۔ یہ بیان جمعیت علمائے ہند کے قائدین کی طرف سے جاری کیا گیا ہے، جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ مسلمانوں یا کسی بھی شہری کو خوف، دھمکی یا دباؤ کے ذریعے ان کے آئینی اور بنیادی حقوق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ جمعیت کا موقف ہے کہ بھارتی آئین ہر شہری کو مساوی حقوق، مذہبی آزادی اور تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔

بھارت۔ بنگلہ دیش۔ نیپالی سہ فریقی تعاون توانائی، تجارت اور

کنیکٹیویٹی میں بہت زیادہ صلاحیت رکھتا ہے: نیپالی ماہر

ڈھاکہ: نیپالی اسٹریٹجک ماہر نے ہندوستان، بنگلہ دیش اور نیپال کے درمیان سہ فریقی تعاون کے اہم امکانات کو اجاگر کرتے ہوئے کہا ہے کہ توانائی، تجارت اور رابطے جیسے شعبوں میں گہرا تعاون ایک زیادہ مربوط علاقائی بازار بنانے اور مشترکہ خوشحالی کو آگے بڑھانے میں مدد دے سکتا ہے۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے، نیپال فاؤنڈیشن کے اسٹریٹجک ماہر اور ہانگ کانگ یونیورسٹی میں ایشیا گلوبل فیلو، بی بیک راج کنڈیل نے کہا کہ خطے کے ممالک مزید الگ تھلگ رہنے کے متحمل نہیں ہو سکتے اور انہیں باہمی اقتصادی فوائد کی بنیاد پر شراکت داری کی تعمیر پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔ "میں سہ فریقی تعاون کی جگہ کے لیے بہت زیادہ امکانات دیکھ رہا ہوں کیونکہ ہم ایک ایسی جگہ میں ہیں جو ہم نہیں دیکھ سکتے، ہم سب کچھ نہیں دیکھ سکتے۔ ان بات چیت میں بہت کچھ، اقتصادی سفارت کاری کے ارد گرد بات کی گئی ہے، لیکن ہم اس بات کو مربوط کرنے میں ناکام رہے کہ ایک بہترین علاقائی بازار کیسے ہو سکتا ہے جہاں تمام قومی ریاستیں مشترکہ تعاون سے فائدہ اٹھا سکیں۔ توانائی کے شعبے میں مواقع پر روشنی ڈالتے ہوئے، کنڈیل نے کہا کہ نیپال کی فاضل صاف توانائی بنگلہ دیش میں صنعتی ترقی کو سہارا دے سکتی ہے، جبکہ ہندوستان ایک ٹرانزٹ ملک کے طور پر اپنے کردار سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ "میں آپ کو توانائی کی ایک مثال دوں گا۔ نیپال کی صاف توانائی کا سرپلس بنگلہ دیش میں صنعتوں کے لیے ایک بڑا ترغیب ہو سکتا ہے۔ ہندوستان، ایک ٹرانزٹ ملک کے طور پر، اپنے ٹرانزٹ انفراسٹرکچر کو کما سکتا ہے۔ کنڈیل نے زور دیا کہ علاقائی تعاون کو تمام اسٹیک ہولڈرز کے لیے ٹھوس اقتصادی فوائد کے ذریعے کارفرما ہونا چاہیے۔ لہذا، ہمیں کسی بھی ریاست سے صرف پرہیز گاری کے تحت کام کرنے کی توقع نہیں رکھنی چاہیے۔ وہاں ایک معاشی ترغیب ہونی چاہیے۔ جو کچھ بھی ہم مل کر کرتے ہیں اس میں مشترکہ حصہ ہونا چاہیے۔ اسٹریٹجک ماہر نے سیاحت کے شعبے کی طرف بھی اشارہ کیا جس میں سہ فریقی تعاون کی مضبوط صلاحیت ہے اور اگر ہم سیاحت کے بارے میں بات کریں تو مجھے وہاں بھی کافی مانگ نظر آتی ہے۔ میں آپ کو بتاتا چلوں کہ یہاں آتے ہوئے مجھے نئی دہلی کے راستے آنا پڑا کیونکہ ان میں سے بہت سی پروازیں تیزی سے بھر رہی ہیں۔ لہذا، آپ دیکھ رہے ہیں کہ بہت زیادہ مانگ ہے، لیکن ہم لوگوں اور کاروبار کے درمیان نقل وحرکت کو آسان نہیں بنا سکے۔

گلوبل پیٹنٹ رینکنگ میں ٹاپ ۲۰ / میں پہنچی جیو

یہ کامیابی وزیراعظم مودی کے آتم نربھر ہندوستان کے وژن کیلئے وقف ہے

ممبئی: جیو پلیٹ فارمز نے پیٹنٹ کی عالمی درجہ بندی میں نمایاں چھلانگ لگائی ہے۔ ورلڈ انٹلیکچول پراپرٹی آرگنائزیشن (WIPO) کی طرف سے جاری کردہ پیٹنٹ کوآپریشن ٹریٹی (PCT) کی تازہ ترین درجہ بندی میں جیو پلیٹ فارمز عالمی ٹاپ 20 میں پہنچ گیا ہے۔ کمپنی 2025 کی فہرست میں 320 مقام چڑھ کر 20 ویں نمبر پر آ گئی ہے۔ جیو پلیٹ فارمز ریلائنس انڈسٹریز لمیٹڈ کی ٹیکنالوجی یونٹ ہے۔ نئی درجہ بندی کے ساتھ، جیو عالمی ٹاپ 20 میں شامل ہونے والا واحد ہندوستانی ٹیک اختراع کار بن گیا ہے۔ کمپنی اب بڑی عالمی ٹیک کمپنیوں جیسے کہ ہواوے، سیم سانگ، کوالکام، ایل جی، پیناسونک، نوکیا، گوگل، ایپل اور مائیکروسافٹ کی صفوں میں شامل ہو گئی ہے۔ جیو کی پیٹنٹ فائلنگ اگلی نسل کی ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز پر فوکس کرتی ہے۔ ان شعبوں میں 5G، 5G ایڈوانسڈ، 6G، مصنوعی ذہانت، AI نیٹو نیٹ ورکس، کلاؤڈ۔ نیٹیو پلیٹ فارم، ذہین آٹومیشن، ریڈیو تک رسائی، کور نیٹ ورک سافٹ ویئر، ایج انٹیلی جنس، فکسڈ وائرلیس رسائی، نیٹ ورک سلائسنگ، اور ڈیجیٹل سروسز کا بنیادی ڈھانچہ شامل ہیں۔ اس کامیابی پر تبصرہ کرتے ہوئے، جیو پلیٹ فارمز لمیٹڈ کے منیجنگ ڈائریکٹر آکاش ایم امبانی نے کہا، WIPO پی سی ٹی رینکنگ میں عالمی ٹاپ۔20 میں جیو پلیٹ فارمز کا داخلہ ایک گہری ٹیک کمپنی بننے کے لیے ہماری برسوں کی محنت کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ اس زبردست اختراع کا ثبوت ہے جو آنے والے سالوں میں جیو میں ہونے والی ایڈوانس میں ہو رہی ہے۔ آکاش امبانی نے مزید کہا کہ وہ اس کامیابی کو وزیراعظم نریندر مودی کے آتم نربھر بھارت کے وژن کے لیے وقف کرتے ہیں۔ ان کے مطابق، یہ وژن ہندوستان کو دنیا کے لیے ٹیکنالوجی کا تخلیق کار، مالک اور برآمد کنندہ بننے کی طرف راغب کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جیو کو عالمی ڈیپ ٹیک پاور ہاؤس بننے کی طرف ہندوستان کے سفر میں تعاون کرنے پر فخر ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ جیو کی 320 مقامات کی چھلانگ ایسے وقت میں آئی ہے جب عالمی پی سی ٹی فائلنگ کی ترقی 1 فیصد سے بھی کم رہی ہے۔ یہ WIPO درجہ بندی جیو پلیٹ فارمز کی آر اینڈ ڈی صلاحیتوں اور اس کے دانشورانہ املاک کے پورٹ فولیو کی عالمی سطح پر پہچان کی عکاسی کرتی ہے۔ 31 مارچ 2026 تک، جیو پلیٹ فارمز نے کل 817,6 پیٹنٹ فائل کیے ہیں۔ ان میں سے 393,2 پیٹنٹ ہندوستان میں اور 424,4 غیر ملکی بازاروں میں دائر کیے گئے ہیں۔ کمپنی کے پاس عالمی سطح پر اب تک 009,1 پیٹنٹ دیئے گئے ہیں، جن میں سے 538 ہندوستان میں اور 471 بین الاقوامی منڈیوں میں ہیں۔ جیو نے کہا کہ اس کی اختراعات ان ٹیکنالوجیز اور پلیٹ فارمز پر مبنی ہیں جنہیں کمپنی نے بڑے پیمانے پر تیار اور تجارتی بنایا ہے۔ کمپنی ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز پر بھی کام کر رہی ہے جیسے کہ 5G/6G ریڈیو، 5G/6G کور، سیٹلائٹ کمیونیکیشنز، اور ایجنٹک اے آئی کی آئندہ سمت JioBrain، جیسی ابھرتی تکنیکوں پر بھی کام کر رہی ہے جیو کی یہ کامیابی ہندوستان کے ٹیکنالوجی کے شعبے میں ایک بڑی تبدیلی کا اشارہ دیتی ہے۔ یہ تبدیلی صرف بڑے پیمانے پر تکنیک استعمال کرنے سے آگے بڑھ کر، بھارت میں بنیادی تکنیک تیار کرنے اور اسے دنیا تک لے جانے کی سمت میں ہے۔

ڈی آر ڈی او کو نئی جنگی ٹکنالوجی پر توجہ دینا چاہیے

نئی دہلی: وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (ڈی آر ڈی او) سے تحقیق اور ترقی کے ساتھ ساتھ دفاعی آلات کے بڑے پیمانے پر پروڈکشن کے عمل میں تیزی لانے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جدید جنگ میں کامیابی یقینی بنانے کے لیے صرف تکنیکی برتری ہی کافی نہیں ہے بلکہ مسلح افواج کے پاس دفاعی آلات بھی وافر تعداد میں ہونے چاہئیں۔ حیدرآباد میں ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ لیبارٹری (ڈی آر ڈی ایل) میں 'ایڈوانسڈ ویپن سسٹم کمپلیکس' کے افتتاحی پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے راجناتھ سنگھ نے کہا کہ ہندوستان دفاعی شعبے میں جدید کاری کے ایک اہم دور سے گزر رہا ہے کیونکہ تیزی سے ہوتی تکنیکی ترقی جنگ کی نوعیت کو بدل رہی ہے۔ ملک کے ممتاز 'میزائل کلسٹر' کا دورہ کرنے پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے وزیر دفاع نے کہا کہ اس ادارے نے ہندوستان کی تکنیکی عمدگی، سائنسی صلاحیت اور تزویراتی خودمختاری کو مضبوط کرنے میں اہم رول ادا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کلسٹر کئی بڑی کامیابیوں میں معاون رہا ہے اور ملک کی سائنسی صلاحیت اور اختراع کی علامت بنا ہوا ہے۔ راجناتھ سنگھ نے آپریشن سندور کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آکاش میزائل سسٹم اور برہموس جیسے دیسی دفاعی نظاموں نے حقیقی جنگ جیسی صورتحال میں اپنی صلاحیت ثابت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی کارکردگی نے عالمی دفاعی ٹیکنالوجی ایکو سسٹم میں مقابلہ کرنے کی ہندوستان کی صلاحیت کو مزید مضبوط کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "دنیا بھر میں جنگ کی نوعیت تیزی سے بدل رہی ہے۔ درست نشانہ لگانے کی صلاحیت، مربوط فضائی دفاعی نظام، ہائپرسونک ہتھیار، خودمختار پلیٹ فارم، آرٹیفیشل انٹیلی جنس، الیکٹرانک جنگ اور جدید سنسر ٹیکنالوجیز جدید جنگ کی نوعیت کو نئے سرے سے متعین کر رہی ہیں۔ وزیر دفاع نے کہا کہ بین الاقوامی ماحول میں غیر یقینی، تصادم اور بدلتے جیو پولیٹیکل مساوات دیکھنے کو مل رہے ہیں۔ ایسے میں، ڈی آر ڈی او کا رول صرف تکنیکی تبدیلیوں کے مطابق ڈھلنے تک محدود نہیں ہے، بلکہ اسے مستقبل کے میدان جنگ کی ضروریات کا بھی اندازہ لگانا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں نہ صرف موجودہ چیلنجوں کا سامنا کرنا چاہیے، بلکہ مستقبل کی جنگ کی ضروریات کو دھیان میں رکھتے ہوئے آج کام کرنا چاہیے۔ انہوں نے سائنسدانوں اور محققین سے مستقبل کی ان ٹیکنالوجیز پر توجہ مرکوز کرنے کا مطالبہ کیا جو ہندوستان کو تزویراتی برتری دلا سکیں۔

وزیراعظم مودی نے گزشتہ ۱۲ / برسوں کے دوران معیاری صحت خدمات کو زیادہ سستا اور

ہر فرد کی دسترس میں لانے کیلئے کی گئی کوششوں کو اجاگر کیا

نئی دہلی: وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے آج کہا کہ گزشتہ 12 برسوں کے دوران بھارت نے معیاری صحت خدمات کو زیادہ سستا اور عام لوگوں کی دسترس میں لانے کے لیے مسلسل کام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہمارے لیے باعثِ فخر ہے کہ دنیا کے سب سے بڑے صحت تحفظ پروگرام "آیوشمان بھارت" کے حامل ملک کے طور پر بھارت کی شناخت قائم ہوئی ہے، جو معاشرے کے سب سے کمزور اور ضرورت مند طبقات کو اعلیٰ معیار کی صحت خدمات فراہم کرتا ہے۔ جناب مودی نے نشاندہی کی کہ "پی ایم بھارتیہ جن اوشدھی پریوجنا" جیسے اقدامات نے ادویات کو عام لوگوں کے لیے سستا اور قابلِ استطاعت بنایا ہے۔ وزیر اعظم نے اس بات پر بھی زور دیا کہ دل کے اسٹینٹس اور گھٹنے کے امپلانٹس کی قیمتوں میں نمایاں کمی لائی گئی ہے، جس سے لاکھوں مریضوں کو فائدہ پہنچا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اسی دوران طبی تعلیم بھی زیادہ قابلِ رسائی ہوئی ہے، کیونکہ ملک میں طبی اداروں اور نشستوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ایک صحت مند بھارت کی تعمیر کے لیے اب تک حاصل کی گئی کامیابیوں کی بنیاد پر مزید پیش رفت جاری رکھی جائے گی۔ انہوں نے صحت کے شعبے میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کی ایک جھلک بھی پیش کی۔ ایکس پر اپنی سلسلہ وار پوسٹ میں وزیر اعظم نے کہا: "گزشتہ 12 برسوں کے دوران بھارت نے معیاری صحت خدمات کو زیادہ سستا اور عام لوگوں کی دسترس میں لانے کے لیے کام کیا ہے۔ یہ ہمارے لیے باعثِ فخر ہے کہ دنیا کے سب سے بڑے صحت پروگرام، آیوشمان بھارت، کے حامل ملک کے طور پر ہماری پہچان ہے، جو معاشرے کے سب سے کمزور طبقات کو اعلیٰ معیار کی صحت خدمات فراہم کرتا ہے۔ پی ایم بھارتیہ جن اوشدھی پریوجنا جیسے دیگر اقدامات نے ادویات کو سستا بنایا ہے۔ اسٹینٹس اور گھٹنے کے امپلانٹس کی قیمتیں بھی کم کی گئی ہیں، جس سے بے شمار لوگوں کو فائدہ پہنچا ہے۔ اسی کے ساتھ طبی تعلیم بھی زیادہ قابلِ رسائی ہوئی ہے کیونکہ طبی اداروں اور نشستوں کی تعداد میں اضافہ کیا گیا ہے۔ ہم ایک صحت مند بھارت کی تعمیر کے لیے اب تک طے کیے گئے اس سفر کو مزید آگے بڑھاتے رہیں گے۔

ہندوستان اور مالدیپ کے درمیان تعلقات قدیمی ہیں

مالدیپ کے اعزازی قونصل رام کرشنا جیسوال کا بیان

کولکتہ: کولکتہ میں جمہوریہ مالدیپ کے اعزازی قونصل رام کرشنا جیسوال نے اتوار کو ہندوستان اور مالدیپ کے درمیان گہرے تعلقات پر روشنی ڈالی اور کہا کہ تعلیم، سیاحت اور عوام کے درمیان تبادلے کو وسعت دینے سے دوطرفہ تعلقات کو مزید تقویت ملے گی، جبکہ بین الاقوامی سطح پر امن کی فضا میں دوستی کی اہمیت پر زور دیا جائے گا۔ کولکتہ کے پرنسپ گھاٹ میں اسکون کے مارننگ آف بھکتی پروگرام کے موقع پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے جیسوال نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان بڑھتی ہوئی مصروفیت ان کے تعلقات کی مضبوطی کو ظاہر کرتی ہے۔ 2024 میں ہندوستان اور مالدیپ کے سفارتی تعاملات کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے کہا، "ہمارے عزت مآب مودی جی، وزیر اعظم نے مالدیپ کے صدر محمد موزو کو مدعو کیا۔ اس سے بڑا ثبوت کیا ہوگا کہ دوستی اور سیاحت بڑھ رہی ہے؟ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ اور اس دنیا میں امن کے لیے دوستی بہت ضروری ہے۔ قوموں کے درمیان پرامن تعلقات کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے، انہوں نے مزید کہا، دنیا بھر میں بہت سے مسائل چل رہے ہیں، میں نہیں سمجھتا کہ میرا عہدہ یا سطح مجھے بہت بڑے معاملات پر بات کرنے کی اجازت دیتا ہے، لیکن بہت سے بحران ایسے ہیں جو اگر امن کی طرف بڑھیں... میری سمجھ میں، اس دنیا میں امن سے بڑی کوئی چیز نہیں ہے۔" ہندوستان اور مالدیپ کے درمیان تعلقات کو مزید بڑھانے کی کوششوں پر جیسوال نے کہا، ہندوستان اور مالدیپ کے درمیان تعلقات پرانے ہیں۔ اگر آپ قدیم تاریخ پر نظر ڈالیں، تو ایک وقت تھا جب بہت سے ہندوستانی مالدیپ میں جا کر آباد ہوئے، بہت سے مالدیپ کے لوگ یہاں نوکریوں اور کام کے لیے آتے تھے۔ یہاں سیاحت، روزگار اور تبادلے کے پروگرام ہیں، میرا یقین ہے کہ ہم دونوں قوموں کے درمیان تعلیم اور دوستی کو مزید فروغ دینے کے لیے، تعلیم اور دوستی کو مزید فروغ دیں گے۔

۳۰۰۰ / روپے فی آم قیمت والا

'نور جہاں' خریداروں اور سیاحوں کی توجہ کا مرکز

۳۰۰۰ / روپے فی آم کی قیمت والا نور جہاں آم جو پپیا سے بھی بڑا ہوتا ہے، خریداروں اور سیاح کو اپنی طرف راغب کر رہا ہے، اس قسم کے آم کے محض ۳ / درخت ہونے کے سبب گاہکوں کو ایڈوانس بکنگ کرنی پڑتی ہے۔ مدھیہ پردیش کے علی راج پور ضلع کے کاٹھی واڑاہ گاؤں میں خاص طور پر اگایا جانے والا نور جہاں آم، جو فی آم ۱۵۰۰ / سے ۳۰۰۰ / رے تک فروخت ہوتا ہے۔ اس کی نایابی، بہت بڑے سائز اور زبردست مانگ کی وجہ سے اس کی یہ قیمت ہے۔ یہ آم ۳ / سے ۵ / کلوگرام تک وزنی ہوتے ہیں اور کبھی کبھار پپیتے سے بھی بڑے ہوتے ہیں۔ یہ قسم تقریباً ۵۰ / سال پہلے جادھو کے والد نے جہانگیر اور گجرات کے راجا پوری آم کی قلمی (grafting) سے تیار کی تھی اور اسے اداکارہ "نور جہاں" کا نام دیا گیا تھا۔ باغبانی محکمے اور خاندان کی دلچسپی کے باوجود، اس کی افزائش کی کوششیں بار بار ناکام ہوئی ہیں۔ صرف تین درختوں تک پیداوار محدود ہونے کی وجہ سے دستیابی انتہائی کم ہے، جس کی وجہ سے خریداروں کو پہلے سے بکنگ کروانی پڑتی ہے اور آم حاصل کرنے کے لیے مہینوں انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اتنی زیادہ قیمت کیوں؟: نور جہاں آم کی زیادہ قیمت انتہائی قلت، قابلِ ذکر بڑے حجم، معروف ذائقے اور مقامی داستان کا نتیجہ ہے۔ باغ کے مالک شیورام جادھو کے مطابق، یہ قسم صرف تین درختوں پر موجود ہے۔ باغ کے مالک نے سائز کو اہم عنصر بتاتے ہوئے کہا کہ نور جہاں آم عام طور پر پپیتے سے بڑا اور بھاری ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ، اس کے ذائقے اور وقار کی وجہ سے بھی اس کی قیمت زیادہ ہے۔ اس آم کو کئی قومی ایوارڈ مل چکے ہیں اور سابق صدور سمیت متعدد معروف شخصیات اسے چکھ چکی ہیں۔ واضح رہے کہ نور جہاں آم نے جادھو خاندان کی تین نسلوں کی کفالت کی ہے اور یہ مقامی سیاحت کا بھی ایک مرکز ہے۔ آم کے موسم میں دور دور سے سیاح اور آم کے شوقین اسے دیکھنے اس گاؤں آتے ہیں۔ یہ قسم تقریباً ۵۰ / سال پہلے بنائی گئی تھی، لیکن باغبانی محکمے نے تقریباً ۷۰ / پودوں کی قلمی کی کوشش کی، مگر کامیابی نہ مل سکی۔ اب صرف تین اصل درخت باقی ہیں، جس سے قلت برقرار ہے۔ جبکہ تیسری نسل کے افراد اس قسم کو بچانے اور اس کی افزائش کے لیے پرعزم ہیں۔ وہ حکومت کے ساتھ مل کر نئے پودے اگانے کی امید رکھتے ہیں تا کہ یہ منفرد قسم معدوم نہ ہو۔ کامیاب افزائش سے قلت کم ہوگی اور ممکن ہے قیمتیں معتدل ہوں، لیکن اس سے بڑی منڈیاں اور برآمد کے مواقع بھی کھلیں گے۔ بعد ازاں کم دستیابی کے سبب پیشگی بکنگ ضروری ہے۔ دھیان رہے کہ یہ آم محض علی راج پور کے کاٹھی واڑاہ گاؤں میں ہی دستیاب ہے، اس کے علاوہ کہیں بھی اس کی افزائش نہیں ہوتی، لہذا نقل سے ہوشیار رہیں۔ تاہم جب تک افزائش کامیاب نہیں ہوتی، نور جہاں آم کی قیمت زیادہ رہے گی۔

ہندوستان کی خلائی معیشت اگلی دہائی میں ۴۵ / بلین امریکی ڈالر تک پہنچنے کیلئے تیار

۴۰۰ / سے زیادہ خلائی اسٹارٹ اپ ترقی کے اگلے مرحلے کو چلا رہے ہیں: ڈاکٹر جتیندر سنگھ

نئی دہلی: سائنس اور ٹیکنالوجی اور ارتھ سائنسز کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) اور وزیر اعظم کے دفتر، جوہری توانائی کے محکمے، محکمہ خلائی، عملہ، عوامی شکایات اور پنشن کے وزیر مملکت ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ہندوستان کی خلائی معیشت موجودہ 8-9 بلین امریکی ڈالر سے بڑھنے کے لیے تیار ہے، جو کہ اگلے 40 سال میں 40 سے 45 کروڑ ڈالر تک بڑھے گی۔ یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ہندوستان کے خلائی شعبے کی تبدیلی پورے ملک میں ہونے والی ایک بڑی تبدیلی کی عکاسی کرتی ہے، جہاں سائنس اور ٹیکنالوجی تجربہ گاہوں سے آگے بڑھ کر قومی شعور کا حصہ بن گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ برسوں کی سب سے اہم کامیابیوں میں سے ایک سائنس اور سماج کے درمیان بڑھتا ہوا رابطہ ہے، جس میں شہری تیزی سے خود کو ہندوستان کی سائنسی ترقی میں حصہ دار کے طور پر دیکھتے ہیں۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ "سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ آج عام شہری ہندوستان کی سائنسی ترقی سے جڑا ہوا محسوس کرتا ہے اور اس میں اپنا حصہ دیکھتا ہے"۔ وزیر موصوف نے کہا کہ عوامی گفتگو میں سائنس اور ٹکنالوجی کی بڑھتی ہوئی اہمیت وزیر اعظم نریندر مودی کے وژن کی عکاسی کرتی ہے، جنہوں نے اپنے یوم آزادی کے خطابات کے ذریعے سائنس پر مبنی اقدامات کو قومی دھارے میں مسلسل لایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سوچھ بھارت، ڈیجیٹل انڈیا، ڈیجیٹل ہیلتھ، ڈیپ اوشین مشن اور گگنیان جیسے پروگراموں نے سائنس اور اختراع کو ہندوستان کے ترقی کے سفر کے مرکز میں رکھنے میں مدد کی ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ کے مطابق، سائنس اور ٹیکنالوجی کے واقعات میں مرکزی دھارے کے ذرائع ابلاغ کی بڑھتی ہوئی موجودگی خود سائنسی ترقیوں میں عوام کی بڑھتی ہوئی دلچسپی کی عکاسی کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ چندریان 3 جیسے مشن نے خلائی سائنس کو وسیع عوامی دلچسپی کے موضوع میں تبدیل کر دیا ہے، جس سے ملک بھر کے شہریوں میں بے مثال بیداری اور مشغولیت پیدا ہوئی ہے۔ وزیر نے کہا کہ خلاء، ایٹمی توانائی اور جدید ٹیکنالوجی جیسے سرحدی شعبوں میں ہندوستان کی بڑھتی ہوئی صلاحیتوں نے ملک کی عالمی حیثیت کو مضبوط کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کامیابیوں سے پیدا ہونے والے اعتماد نے مقامی ٹکنالوجیوں کی ساکھ کو بڑھایا ہے اور ایک قابل اعتماد ٹیکنالوجی پارٹنر کے طور پر ہندوستان کی پوزیشن کو مضبوط کیا ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ حالیہ تکنیکی کامیابیوں نے ابھرتے ہوئے ڈومینز میں جہاں جدید ٹیکنالوجیز تیزی سے تزویراتی اور اقتصادی نتائج کی تشکیل کرتی ہیں، ہندوستان کی قابلیت کو ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بین الاقوامی منڈیوں میں ہندوستانی ٹیکنالوجیز اور مصنوعات کی بڑھتی ہوئی قبولیت ملک کی سائنسی اور تکنیکی صلاحیتوں کی مضبوطی کو ظاہر کرتی ہے۔ خلائی شعبے میں اصلاحات کے اثرات کا ذکر کرتے ہوئے، وزیر نے کہا کہ ہندوستان، جس میں چند سال پہلے صرف چند خلائی اسٹارٹ اپس تھے، آج 400 سے زیادہ خلائی اسٹارٹ اپس ایک متحرک اور تیزی سے پھیلتے ہوئے ماحولیاتی نظام میں اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نسبتاً مختصر مدت میں حاصل کی گئی ترقی کا پیمانہ ہندوستان کی خلائی معیشت کی بے پناہ صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے۔

مودی۔ٹرمپ ملاقات سے قبل کانگریس کا امریکی پالیسی اور تجارتی معاہدے پر اظہار تشویش

کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے ’ایکس‘ پر لکھا کہ ”وزیر اعظم مودی جلد ہی اپنے ’خود ساختہ قریبی دوست‘ صدر ٹرمپ سے ملاقات کرنے والے ہیں۔

وزیر اعظم نریندر مودی اور امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے درمیان 17 جون کو فرانس میں مجوزہ ملاقات سے قبل کانگریس نے مرکزی حکومت سے ہندوستان کے قومی مفادات سے جڑے معاملات کو مضبوطی سے اٹھانے کا مطالبہ کیا ہے۔ پارٹی نے کہا ہے کہ ہندوستان کو عمان کے ساحل کے قریب امریکی کارروائی میں 3 ہندوستانی ملاحوں کی موت، ہندوستان-امریکہ تجارتی معاہدے اور امریکی انتظامیہ کے حالیہ رویے جیسے موضوعات پر اپنے تحفظات کو واضح طور پر سامنے رکھنا چاہیے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر لکھا کہ ”وزیر اعظم مودی جلد ہی اپنے ’خود ساختہ قریبی دوست‘ صدر ٹرمپ سے ملاقات کرنے والے ہیں۔“ کانگریس کے راجیہ سبھا رکن نے کہا کہ ”ایسے میں ہندوستانی شہریوں کے ذہن میں سب سے اہم سوال یہ ہے کہ کیا وزیر اعظم مودی ملاقات کے دوران یہ باتیں اٹھائیں گے کہ عمان کے ساحل کے قریب ایک جہاز پر امریکی حملے میں 3 ہندوستانی ملاحوں کے قتل کی ہندوستان سخت ترین الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ اور 12 جون 2026 کو وزیر خارجہ ایس جے شنکر کے ساتھ بات چیت کے دوران امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کے ذریعہ استعمال کی گئی دھمکی آمیز اور ناقابل قبول زبان کا معاملہ اٹھائیں گے۔“ کانگریس لیڈر نے اپنی ’ایکس‘ پوسٹ میں مزید لکھا کہ ”امریکی تجارتی نمائندے جیمیسن گریر بھی جلد ہی ہندوستان کا دورہ کرنے والے ہیں، تاکہ ہندوستان-امریکہ تجارتی معاہدے کو حتمی شکل دی جا سکے۔“ ساتھ ہی جے رام رمیش نے لکھا کہ ”ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ’باہمی اور باہمی طور پر فائدہ مند تجارت کے عبوری معاہدے کے فریم ورک‘ کا اعلان صدر ٹرمپ نے 3 فروری 2026 کی رات کو کیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ یہ وزیر اعظم مودی کی خصوصی درخواست پر کیا گیا تھا، اس وقت جب وزیر اعظم مودی پارلیمنٹ میں راہل گاندھی کے ذریعے چین کے حوالے سے ان کی بزدلی کے انکشاف کے دباؤ میں تھے۔“ جے رام رمیش کے مطابق یہ ’معاہدہ‘ ہندوستان کے لیے یکطرفہ نقصان کا سودا تھی، جس میں مودی حکومت نے بھاری یکطرفہ رعایتیں دیں، جو ہمارے کسانوں اور صنعتوں کے لیے خطرہ ہیں۔ ملیشیا جیسے ممالک نے امریکی سپریم کورٹ کے اس فیصلے کے بعد، جس میں ان معاہدوں کی بنیاد بننے والے ٹرمپ ٹیرف کو منسوخ کر دیا گیا تھا، امریکہ کے ساتھ اپنے تجارتی معاہدوں کو کالعدم قرار دے دیا ہے۔ مودی حکومت نہ صرف اس تجارتی معاہدہ کو چھوڑنے میں ناکام رہی ہے، جو ہندوستان کے کروڑوں کسانوں کے مستقبل کو خطرے میں ڈالتی ہے، بلکہ وہ خاموش اور بے بس بیٹھی رہی۔ جبکہ وزیر خارجہ روبیو نے اعلان کیا کہ مودی حکومت نے اگلے 5 سالوں میں امریکہ سے 500 ارب ڈالر کا سامان خریدنے کا عہد کیا ہے، یعنی امریکہ سے ہماری سالانہ درآمدات کو مؤثر طریقے سے دوگنا کرنا۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری اپنی پوسٹ میں مزید لکھتے ہیں کہ ”روبیو-جے شنکر بات چیت، صدر ٹرمپ کے ٹیرف نظام کو امریکی سپریم کورٹ کی جانب سے مسترد کیے جانے اور اس تجارتی معاہدے کی واضح طور پر غیر منصفانہ نوعیت کو دیکھتے ہوئے ہندوستان کو کم از کم امریکی تجارتی نمائندے کا دورہ ملتوی کرنا چاہیے۔“ ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ”کوئی بھی خوددار ملک دھونس جمانے والوں کے خلاف اپنی خودمختاری کے تحفظ کے لیے محض فون کالز اور پریس بیانات سے بڑھ کر اقدامات کرے گا۔“ بھارتیہ جنتا پارٹی کے وزیر اعظم نریندر مودی اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی متوقع ملاقات سے قبل اپوزیشن جماعت کانگریس نے امریکی پالیسی، تجارتی معاہدے اور حالیہ سفارتی واقعات پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مودی حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ کانگریس کا موقف ہے کہ حکومت کو اس اہم ملاقات اور تجارتی مذاکرات سے پہلے ملک کی خودمختاری اور عوامی مفادات کا تحفظ یقینی بنانا چاہیے۔

عالمی جنوب کے اتحاد کو نئی تقویت

بھارت اور برازیل دفاعی شراکت داری کے نئے دور کی جانب گامزن

نئی دہلی ر براسیلیا: بھارت اور برازیل کے درمیان دفاعی تعاون تیزی سے فروغ پا رہا ہے اور دونوں ممالک ایک ایسی اسٹریٹجک شراکت داری کی جانب بڑھ رہے ہیں جو نہ صرف دوطرفہ تعلقات بلکہ عالمی جنوب (Global South) کے کردار کو بھی مضبوط بنا سکتی ہے۔ حالیہ مہینوں میں دونوں ممالک نے دفاع، اہم معدنیات، جدید ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت اور صنعتی تعاون سمیت کئی شعبوں میں اشتراک بڑھانے پر اتفاق کیا ہے۔ ماہرین کے مطابق دفاعی شعبہ اب بھارت۔ برازیل تعلقات کا ایک اہم ستون بنتا جا رہا ہے۔ دونوں ممالک دفاعی صنعت میں مشترکہ پیداوار، ٹیکنالوجی کے تبادلے اور صنعتی تعاون کے امکانات کا جائزہ لے رہے ہیں۔ اس تعاون کو بھارت کے ”آتم نربھر بھارت“ پروگرام اور برازیل کی دفاعی صنعتی صلاحیتوں کے درمیان ایک قدرتی ہم آہنگی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی اور برازیلی صدر لوئیز اناسیو لولا دا سلوا نے حالیہ ملاقاتوں میں اس بات پر زور دیا کہ دونوں ممالک عالمی جنوب کی ترجیحات اور مفادات کے فروغ کے لیے مل کر کام کریں گے۔ دونوں رہنماؤں نے اقوام متحدہ سمیت عالمی اداروں میں اصلاحات، کثیر الجہتی نظام کے استحکام اور ترقی پذیر ممالک کی بہتر نمائندگی کی حمایت کی۔ دفاعی تعاون کے ساتھ ساتھ دونوں ممالک اہم معدنیات، نایاب ارضی عناصر، ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر، مصنوعی ذہانت، بائیو فیولز اور خلائی ٹیکنالوجی کے شعبوں میں بھی تعاون کو وسعت دے رہے ہیں۔ دونوں حکومتوں کا ماننا ہے کہ ان شعبوں میں اشتراک مستقبل کی سپلائی چینز کو زیادہ محفوظ اور پائیدار بنانے میں مدد دے گا۔ برازیل اس وقت لاطینی امریکہ میں بھارت کا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار ہے اور دونوں ممالک نے آئندہ پانچ برسوں میں دوطرفہ تجارت کو 20 ارب ڈالر سے تجاوز کرانے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ تجارتی اور صنعتی روابط میں اضافہ دفاعی شراکت داری کو بھی مزید تقویت فراہم کرسکتا ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ بدلتے ہوئے عالمی جغرافیائی اور معاشی حالات میں بھارت اور برازیل کا بڑھتا ہوا تعاون عالمی جنوب کی آواز کو مزید مؤثر بنا سکتا ہے۔ ان کے مطابق دفاعی شراکت داری، اقتصادی تعاون اور مشترکہ سفارتی مؤقف دونوں ممالک کو بین الاقوامی سطح پر زیادہ بااثر کردار ادا کرنے کے قابل بنا سکتے ہیں۔

بھارت کی اختراعات نئی پرواز کیلئے تیار۔ڈیپ ٹیک شعبے کی عالمی سطح پر پیش قدمی

بھارت کا ڈیپ ٹیک شعبہ تیزی سے عالمی سطح پر اپنی شناخت بنا رہا ہے اور ماہرین کا کہنا ہے کہ ملک کی اختراعی صلاحیتیں اب ایک نئے مرحلے میں داخل ہو چکی ہیں

نئی دہلی: بھارت کا ڈیپ ٹیک شعبہ تیزی سے عالمی سطح پر اپنی شناخت بنا رہا ہے اور ماہرین کا کہنا ہے کہ ملک کی اختراعی صلاحیتیں اب ایک نئے مرحلے میں داخل ہو چکی ہیں۔ اسی تناظر میں فرانس کے شہر نیس میں منعقد ہونے والا ”بھارت انوویٹس 2026“ پروگرام بھارتی ٹیکنالوجی اور اختراعات کے عالمی سفر میں ایک اہم سنگِ میل قرار دیا جا رہا ہے۔ رپورٹس کے مطابق اس تقریب میں 120 سے زائد بھارتی ڈیپ ٹیک اسٹارٹ اپس، وینچر کیپیٹل فنڈز، تحقیقی ادارے اور جامعات شرکت کر رہے ہیں۔ یہ پہلی مرتبہ ہے کہ بھارت اپنے ڈیپ ٹیک ماحولیاتی نظام کو اس پیمانے پر یورپ میں پیش کر رہا ہے۔ اس پروگرام میں خلائی ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت (AI)، دفاع، سیمی کنڈکٹرز، بائیو ٹیکنالوجی، جدید مواصلات، توانائی اور موسمیاتی ٹیکنالوجی سمیت 13 اہم شعبوں کی اختراعات کو پیش کیا جا رہا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق بھارت کی نجی خلائی صنعت اس تبدیلی کی نمایاں مثال ہے۔ 2020 میں خلائی شعبے کو نجی کمپنیوں کے لیے کھولے جانے کے بعد ملک میں 400 سے زائد اسپیس ٹیک اسٹارٹ اپس وجود میں آ چکے ہیں۔ بھارتی کمپنیاں اب راکٹ، سیٹلائٹس اور جدید خلائی نظام تیار کر رہی ہیں جو عالمی منڈی کی ضروریات پوری کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بھارت اس وقت 2 لاکھ سے زائد DPIIT رجسٹرڈ اسٹارٹ اپس، 120 سے زیادہ یونیکورن کمپنیوں اور ہر سال تقریباً 15 لاکھ انجینئرز کی گریجویشن کے ساتھ دنیا کے تیزی سے ترقی کرنے والے اختراعی مراکز میں شامل ہو چکا ہے۔ مصنوعی ذہانت کے شعبے میں بھی بھارت عالمی سطح پر نمایاں مقام حاصل کر رہا ہے۔ بھارت اور فرانس کے درمیان ٹیکنالوجی تعاون بھی مسلسل مضبوط ہو رہا ہے۔ دونوں ممالک خلائی تحقیق، جدید صنعتی ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت اور سائنسی تحقیق کے شعبوں میں شراکت داری کو فروغ دے رہے ہیں۔ اسی تناظر میں وزیر اعظم نریندر مودی اور فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون نیس میں ”بھارت انوویٹس 2026“ کا مشترکہ افتتاح کر رہے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ”بھارت انوویٹس 2026“ صرف ایک نمائش نہیں بلکہ عالمی سرمایہ کاروں، جامعات، صنعتوں اور تحقیقی اداروں کے ساتھ اشتراک کے نئے مواقع پیدا کرنے کا پلیٹ فارم ہے۔ اس سے بھارتی اختراعات کو بین الاقوامی منڈیوں تک رسائی، سرمایہ کاری اور ٹیکنالوجی شراکت داری کے نئے امکانات میسر آئیں گے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق بھارت کی ڈیپ ٹیک صلاحیتیں اب مقامی ضروریات سے آگے بڑھ کر عالمی مسائل کے حل کی جانب بڑھ رہی ہیں، اور یہی رجحان ملک کو آئندہ برسوں میں عالمی اختراعی معیشت کے اہم مراکز میں شامل کر سکتا ہے۔

بھارت اور منگولیا کے روحانی تعلقات مزید مضبوط ہوئے

منگولیا میں مقدس بدھ آثار کی زیارت کیلئے ہزاروں افراد کی آمد

اولان باتر رنئی دہلی: بھارت اور منگولیا کے درمیان گہرے روحانی اور ثقافتی تعلقات کا ایک اور مظہر اس وقت دیکھنے میں آیا جب بھگوان بدھ کے دو عظیم شاگردوں، ارہت ساری پترا اور ارہت مہاموگلیان کے مقدس آثار کی نمائش کے لیے ہزاروں عقیدت مند منگولیا کے دارالحکومت اولان باتر میں جمع ہوئے۔ یہ مقدس آثار 31 مئی سے 10 جون 2026 تک عوامی زیارت کے لیے گاندانٹیگچنلنگ خانقاہ میں رکھے گئے تھے۔ اس دوران منگولیا کے مختلف علاقوں سے آنے والے ہزاروں بدھ مت کے پیروکاروں نے ان آثار کی عقیدت کے ساتھ زیارت کی۔ یہ خصوصی نمائش بھارت کی وزارت ثقافت، قومی عجائب گھر، بین الاقوامی بدھسٹ کنفیڈریشن، سری لنکا کی مہابودھی سوسائٹی اور منگولیا کی گاندانٹیگچنلنگ خانقاہ کے اشتراک سے منعقد کی گئی۔ تقریب کو بھارت اور منگولیا کے درمیان سفارتی تعلقات کے 70 سال اور اسٹریٹجک شراکت داری کے 10 سال مکمل ہونے کے تناظر میں خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ ان مقدس آثار کو بھارتی فضائیہ کے خصوصی طیارے کے ذریعے منگولیا پہنچایا گیا اور انہیں سربراہِ مملکت کے مساوی پروٹوکول فراہم کیا گیا۔ افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے بھارتی اور منگولیائی شخصیات نے اس نمائش کو دونوں ممالک کے درمیان صدیوں پر محیط مشترکہ بدھ ورثے اور روحانی رشتوں کی علامت قرار دیا۔ مقررین نے کہا کہ بدھ مت کی تعلیمات نے بھارت اور منگولیا کے عوام کو تاریخی طور پر جوڑ رکھا ہے اور ایسے ثقافتی تبادلے باہمی تعلقات کو مزید مضبوط بناتے ہیں۔ نمائش کے دوران ”ویسلز آف لائٹ آئیکونوگرافی، ریلیکس اینڈ پاتھ آف دھما“ کے عنوان سے ایک خصوصی نمائش بھی منعقد کی گئی، جس میں بھگوان بدھ کی زندگی اور تعلیمات سے متعلق نایاب تاریخی اور ثقافتی نوادرات پیش کیے گئے۔ مبصرین کے مطابق مقدس بدھ آثار کی یہ نمائش نہ صرف مذہبی عقیدت کا مرکز بنی بلکہ اس نے بھارت اور منگولیا کے درمیان ثقافتی سفارت کاری اور عوامی روابط کو بھی نئی تقویت فراہم کی ہے۔

مشرق وسطیٰ کے تنازعات کے باوجود

ہندوستان کی معیشت 7.8 فیصد بڑھ رہی ہے: رپورٹ

نئی دہلی: مارچ میں ختم ہونے والے تین مہینوں میں ہندوستان کی معیشت میں سال بہ سال 7.8 فیصد اضافہ ہوا، جو مشرق وسطیٰ میں تنازعات سے منسلک بڑھتے ہوئے معاشی دباؤ کے باوجود مارکیٹ کی توقعات سے زیادہ ہے۔ رائٹرز کے ذریعہ سروے کیے گئے ماہرین اقتصادیات نے جنوری تا مارچ سہ ماہی کے دوران 7.2 فیصد کی نمو کا اندازہ لگایا تھا، اس کے مقابلے میں گزشتہ سہ ماہی میں 8.7 فیصد ریکارڈ کیا گیا تھا۔ مضبوط کارکردگی اس سہ ماہی کے شروع میں ہندوستان کے بڑے تجارتی فوائد حاصل کرنے کے بعد سامنے آئی، جس میں یورپی یونین کے ساتھ ایک تاریخی تجارتی معاہدے کا اختتام اور امریکی تجارت میں کمی شامل ہے۔ ہندوستانی برآمدات پر ٹیرف 50 فیصد سے 18 فیصد تک۔ بعد میں امریکی سپریم کورٹ کے اس فیصلے کے بعد ٹیرف میں مزید 10 فیصد تک کمی کر دی گئی جس نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ٹیرف اقدامات کو غیر قانونی قرار دیا تھا۔ تاہم، فروری کے آخر میں ایران کے تنازعے کا پھیلنا ملک کے اقتصادی نقطہ نظر کے لیے ایک اہم خطرے کے طور پر ابھرا ہے، جس سے افراط زر اور سست شرح نمو پر تشویش پیدا ہوئی ہے۔ جمعہ کو، ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) نے مارچ 2027 کو ختم ہونے والے مالی سال کے لیے اپنی افراط زر کی پیش گوئی میں 50 بیسس پوائنٹس کے اضافے سے 1.5 فیصد پر نظر ثانی کی، جبکہ اس کی اقتصادی ترقی کے تخمینہ کو 6.9 فیصد کے پہلے تخمینہ سے 6.6 فیصد تک کم کیا۔ تنازعہ نے عالمی توانائی کی سپلائی میں خلل ڈالا ہے، جس سے ہندوستان کی درآمدی لاگت میں اضافہ ہوا ہے اور روپے پر دباؤ بڑھ رہا ہے، جو پہلے ہی کافی غیر ملکی سرمایہ کاروں کے اخراج سے کمزور ہو چکا ہے۔ تجزیہ کاروں نے خبردار کیا ہے کہ حکومت کی جانب سے مئی میں توانائی کی عالمی قیمتوں میں اضافے کی منظوری کے بعد ایندھن کی قیمتوں میں اضافے سے مہنگائی میں مزید اضافہ ہوسکتا ہے، اس سے قبل کئی مہینوں تک قیمتوں میں اضافے سے گھرانوں کو بچالیا گیا تھا۔ اگرچہ اپریل تک مہنگائی آر بی آئی کے 4 فیصد ہدف سے کم رہی، ماہرین اقتصادیات خبردار کرتے ہیں کہ ایل نینو سے منسلک موسمی خلل زرعی پیداوار کو متاثر کرسکتا ہے، جو ممکنہ طور پر خوراک کی قلت اور قیمتوں میں اضافے کا باعث بن سکتا ہے۔ عالمی معیشت میں بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورتحال کی عکاسی کرتے ہوئے، مرکزی بینک نے کہا کہ اس کی مالیاتی پالیسی کا موقف بگڑتے ہوئے بین الاقوامی اقتصادی حالات کے درمیان محتاط ہو گیا ہے۔

بھارت کے آزاد تجارتی معاہدے ایک ٹریلین ڈالر برآمدی ہدف کے لیے راہ ہموار کر رہے ہیں۔ رپورٹ

نئی دہلی: ایک نئی رپورٹ کے مطابق بھارت کے حالیہ آزاد تجارتی معاہدے ملک کو 2030 تک ایک ٹریلین ڈالر کی اشیائی برآمدات کے ہدف کے حصول میں اہم مدد فراہم کر سکتے ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ عالمی سپلائی چینز میں جاری تبدیلیوں اور مینوفیکچرنگ کے نئے مراکز کی تلاش کے باعث بھارت کو بین الاقوامی تجارت میں اپنی موجودگی مضبوط بنانے کا اہم موقع ملا ہے۔ رپورٹ کے مطابق بھارت نے حالیہ برسوں میں متحدہ عرب امارات، آسٹریلیا اور دیگر ممالک کے ساتھ تجارتی معاہدے کیے ہیں، جبکہ یورپی یونین، نیوزی لینڈ اور عمان سمیت کئی شراکت داروں کے ساتھ مذاکرات بھی جاری ہیں۔ ان معاہدوں سے بھارتی مصنوعات کو عالمی منڈیوں تک بہتر رسائی ملے گی اور درآمدی محصولات میں کمی کے باعث برآمدات کو فروغ حاصل ہوگا۔ رپورٹ میں الیکٹرانکس، دواسازی اور انجینئرنگ مصنوعات کے شعبوں کو سب سے زیادہ فائدہ اٹھانے والے شعبوں میں شمار کیا گیا ہے۔ خاص طور پر الیکٹرانکس کی برآمدات میں نمایاں اضافے کی توقع ظاہر کی گئی ہے، کیونکہ بھارت گزشتہ چند برسوں میں اسمارٹ فون اور دیگر الیکٹرانک آلات کی تیاری کا ایک اہم مرکز بن کر ابھرا ہے۔ رپورٹ کے مطابق آزاد تجارتی معاہدے صرف برآمدات ہی نہیں بلکہ سرمایہ کاری اور صنعتی پیداوار میں اضافے کا بھی سبب بن سکتے ہیں۔ بیرونی منڈیوں تک مستقل رسائی سے کاروباری اداروں کا اعتماد بڑھے گا، نئی فیکٹریوں اور پیداواری صلاحیت میں سرمایہ کاری ہوگی اور روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔ ادھر مرکزی وزیر تجارت وصنعت پیوش گوئل پہلے ہی اعلان کر چکے ہیں کہ بھارت نے موجودہ مالی سال میں ایک ٹریلین ڈالر اور آئندہ پانچ برسوں میں دو ٹریلین ڈالر کی برآمدات کا ہدف مقرر کیا ہے۔ ان کے مطابق تقریباً 38 ترقی یافتہ ممالک کے ساتھ تجارتی معاہدے بھارتی برآمد کنندگان کو بڑی عالمی منڈیوں تک ترجیحی رسائی فراہم کریں گے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگرچہ تجارتی معاہدے برآمدات میں اضافے کے لیے اہم کردار ادا کریں گے، تاہم اس ہدف کے حصول کے لیے بہتر لاجسٹکس، جدید بنیادی ڈھانچے، عالمی معیار کی پیداوار اور مسابقتی لاگت کو بھی یقینی بنانا ضروری ہوگا۔

فرانس میں ”بھارت اِنوویٹس ۲۰۲۶ء“ کا انعقاد

بھارتی اختراع کاروں اور تعلیمی اداروں کو عالمی پلیٹ فارم فراہم کیا جائے گا

پیرس رنئی دہلی: فرانس میں ”بھارت اِنوویٹس 2026“ کے عنوان سے ایک اہم پروگرام کا انعقاد کیا جا رہا ہے جس کا مقصد بھارتی اختراع کاروں، اعلیٰ تعلیمی اداروں، اسٹارٹ اپس اور سرمایہ کاروں کو ایک مشترکہ عالمی پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنا ہے۔ اس تقریب میں بھارت کی جدید اختراعات، تحقیق اور تکنیکی صلاحیتوں کو بین الاقوامی سطح پر اجاگر کیا جائے گا۔ منتظمین کے مطابق یہ پروگرام بھارت اور فرانس کے درمیان سائنسی، تعلیمی اور صنعتی تعاون کو مزید فروغ دینے کی کوششوں کا حصہ ہے۔ تقریب میں مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے اختراع کار، محققین، تعلیمی ماہرین، صنعت کار اور سرمایہ کار شریک ہوں گے۔ پروگرام کا مقصد بھارتی جامعات، تحقیقی اداروں اور اسٹارٹ اپس کو عالمی سرمایہ کاری اور شراکت داری کے مواقع فراہم کرنا ہے، جبکہ نئی ٹیکنالوجیز اور اختراعات کو بین الاقوامی منڈیوں تک رسائی دلانے پر بھی توجہ دی جائے گی۔ منتظمین کا کہنا ہے کہ ”بھارت انوویٹس 2026“ نہ صرف بھارت کی اختراعی صلاحیتوں کو دنیا کے سامنے پیش کرے گا بلکہ نوجوان محققین اور کاروباری افراد کے لیے عالمی تعاون اور سرمایہ کاری کے نئے دروازے بھی کھولے گا۔ اس موقع پر بھارت اور فرانس کے درمیان تعلیم، تحقیق، مصنوعی ذہانت، پائیدار ترقی، گرین ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل اختراعات کے شعبوں میں تعاون کے امکانات پر بھی تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ ماہرین کے مطابق یہ پروگرام ایسے وقت میں منعقد ہو رہا ہے جب بھارت دنیا کے تیزی سے ابھرتے ہوئے اختراعی اور اسٹارٹ اپ مراکز میں شمار کیا جا رہا ہے اور بین الاقوامی سرمایہ کار بھارتی ٹیکنالوجی اور اختراعی ماحولیاتی نظام میں بڑھتی ہوئی دلچسپی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

جرمن آبدوزوں میں بھارت کی دلچسپی، چین اور پاکستان اہم عوامل قرار

نئی دہلی: بھارت اپنی بحری دفاعی صلاحیتوں کو مزید مضبوط بنانے کے لیے جرمنی سے جدید روایتی آبدوزیں حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتا ہے۔ دفاعی ماہرین کے مطابق اس دلچسپی کے پیچھے خطے میں چین کی بڑھتی ہوئی بحری موجودگی اور پاکستان کی آبدوزی صلاحیتوں میں اضافہ اہم عوامل ہیں۔ رپورٹس کے مطابق بھارتی بحریہ اپنے طویل المدتی منصوبے ”پروجیکٹ 75 آئی“ کے تحت نئی نسل کی آبدوزوں کے حصول پر کام کر رہی ہے۔ اس منصوبے کا مقصد سمندر میں بھارت کی نگرانی، دفاع اور حملہ آور صلاحیتوں کو مزید مؤثر بنانا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بحرِ ہند میں چین کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں نے نئی دہلی کی تشویش میں اضافہ کیا ہے۔ حالیہ برسوں میں چینی بحری جہازوں اور آبدوزوں کی بحرِ ہند میں موجودگی میں اضافہ دیکھا گیا ہے، جسے بھارت اپنی بحری سلامتی کے لیے ایک اہم چیلنج تصور کرتا ہے۔ دوسری جانب پاکستان بھی اپنی بحری قوت کو جدید بنانے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ پاکستان پہلے ہی جدید آبدوزوں کے حصول کے منصوبوں پر کام کر رہا ہے، جس کے باعث جنوبی ایشیا میں زیرِ آب جنگی صلاحیتوں کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔ دفاعی تجزیہ کاروں کے مطابق جرمنی کی آبدوزیں اپنی خاموش آپریشنل صلاحیت، جدید سینسرز اور طویل عرصے تک زیرِ آب رہنے کی خصوصیات کے باعث دنیا بھر میں شہرت رکھتی ہیں۔ بھارت ان خصوصیات کو اپنی بحری حکمت عملی کے لیے اہم سمجھتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگر یہ معاہدہ آگے بڑھتا ہے تو اس سے نہ صرف بھارتی بحریہ کی صلاحیتوں میں اضافہ ہوگا بلکہ دفاعی ٹیکنالوجی کے شعبے میں بھارت اور جرمنی کے درمیان تعاون بھی مزید مضبوط ہوسکتا ہے۔ مبصرین کے مطابق بحرِ ہند میں بڑھتے ہوئے تزویراتی مقابلے، چین کی بحری توسیع اور پاکستان کی دفاعی جدید کاری کے تناظر میں بھارت کی جانب سے نئی آبدوزوں کے حصول کی کوششیں آنے والے برسوں میں خطے کے بحری توازن پر بھی اثر انداز ہوسکتی ہیں۔

خسرہ کے پھیلاؤ کے دوران بھارت کی جانب سے مالدیپ کو طبی امداد کی فراہمی

مالے رنئی دہلی: بھارت نے مالدیپ میں خسرہ کے بڑھتے ہوئے کیسز کے پیش نظر انسانی ہمدردی کے تحت طبی امداد کی ایک بڑی کھیپ روانہ کی ہے، جس میں 20 ہزار خسرہ ویکسین کی خوراکیں اور دیگر ضروری طبی سامان شامل ہے۔ مالدیپ کی وزارت صحت کے مطابق ملک میں حالیہ مہینوں کے دوران خسرہ کے متعدد کیسز رپورٹ ہوئے ہیں، جس کے بعد حفاظتی اقدامات اور ویکسینیشن مہم کو تیز کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی۔ اس صورتحال میں بھارت نے فوری تعاون کرتے ہوئے طبی امداد فراہم کی۔ بھارتی حکام کا کہنا ہے کہ یہ امداد دونوں ممالک کے درمیان قریبی دوطرفہ تعلقات اور صحت کے شعبے میں جاری تعاون کا مظہر ہے۔ بھارت نے ماضی میں بھی قدرتی آفات، صحت کے بحرانوں اور ہنگامی حالات کے دوران مالدیپ کی مدد کی ہے۔ مالدیپ کی حکومت نے بھارتی امداد کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ویکسین اور طبی سامان ملک میں خسرہ کے پھیلاؤ کو روکنے اور عوامی صحت کے تحفظ میں اہم کردار ادا کریں گے۔

آیوش کی وزارت نے یوٹیوب لائیو یوگا

اسٹریم کے سب سے زیادہ ناظرین کیلئے نیا گینز ورلڈ ریکارڈ بنایا

نئی دہلی: یوگا کے بین الاقوامی دن 2026 سے پہلے ایک تاریخی کامیابی میں، آیوش کی وزارت نے آج یوٹیوب لائیو یوگا سٹریم کے لیے سب سے زیادہ ناظرین کے لیے ایک نیا گینز ورلڈ ریکارڈ بنایا، جس میں 4,35,831 ناظرین ایک خصوصی عالمی آن لائن یوگا سیشن میں شامل ہوکر آیوش کے سرکاری یوٹیوب چینل کے ذریعے براہ راست نشر ہوئے۔ یہ ریکارڈ کوشش بین الاقوامی یوم یوگا 2026 کے لیے وزارت کی آؤٹ ریچ سرگرمیوں کے ایک حصے کے طور پر منعقد کی گئی تھی اور اس میں ہندوستان اور دنیا بھر میں یوگا پریکٹیشنرز، طلباء، اداروں، پیشہ ور افراد، اور فلاح و بہبود کے شوقین افراد کی پرجوش شرکت کا مشاہدہ کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں کامن یوگا پروٹوکول کو نمایاں کیا گیا اور یوگا 365 موومنٹ کے ذریعے یوگا کو روزانہ کی مشق کے طور پر فروغ دینے کے وزارت کے وژن کو تقویت ملی۔ آیوش کی وزارت نے 831,35,4 تصدیق شدہ ناظرین کو ریکارڈ کیا، جس نے 2024 میں قائم کردہ 252,46,2 ناظرین کے پچھلے گینز ورلڈ ریکارڈ کو پیچھے چھوڑ دیا۔ نیا ریکارڈ 579,89,1 ناظرین کے پچھلے بینچ مارک سے تجاوز کر گیا، جس نے یوٹیوب لائیو یوگا اسٹریم کے سب سے زیادہ ناظرین کا نیا عالمی ریکارڈ قائم کیا۔ شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے، آیوش کے مرکزی وزیر مملکت (آئی سی) اور صحت اور خاندانی بہبود کے وزیر مملکت جناب پرتاپ راؤ جادھو نے دنیا بھر کے شہریوں کو اس تاریخی کامیابی میں حصہ ڈالنے پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا، ’آج کی کامیابی یوگا کی غیر معمولی طاقت کو ظاہر کرتی ہے کہ خطوں، ثقافتوں اور قوموں کے لوگوں کو جوڑنے کے لیے اس دنیا کو ایک نئی اچھی صحت اور مشترکہ صحت سے منسلک کرنے کے لیے ایک نئے عہد کے ذریعے۔ یوگا کو ایک طرز زندگی کے طور پر عالمی سطح پر قبول کرنے کی عکاسی کرتا ہے اور یوگا کو روزمرہ کی زندگی کا ایک لازمی حصہ بنانے کے ہمارے اجتماعی عزم کو تقویت دیتا ہے، جب ہم یوگا کے بین الاقوامی دن 2026 کی طرف بڑھ رہے ہیں، میں ہر ایک سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ یوگا 365 کی روح کو اپنائیں اور ایک صحت مند، مضبوط اور زیادہ لچکدار معاشرے کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈالیں۔ آیوش کی وزارت کے سکریٹری ویدیا راجیش کوٹیچا نے تمام اسٹیک ہولڈرز اور شرکاء کو مبارکباد پیش کی جنہوں نے اس تاریخی کامیابی میں اپنا حصہ ڈالا اور اس پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ یہ کامیابی محض ایک نیا عالمی ریکارڈ قائم کرنے کے بارے میں نہیں ہے؛ یہ اس پیغام کے بارے میں ہے جو ہم دنیا کو بھیج رہے ہیں۔ زبردست شرکت اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ یوگا کے لوگوں کے لیے صحت کے حوالے سے ایک طاقتور ذریعہ کے طور پر ہماری بڑھتی ہوئی شناخت کو فروغ دینا ہے۔ یوگا کو ایک دن کی تقریب کے طور پر نہیں بلکہ زندگی بھر کی مشق کے طور پر قبول کرنا اور یوگا 365 کو حقیقت بنانا۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD**. at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ویسٹ انڈیز کی خاتون ٹیم نے

نیوزی لینڈ کو سات وکٹ سے شکست دی

ویسٹ انڈیز کی خاتون ٹیم نے ویمنز ورلڈ کپ کے چوتھے مقابلے میں نیوزی لینڈ کو ایک گیند باقی رہتے سات وکٹ سے شکست دی۔ عالیہ آلین (۴/ وکٹ) کے بعد شمین کیمپ بیل (ناٹ آؤٹ ۹۰/رن) اور کپتان ہیلی میتھیوز (۴۸/رن) کی شاندار کارکردگی کی بدولت ویسٹ انڈیز کی خاتون ٹیم نے ویمنز ورلڈ کپ کے چوتھے مقابلے میں نیوزی لینڈ کو ایک گیند باقی رہتے سات وکٹ سے شکست دی۔ کیمپ بیل کو ان کی شاندار اننگز کے لیے پلیئر آف دی

میچ کا ایوارڈ ملا۔ ویسٹ انڈیز کی خاتون ٹیم نے ہفتہ کی رات ٹاس جیت کر پہلے بولنگ کرنے کا فیصلہ کیا۔ بیٹنگ کرنے اتری نیوزی لینڈ نے مقررہ ۲۰/اوورس میں ۶/وکٹ پر ۱۶۲/رن کا اسکور بنایا۔ بروک ہیلیڈے نے ۳۲/گیندوں پر ۴۰/رن، ازابیلا گیز نے ۲۹/گیندوں میں ۳۹/رن، سوفی ڈیوائن نے ۲۲/رن اور میڈی گرین نے ۲۲/گیندوں پر ۳۵/رن کا تعاون دیا۔ ویسٹ انڈیز کے لیے عالیہ آلین نے چار وکٹ لیے۔ ہیلی میتھیوز اور ڈینڈرا ڈوٹن نے ایک ایک بلے باز کو آؤٹ کیا۔ اس کے جواب میں بیٹنگ کرنے اتری ویسٹ انڈیز نے ۱۹.۵/اوورس میں تین وکٹ پر ۱۶۳/رن بنا کر مقابلہ سات وکٹ سے اپنے نام کرلیا۔ ویسٹ انڈیز کو پہلا دھچکا دوسرے اوور میں کیانا جوزف ۲/رن آؤٹ کے روپ میں لگا۔ اس کے بعد بیٹنگ کرنے آئی شمین کیمپ بیل نے کپتان ہیلی میتھیوز کے ساتھ دوسرے وکٹ کے لیے ۴۷/رن جوڑے۔ ۱۲/ویں اوور میں جیس کیر نے ہیلی میتھیوز ۳۰/گیندوں میں ۴۸/رن کو آؤٹ کر نیوزی لینڈ کو دوسری کامیابی دلائی۔ ڈینڈرا ڈوٹن ۶/رن بنا کر تیسرے وکٹ کے طور پر آؤٹ ہوئیں۔ شمین کیمپ بیل نے ۶۲/گیندوں میں سات چوکے اور تین چھکے لگاتے ہوئے ناٹ آؤٹ ۹۰/رن کی میچ فاتح اننگز کھیلی۔ کپتان کیتھرین برائس (۶۰/رن/ ۲/وکٹ) کی آل راؤنڈ کارکردگی کی بدولت اسکاٹ لینڈ کی خاتون ٹیم نے ویمنز ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کے دوسرے مقابلے میں آئرلینڈ کو ۴۰/رنز سے شکست دی۔ ۱۶۲/رنز کے ہدف کا پیچھا کرنے اتری آئرلینڈ کی ٹیم اسکاٹ لینڈ کے بالنگ اٹیک کے آگے ۱۹.۱/اوورز میں ۱۲۱/رنز پر سمٹ گئی۔ آئرلینڈ کے لیے ایمی ہنٹر نے سب سے زیادہ ۳۹/رنز بنائے۔ ان کے علاوہ آرلا پرینڈر گاسٹ نے (۳۳/رن)، آرلین کیلی ۱۵/رن، کپتان گیبی لوئس ۱۱/رن اور آوا کینگ نے ناٹ آؤٹ ۱۰/رنز کا تعاون دیا۔

ایشین انڈر۔۲۰/ایتھلیٹکس چیمپئن شپ میں بھارت کا شاندار مظاہرہ

مراکش نے برازیل کے چھڑائے پسینے، شکست سے بال بال بچی ۵/بار کی چمپئن

مراکش کے کھیل سے واضح ہوگیا ہے کہ وہ فیفا ورلڈ کپ میں صرف شرکت کے لیے نہیں بلکہ تاریخ رقم کرنے کے لیے اتری ہے۔ وہیں برازیل کو بھی سمجھ آگیا ہوگا کہ اس بار خطاب کا راستہ آسان نہیں ہوگا۔ فیفا ورلڈ کپ 2026 میں برازیل کا آغاز توقع کے مطابق نہیں رہا۔ 5 بار کی عالمی چیمپئن ٹیم کو اپنے پہلے ہی مقابلے میں مراکش کے خلاف سخت چیلینج سے گزرنا پڑا۔ اتوار کو نیوجرسی کے میٹ لائف اسٹیڈیم میں کھیلے گئے گروپ-سی کے مقابلے میں مراکش نے برازیل کو 1-1 سے برابری پر روک دیا۔ اگر گول کیپر ایلیسن بیکر آخری لمحات میں شاندار بچاؤ نہ کرتے تو برازیل کو ہار کا سامنا بھی کرنا پڑ سکتا تھا۔ فیفا کے اس ہائی وولٹیج مقابلے میں مراکش نے شروع سے ہی برازیل پر دباؤ بنائے رکھا۔ 4 سال قبل ورلڈ کپ سیمی فائنل تک پہنچنے والی افریقی ٹیم نے دکھا دیا کہ وہ اس بار بھی کسی بڑے اپ سیٹ کو انجام دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ میچ کے ابتدائی 20 منٹ میں برازیل اپنی اصل فارم تلاش کرتا نظر آیا جب کہ مراکش لگاتار جارحانہ فٹ بال کھیل رہا تھا۔ اس کا فائدہ اسے 21 ویں منٹ میں ملا۔ برازیل کے مڈفیلڈر لوکاس پاکویٹا کی غلطی کے بعد مراکش نے تیز جوابی حملہ شروع کیا۔ ابراہیم ڈیاز کی شاندار تھرو بال پر اسماعیل صابری نے بہترین رن لگایا اور گول کیپر ایلیسن بیکر پر اوپر سے بال کو نیٹ میں پہنچا کر مراکش کو صفر کے مقابلے 1 سے سبقت دلادی۔ گول کے بعد اسٹیڈیم میں موجود مراکش کے حامیوں کا جوش آسمان پر پہنچ گیا جبکہ برازیل کے حالی حیران نظر آئے۔ مراکش کی برتری زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکی۔ 32 ویں منٹ میں برازیل کے سب سے بڑے ستاروں میں سے ایک ونیسیئس جونیئر نے اپنی کلاس کا مظاہرہ کیا۔ برونو گوئماریس کے ساتھ بہترین تال میل بناتے ہوئے ونیسیئس بائیں جانب سے آگے بڑھے۔ انہوں نے ڈیفنڈروں کو پریشان کیا اور پھر دائیں پیر سے ایسا شاندار شاٹ لگایا جسے روکنے کی کوشش میں یاسین بونو پوری طرح بے بس نظر آئے۔ گیند سیدھے گول پوسٹ کے کونے میں جا گری اور اسکور 1-1 ہوگیا۔ یہ ونیسیئس کے بین الاقوامی کیریئر کا 10 واں گول تھا۔ دوسرے ہاف میں دونوں ٹیموں نے فتح کے لیے زور لگایا لیکن مراکش زیادہ خطرناک نظر آیا۔ انجری ٹائم میں افریقی ٹیم کے پاس میچ جیتنے کا سنہرا موقع بھی آیا۔ نیل ال عیناوئی کے شاٹ کو ایلیسن پوری طرح کنٹرول نہیں کرپائے۔ ریباؤنڈ پر ایوبی امیمونی کے پاس گورل کرنے کا موقع پر لیکن برازیل کے گول کیپر نے زمین پر گرتے ہوئے ناقابل یقین بچاؤ کرکے اپنی ٹیم کو ہار سے بچالیا۔ یہ بچاؤ میچ کا فیصلہ کن لمحہ ثابت ہوا۔ برازیل اس مقابلے میں اپنے اسٹار کھلاڑی نیمار جونیئر کے بغیر اترا تھا۔ پنڈلی کی انجری سے صحت یاب ہورہے نیمار ٹیم کا حصہ نہیں بن سکے۔ ان کی غیر موجودگی میں برازیل کی حملہ آور لائن کئی بار غیر متوازن نظر آئی۔ کوچ کارلو اینسیلوٹی کی قیادت میں ورلڈ کپ کھیل رہی برازیلین ٹیم سے شائقین کو بہت زیادہ توقعات ہیں لیکن پہلے میچ نے کئی سوال بھی کھڑے کردیئے ہیں۔ برازیل جیت حاصل نہیں کرسکا لیکن ٹیم نے ورلڈ کپ کے ابتدائی میچوں میں اپنا شاندار ریکارڈ برقرار رکھا۔ برازیل اب لگاتار ورلڈ کپ افتتاحی میچوں میں اپنا شاندار ریکارڈ قائم رکھا۔ برازیل اب لگاتار 21 ورلڈ کپ افتتاحی میچوں میں فاتح رہا ہے۔ اس کو آخری بار 1934 میں اسپین کے خلاف افتتاحی میچ میں شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ یعنی 92 سال سے زیادہ عرصے سے برازیل اپنی ورلڈ کپ مہم کا آغاز شکست سے نہیں کررہا ہے۔ فیفا ورلڈ کپ 2026 میں اتوار کو کھیلے گئے ایک سنسنی خیز مقابلے میں مراکش نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے 5 بار کی عالمی چیمپئن برازیل کو 1-1 کی برابری پر روک دیا۔ نیو جرسی کے میٹ لائف اسٹیڈیم میں گروپ-سی کے اس پہلے ہی میچ میں مراکش نے عالمی چیمپئن کے چھکے چھڑادیے اور برازیل کی ٹیم اپ سیٹ شکست سے بال بال بچی

عارضی فہرست میں شامل ہونے کے باوجود جگہ یقینی نہیں

کامن ویلتھ گیمز ۲۰۲۶/ کیلئے نیرج چوپڑا کو کرنا ہوگا کوالیفائی: اے ایف آئی

نیرج چوپڑا بھارت کے عالمی چیمپئن اور ملک کے سب سے نمایاں ایتھلیٹس میں شمار ہوتے ہیں۔ ایتھلیٹکس فیڈریشن آف انڈیا کو امید ہے کہ وہ جلد کوالیفائنگ معیار حاصل کرکے 2026 کے کامن ویلتھ گیمز میں بھارت کی نمائندگی کریں گے اور ملک کے لیے ایک بار پھر تمغوں کی امید روشن کریں گے۔ نئی دہلی: بھارت کے عالمی چیمپئن جیولن تھرو ایتھلیٹ نیرج چوپڑا کا نام اگرچہ 2026 کے کامن ویلتھ گیمز کے لیے ایتھلیٹکس فیڈریشن آف انڈیا (اے ایف آئی) کی جانب سے جاری عارضی فہرست میں شامل ہے، تاہم ان کی ٹیم میں جگہ ابھی حتمی نہیں ہوئی ہے۔ گلاسگو میں منعقد ہونے والے کامن ویلتھ گیمز کے لیے 32 رکنی بھارتی دستے کے اعلان کے بعد اے ایف آئی کے ترجمان اور ورلڈ ایتھلیٹکس کے نائب صدر عادل سمریوالا نے بتایا کہ نیرج چوپڑا واحد منتخب ایتھلیٹ ہیں جنہیں ابھی مطلوبہ کوالیفائنگ معیار حاصل کرنا ہے۔ عادل سمریوالا نے ورچوئل پریس کانفرنس میں کہا کہ دیگر تمام منتخب ایتھلیٹس پہلے ہی کوالیفائی کرچکے ہیں، جبکہ نیرج چوپڑا کو ابھی یہ مرحلہ مکمل کرنا ہوگا۔ انہوں نے ایک اور ایتھلیٹ سیلوا کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وہ پہلے ہی کوالیفائی کرچکے ہیں، تاہم دیگر امیدواروں کے بارے میں موجودہ فارم اور کارکردگی کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کیا جائے گا۔ اے ایف آئی کے مطابق کسی بھی ایتھلیٹ کی حتمی شمولیت کے لیے مقررہ معیار پورا کرنا لازمی ہے۔ نیرج چوپڑا کی انجری کے بارے میں تازہ معلومات دیتے ہوئے عادل سمریوالا نے کہا کہ وہ اب ٹریننگ کے لیے مکمل طور پر فٹ ہیں اور امکان ہے کہ آئندہ دس دنوں کے اندر دوبارہ مقابلوں میں حصہ لینے کے لیے تیار ہوجائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ فیڈریشن ان کی واپسی سے متعلق حتمی معلومات کا انتظار کر رہی ہے۔ اسی دوران بھارتی ایتھلیٹ جیوتی یاراجی کی صحت کے بارے میں بھی مثبت خبر دی گئی۔ اے ایف آئی کے مطابق وہ تیزی سے صحت یاب ہورہی ہیں اور ٹریننگ کے لیے فٹ ہیں، تاہم انہیں مقابلوں کے لیے مکمل فٹنس حاصل کرنا ہوگی۔ نیرج چوپڑا بھارت کے عالمی چیمپئن اور ملک کے سب سے نمایاں ایتھلیٹس میں شمار ہوتے ہیں۔ ایتھلیٹکس فیڈریشن آف انڈیا کو امید ہے کہ وہ جلد کوالیفائنگ معیار حاصل کرکے 2026 کے کامن ویلتھ گیمز میں بھارت کی نمائندگی کریں گے اور ملک کے لیے ایک بار پھر تمغوں کی امید روشن کریں گے۔ ایتھلیٹکس فیڈریشن آف انڈیا (AFI) نے گلاسگو میں ہونے والے کامن ویلتھ گیمز 2026 کے لیے بھارت کے 32 رکنی ایتھلیٹکس اسکواڈ کا اعلان کردیا ہے، جس میں اسٹار جیولن تھرور نیرج چوپڑا کو مشروط طور پر شامل کیا گیا ہے۔ پیٹھ کی چوٹ سے صحت یاب ہونے کے بعد نیرج چوپڑا اسکواڈ کا حصہ تو بن گئے ہیں، لیکن فائنل ٹیم میں اپنی جگہ پکی کرنے کے لیے انہیں اے ایف آئی کا طے کردہ 61.82 میٹر کا کوالیفکیشن مارک حاصل کرنا ہوگا۔

ایشیائی کھیل ۲۰۲۶/ کیلئے بھارتی بیڈمنٹن ٹیم کا اعلان

۔بیڈمنٹن ایسوسی ایشن آف انڈیا (بی اے آئی) کی سلیکشن کمیٹی نے کھلاڑیوں کا انتخاب حالیہ قومی اور بین الاقوامی مقابلوں میں ان کی کارکردگی اور ۲۶/مئی ۲۰۲۶/ تک کی بی ڈبلیو ایف (بی ڈبلیو ایف) رینکنگ کی بنیاد پر کیا ہے

نئی دہلی: ایشیائی کھیل 2026 کے لیے بھارتی بیڈمنٹن ٹیم کا باضابطہ اعلان کر دیا گیا ہے۔ جاپان میں 19 ستمبر سے 4 اکتوبر تک منعقد ہونے والے اس باوقار بین الاقوامی ایونٹ میں بھارت ایک بار پھر شاندار کارکردگی اور تمغوں کی امید کے ساتھ میدان میں اترے گا۔ تجربہ کار کھلاڑیوں اور نوجوان ٹیلنٹ کے امتزاج پر مشتمل اس ٹیم سے ملک کو بڑی توقعات وابستہ ہیں۔ بیڈمنٹن ایسوسی ایشن آف انڈیا (بی اے آئی) کی سلیکشن کمیٹی نے کھلاڑیوں کا انتخاب حالیہ قومی اور بین الاقوامی مقابلوں میں ان کی کارکردگی اور 26 مئی 2026 تک کی بی ڈبلیو ایف (بی ڈبلیو ایف) رینکنگ کی بنیاد پر کیا ہے۔ خواتین کے زمرے میں دو مرتبہ کی اولمپک میڈلسٹ پی وی سندھو بھارتی چیلنج کی قیادت کریں گی، جب کہ مردوں کے ڈبلز مقابلوں میں موجودہ ایشیائی کھیلوں کے چیمپئن ساتوک سائی راج رنکی ریڈی اور چراغ شیٹی اہم کردار ادا کریں گے۔ مردوں کی ٹیم میں لکشیا سین، آیوش شیٹی، ایچ ایس پرنائے، کدامبی سری کانت، ترون منی پلی، ستوک سائی راج رنکی ریڈی، چراغ شیٹی، ہری ہرن امسا کارونن، ایم آر ارجن اور دھرو کپیلا شامل ہیں۔ دوسری جانب خواتین کی ٹیم میں پی وی سندھو، انتی ہدا، دیویکا سہاگ، تنوی شرما، اشارانی بروا، ٹریسا جولی، گایتری گوپی چند پلیلا، کاوی پریا سیلوم، سمرن سنگھی اور تنیشا کراسٹو کو جگہ دی گئی ہے۔ انفرادی مقابلوں میں مردوں کے سنگلز میں لکشیا سین اور آیوش شیٹی بھارت کی نمائندگی کریں گے، جب کہ خواتین کے سنگلز میں پی وی سندھو اور انتی ہڈا میدان میں اتریں گی۔ مردوں کے ڈبلز میں ستوک سائی راج رنکی ریڈی اور چراغ شیٹی کی مشہور جوڑی کے علاوہ ہری ہرن امسا کارونن اور ایم آر ارجن بھی حصہ لیں گے۔ خواتین کے ڈبلز مقابلوں میں ٹریسا جولی اور گایتری گوپی چند پولیلا کے ساتھ کاوی پریا سیلوم اور سمرن سنگھی کی جوڑی بھارتی امیدوں کا مرکز ہوں گی۔ مکسڈ ڈبلز میں دھرو کپیلا اور تنیشا کرسٹو کی جوڑی بھارت کی نمائندگی کرے گی۔ بیڈمنٹن ایسوسی ایشن آف انڈیا کے جنرل سیکریٹری سنجے مشرا نے ٹیم کے انتخاب پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بھارتی بیڈمنٹن اب صرف چند کھلاڑیوں تک محدود نہیں رہا بلکہ ہر زمرے میں باصلاحیت اور عالمی معیار کے کھلاڑی ابھر کر سامنے آرہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ستوک سائی راج رنکی ریڈی اور چراغ شیٹی ایک بار پھر بہترین فارم میں واپس آچکے ہیں، جب کہ لکشیا سین بھی عالمی درجہ بندی کے ٹاپ 10 میں جگہ بنانے میں کامیاب رہے ہیں۔ سنجے مشرا کے مطابق ایشیائی کھیلوں کے لیے منتخب کی گئی ٹیم تجربے اور نوجوان جوش کا بہترین امتزاج ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ بھارتی کھلاڑی جاپان میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ملک کے لیے مزید تمغے جیتیں گے۔ واضح رہے کہ بھارت نے ایشیائی کھیلوں کی تاریخ میں اب تک بیڈمنٹن میں مجموعی طور پر 13 تمغے حاصل کیے ہیں، جن میں گزشتہ ایڈیشن کا تاریخی طلائی تمغہ بھی شامل ہے۔ اس بار بھی شائقین کو بھارتی ٹیم سے بہترین نتائج کی امید ہے۔

کالاہرن تنازع: گووند نام دیو کا دعویٰ، انہیں اندھیرے میں رکھا گیا

فلم ''کالاہرن'' اعلان کے بعد سے ہی یہ تنازعات کا مرکز ہے

فلم ''کالاہرن'' اعلان کے بعد سے ہی یہ تنازعات کا مرکز ہے۔ ٹیزر جاری ہونے کے چند دن بعد، فلم میں اہم کردار ادا کرنے والے گووند نام دیو نے الزام لگایا ہے کہ انہیں فلم کے بارے میں گمراہ کیا گیا تھا۔ فلم ''کالاہرن'' کے پوسٹر کی ریلیز کے بعد سے اس کے گرد تنازع مسلسل بڑھتا جارہا ہے۔ اب گووند نام دیو نے فلمسازوں پر الزام عائد کیا ہے کہ انہوں نے منصوبے سے متعلق اہم تفصیلات ان سے چھپائیں۔ اداکار، جو فلم میں ایک اہم کردار نبھاتے نظر آتے ہیں، کا کہنا ہے کہ انہیں بتایا گیا تھا کہ ''کالاہرن'' کی کہانی کچھ اور ہے اور انہیں فلم کی اصل نوعیت کا اندازہ صرف ٹریلر دیکھنے کے بعد ہوا۔ یہ پیش رفت اس وقت سامنے آئی ہے جب چند روز قبل فلم قانونی مشکلات کا شکار بھی ہوئی۔ رپورٹس کے مطابق، سلمان خان نے حال ہی میں دہلی ہائی کورٹ سے رجوع کرتے ہوئے فلم کے خلاف کارروائی کی درخواست دی ہے۔ ان کی قانونی ٹیم کا مؤقف ہے کہ فلم میں ۱۹۹۸ء کے کالے ہرن (بلیک بک) کے شکار کے مقدمے سے بہت زیادہ مماثلت پائی جاتی ہے، جو سلمان خان سے منسلک رہا ہے۔ بالی ووڈ کے معروف اداکار سلمان خان نے دہلی ہائی کورٹ میں نئی فلم ''کالا ہرن: دی بیٹل فور جسٹس'' کی ریلیز روکنے کی درخواست دائر کی ہے۔ اداکار کا مؤقف ہے کہ فلم کے میکرز نے ان کی شخصیت اور تشہیری حقوق کی خلاف ورزی کی ہے۔ سلمان خان کی قانونی ٹیم کے مطابق فلم کے ابتدائی پوسٹر میں ایسے اشارے اور عناصر شامل ہیں جو اداکار کی عوامی شخصیت سے مشابہت رکھتے ہیں جس سے ناظرین کو غلط تاثر مل سکتا ہے۔ درخواست میں یہ بھی نشاندہی کی گئی ہے کہ پوسٹر میں دکھایا گیا کردار ایک ایسے بریسلٹ سے ملتا جلتا بریسلٹ پہنے ہوئے ہے جو سلمان خان کے مشہور ٹوئرٹوائز بریسلٹ جیسا ہے۔ مزید یہ کہ قانونی ٹیم نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ فلم کے مناظر یا کردار سامعین کو بغیر اجازت اداکار سے جوڑ سکتے ہیں جبکہ درخواست میں کالے ہرن کے شکار کے مقدمے کا بھی حوالہ دیا گیا ہے جس کے بارے میں مؤقف ہے کہ اس سے اداکار کی ساکھ متاثر ہوسکتی ہے۔ دوسری جانب فلم کے پروڈیوسر امیت جانی نے ان الزامات کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ فلم سلمان خان کی زندگی پر مبنی نہیں ہے بلکہ اس میں بشنوئی برادری اور جنگلی حیات سے ان کے تعلق کو موضوع بنایا گیا ہے۔ دہلی ہائی کورٹ نے درخواست پر نوٹس جاری کرتے ہوئے کیس کی سماعت آئندہ ہفتے مقرر کردی ہے۔

عامر خان کے بیٹے جنید کو سلمان خان کے باڈی گارڈ نے نہیں پہچانا، ملنے سے روکا

عامر خان کے بیٹے جنید خان اپنی سادگی کے لیے جانے جاتے ہیں اور اسی مزاج کی وجہ سے کئی بار لوگ انہیں پہچان نہیں پاتے

عامر خان کے بیٹے جنید خان اپنی سادگی کے لیے جانے جاتے ہیں اور اسی مزاج کی وجہ سے کئی بار لوگ انہیں پہچان نہیں پاتے۔ ایسا ہی کچھ عامر خان کے ایک ایونٹ میں ہوا۔ عامر خان کے بیٹے جنید خان اپنی سادگی کے لیے جانے جاتے ہیں اور اسی مزاج کی وجہ سے کئی بار لوگ انہیں پہچان نہیں پاتے۔ ایسا ہی کچھ عامر خان کے ایک ایونٹ میں ہوا جہاں سلمان خان کے سیکوریٹی گارڈ جنید خان کو پہچان نہیں پاتے اور انہیں دھکا دے کر سائیڈ کر دیتے ہیں۔ اس لمحے کا ویڈیو تیزی سے وائرل ہو رہا ہے۔ عامر خان کی کلٹ فلم ''لگان'' کو ۲۵/سال مکمل ہونے کے موقع پر ایک ایونٹ رکھا گیا تھا، جس میں انڈسٹری کی کئی بڑی شخصیات نے شرکت کی۔ اس ایونٹ سے کئی کلپس اور تصاویر سامنے آ رہی ہیں۔ عامر خان کے اس ایونٹ میں سلمان خان نے اپنے انداز سے چار چاند لگادیے۔ سلمان خان اور جنید خان کا ایک ویڈیو تیزی سے وائرل ہو رہا ہے اور اس کی وجہ جنید کی سادگی ہے۔ اس ایونٹ میں سلمان خان کی سیکوریٹی جنید خان کو پہچان نہیں پاتی اور غلطی سے انہیں سائیڈ کر دیتی ہے۔ تاہم، سلمان خان فوراً جنید کو پہچان لیتے ہیں اور پھر ان کے ساتھ تصاویر بھی بنواتے ہیں۔ عامر خان کے لاڈلے بیٹے جنید خان کی سادگی کے چرچے ہمیشہ سے خبروں میں رہے ہیں۔ جنید اکثر پبلک میں ایک عام شخص کی طرح نظر آتے ہیں، جس کی وجہ سے کئی بار لوگ انہیں پہچان نہیں پاتے کہ وہ کسی سپر اسٹار کے بیٹے ہیں۔ جنید کی اسی سادگی کی وجہ سے سلمان خان کے باڈی گارڈ نے انہیں سائیڈ کر دیا اور یہ ویڈیو تیزی سے وائرل ہو رہا ہے۔ گزشتہ روز عامر خان کے ایونٹ میں سلمان خان نے شرکت کی۔ جیسے ہی سلمان اندر کی طرف آئے تو وہاں پہلے سے جنید خان موجود تھے لیکن جنید کو سلمان خان کی سیکوریٹی نے پہچانا نہیں۔ یہاں تک کہ گارڈ نے جنید کو ہلکا سا ہاتھ سے دھکا دے کر سائیڈ کر دیا۔ تاہم جیسے ہی سلمان خان کی نظر جنید پر پڑی، انہوں نے فوراً انہیں پہچان لیا اور اپنے پاس بلا کر گلے لگالیا۔ اس کے بعد دونوں نے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے کہ جنید خان کے ساتھ ایسا ہوا ہو۔ اس سے پہلے بھی سلمان خان کی سیکوریٹی ٹیم انہیں نہیں پہچان سکی تھی۔ گزشتہ سال ''ستارے زمین پر'' کی اسکریننگ کے دوران بھی جنید سلمان کے پاس جانے کی کوشش کررہے تھے، لیکن سلمان کے باڈی گارڈز انہیں نہیں پہچان سکے اور دور ہٹا دیا تھا۔

وراٹ کوہلی سب سے قیمتی شخصیت، شاہ رخ، پرینکا دوسرے اور تیسرے نمبر پر

ہندوستان کی سب سے قیمتی مشہور شخصیات ۲۰۲۶ء'' درجہ بندی میں وراٹ کوہلی ۳۵۴۲/ کروڑ کے برانڈ ویلیو کے ساتھ پہلے، شاہ رخ خان ۳۰۱۷/ کروڑ روپے کے ساتھ دوسرے اور پرینکا چوپڑا جونس ۲۵۰۷/ کروڑ روپے کے ساتھ تیسرے مقام پر ہیں

فارچیون انڈیا اور انٹر برانڈ انڈیا کی پہلی ''ہندوستان کی سب سے قیمتی مشہور شخصیات ۲۰۲۶ء'' درجہ بندی میں وراٹ کوہلی ۳۵۴۲/ کروڑ روپے کے برانڈ ویلیو کے ساتھ پہلے، شاہ رخ خان ۳۰۱۷/ کروڑ روپے کے ساتھ دوسرے اور پرینکا چوپڑا جونس ۲۵۰۷/ کروڑ روپے کے ساتھ تیسرے مقام پر ہیں۔ پرینکا اس خصوصی فہرست میں شامل واحد خاتون ہیں جنہیں فارچیون انڈیا کے جون ۲۰۲۶ء کے خصوصی شمارے کے انفرادی سرورق پر بھی نمایاں کیا گیا۔ فارچیون انڈیا اور انٹر برانڈ انڈیا کی جانب سے پہلی مرتبہ جاری کی گئی ''ہندوستان کی سب سے قیمتی مشہور شخصیات ۲۰۲۶ء'' کی درجہ بندی میں کرکٹ اسٹار وراٹ کوہلی، بالی ووڈ سپر اسٹار شاہ رخ خان اور عالمی شہرت یافتہ اداکارہ پرینکا چوپڑا جونس ملک کے تین سب سے قیمتی مشہور برانڈز کے طور پر سامنے آئے ہیں۔ یہ اپنی نوعیت کا پہلا جامع مطالعہ ہے جس میں صرف توثیقی معاہدوں یا باکس آفس کمائی کے بجائے اثر و رسوخ، اعتماد، عوامی وابستگی، امتیاز اور برانڈ کی مجموعی مضبوطی کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق وراٹ کوہلی ۳۵۴۲/ کروڑ روپے کے برانڈ ویلیو کے ساتھ سرفہرست ہیں، جبکہ شاہ رخ خان ۳۰۱۷/ کروڑ روپے کے ساتھ دوسرے اور پرینکا چوپڑا جونس ۲۵۰۷/ کروڑ روپے کے برانڈ ویلیو کے ساتھ تیسرے مقام پر ہیں۔ فارچیون انڈیا کی جانب سے عالمی برانڈ کنسلٹنسی انٹر برانڈ کے اشتراک سے تیار کی گئی اس تحقیق میں مشہور شخصیات کی قدر کا اندازہ لگانے کے لیے مشغولیت، مطابقت، وابستگی اور اعتماد) جیسے عوامل کو مدنظر رکھا گیا۔ رپورٹ کے مطابق وراٹ کوہلی کی غیر معمولی عوامی مقبولیت، ایک اعلیٰ کارکردگی والے کھلاڑی کے طور پر ان کی ساکھ اور صحت و فٹنس سے وابستہ برانڈز کے ساتھ مسلسل تعلق نے انہیں ہندوستان کا سب سے طاقتور مشہور برانڈ بنادیا ہے۔ ان کا اثر صرف کرکٹ تک محدود نہیں بلکہ سوشل میڈیا پر ان کے کروڑوں مداح انہیں دنیا کے سب سے زیادہ فالو کیے جانے والے کھلاڑیوں میں شامل کرتے ہیں۔ شاہ رخ خان کو رپورٹ میں ہندوستانی اشتہارات کی دنیا کے سب سے قابلِ اعتماد اور پائیدار چہروں میں شمار کیا گیا ہے۔ خاص طور پر Hyundai کے ساتھ دو دہائیوں پر محیط ان کا تعلق مستقل مزاجی اور برانڈ وفاداری کی ایک نمایاں مثال قرار دیا گیا ہے۔ تیسرے نمبر پر موجود پرینکا چوپڑا جونس کی پوزیشن ان کے کثیر الجہتی کریئر کی عکاسی کرتی ہے۔ بطور اداکارہ، پروڈیوسر، کاروباری شخصیت اور سرمایہ کار انہوں نے نہ صرف ہندوستانی بلکہ بین الاقوامی تفریحی صنعت میں بھی مضبوط شناخت قائم کی ہے۔ رپورٹ کے مطابق تجارتی کامیابی، سماجی سرگرمیوں، انسانی ہمدردی کے کاموں اور عالمی سطح پر نمایاں موجودگی کو یکجا کرنے کی صلاحیت انہیں ایک منفرد برانڈ بناتی ہے۔ فارچیون انڈیا نے جون ۲۰۲۶ء کے خصوصی شمارے کے لیے تین علیحدہ سرورق جاری کیے ہیں جن پر وراٹ کوہلی، اکشے کمار اور پرینکا چوپڑا کو نمایاں کیا گیا ہے۔ پرینکا اس خصوصی ایڈیشن میں واحد خاتون شخصیت ہیں جنہیں انفرادی سرورق پر جگہ دی گئی، جو ان کے بڑھتے ہوئے عالمی اثر و رسوخ کی عکاسی کرتا ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ درجہ بندی صرف مقبولیت کا پیمانہ نہیں بلکہ کسی شخصیت کی تجارتی قدر، عالمی رسائی، برانڈ شراکت داریوں اور صارفین پر اثراندازی کی صلاحیت کو بھی ظاہر کرتی ہے۔ پرینکا چوپڑا گزشتہ چند برسوں کے دوران بین الاقوامی سطح پر متعدد لگژری اور لائف اسٹائل برانڈز کی پسندیدہ سفیر بن کر ابھری ہیں۔ اطالوی لگژری برانڈ Bvlgari کے ساتھ ان کی طویل وابستگی اور Bentley کے ساتھ حالیہ شراکت داری نے عالمی برانڈ ایمبیسیڈر کے طور پر ان کی حیثیت کو مزید مستحکم کیا ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ مختلف ثقافتوں اور خطوں کے ناظرین سے مؤثر رابطہ قائم کرنے کی ان کی صلاحیت انہیں عالمی کمپنیوں کے لیے ایک پرکشش انتخاب بناتی ہے۔ فہرست میں چوتھے نمبر پر سابق ہندوستانی کپتان مہندر سنگھ دھونی ہیں جن کا برانڈ ویلیو ۲۱۴۱/ کروڑ روپے ہے۔ تحقیق کے مطابق دھونی اعتماد، وابستگی اور مطابقت کے پیمانوں پر انتہائی مضبوط اسکور رکھتے ہیں، جس کے باعث بین الاقوامی کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کے بعد بھی وہ ملک کے سب سے قابلِ اعتماد برانڈ ایمبیسیڈرز میں شمار ہوتے ہیں۔ رنویر سنگھ ۲۰۷۷/ کروڑ روپے کے برانڈ ویلیو کے ساتھ پانچویں نمبر پر ہیں۔ ان کی متحرک شخصیت، ورسٹائل انداز اور مختلف عمر کے صارفین میں مقبولیت نے انہیں امتیاز اور عوامی وابستگی کے پیمانوں پر نمایاں مقام دلایا ہے۔ اکشے کمار ۲۰۶۴/ کروڑ روپے کے برانڈ ویلیو کے ساتھ چھٹے نمبر پر ہیں۔ باکس آفس پر اتار چڑھاؤ کے باوجود وہ اعتماد، مستقل مزاجی اور تجارتی اعتبار سے مضبوط شخصیت سمجھے جاتے ہیں۔ دریں اثنا، امریکی جریدے فوربز نے امریکہ کے کامیاب ترین تارکین وطن کی نئی فہرست جاری کی ہے جس میں ۲۵۰/ نمایاں شخصیات کو شامل کیا گیا ہے۔ اس فہرست کا مقصد ان افراد کو خراجِ تحسین پیش کرنا ہے جنہوں نے امریکہ ہجرت کرنے کے بعد مختلف شعبوں میں غیر معمولی کامیابیاں حاصل کیں اور امریکی معیشت، ٹیکنالوجی، سائنس، میڈیا اور ثقافت کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ فہرست میں آسٹریا میں پیدا ہونے والے اداکار اور سابق گورنر آرنالڈ شوارزنیگر، جنوبی افریقہ میں پیدا ہونے والے ارب پتی کاروباری شخصیت ایلون مسک، روسی نژاد گوگل کے شریک بانی سرگئی برن، این ویڈیا کے چیف ایگزیکٹو جینسن ہوانگ اور پے پال کے شریک بانی پیٹر تھیل سمیت متعدد عالمی شخصیات شامل ہیں۔